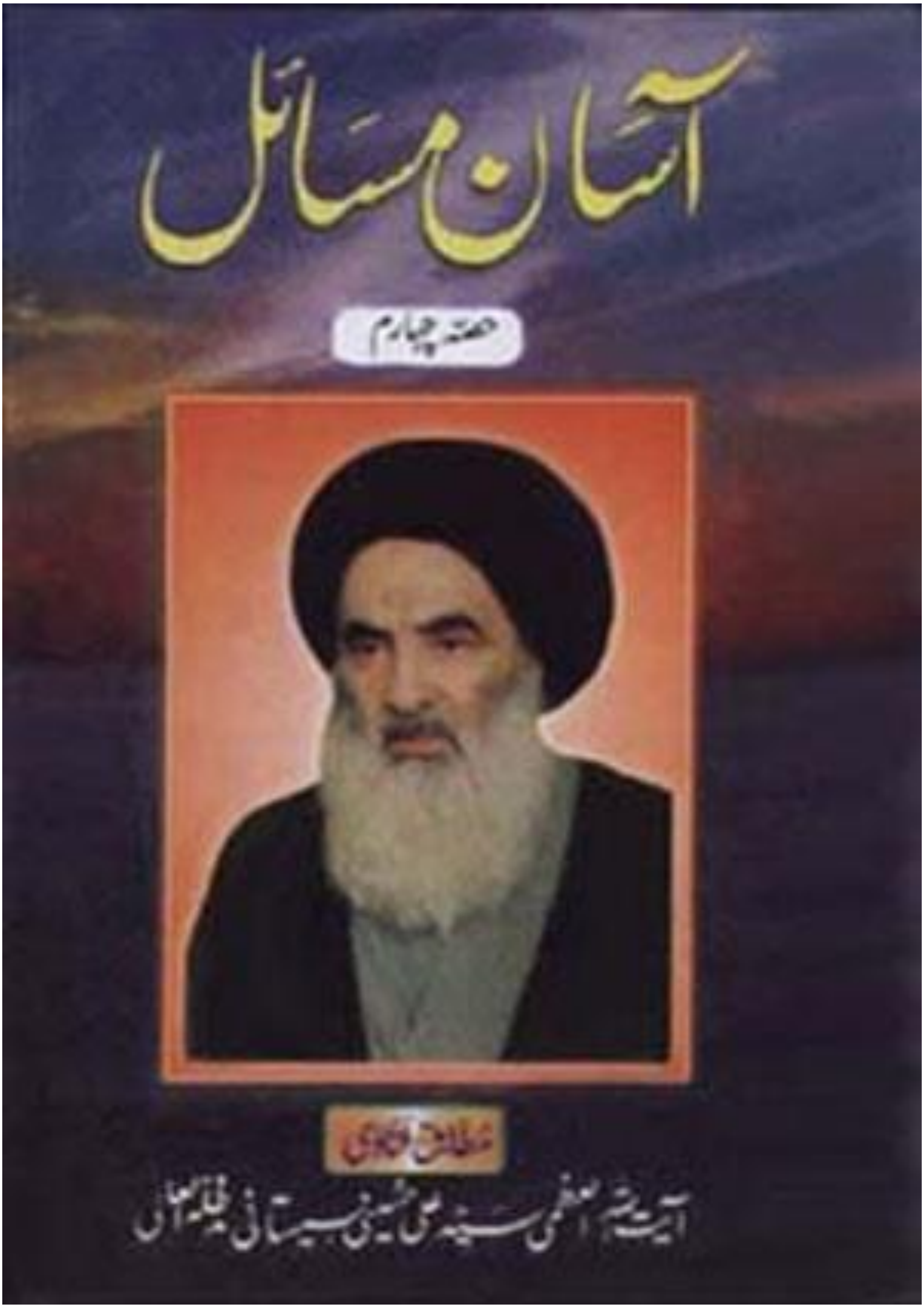

Presented by Ziaraat.Com

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نام کتاب: آسان مسائل (حصہ چہارم))

فتاوی: حضرت آیت اللہ العظمیٰ' سید علی سیستانی مدظلہ العالی

ترتیب: عبد الہادی محمد تقی الحکیم

ترجمہ: سید نیاز حیدر حسینی

تصحیح: ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر: مؤسسہ امام علی، قم القدسہ، ایران

کمپوزنگ: ابو محمد حیدری

Presented by Ziaraat.Com

توجہ

وہ احکام شرعیہ کہ جو دو بریکٹوں () کے درمیان بیان ھوئے ھیں، ان سے مراد احتیاط ہے، آپ کو اختیار ہے کہ احتیاط واجب کی صورت میں اسی پر عمل کریں یا پھر اس مسئلہ میں کسی دوسرے مجتھد کی تقلید کریں، لیکن اس میں بھی اعلم کی مراعات ھونی چاہئے۔

دفتر مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی الحسینی سیستانی مدظلہ العالی
قم المقدسہ، اسلامی جمھوری ایران

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ

﴿رب اشر ح لی صدری و یسرلی امری و احلل عقدۃمن لسانی یفقھوا قولی ﴾

اے میرے رب؛میرے سینہ کو کشادہ کردے اور میرے کام کو آسان کردے، اور میری زبان کی گرہوں کوکھول دے تاکہ وہ میری بات کو سمجھ سکیں۔،،

الحمد للہ رب العالمین والصلا ۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ الطیبین الطاھرین

میں نے کوشش کی ھے کہ میری کتاب ،،الفتاوی المیسرہ،، کی روش سادہ، عام فہم، آسان، مکلفین و مولفین اور قارئین کے لئے جوروزمرہ اور عام بول چال کی زبان ھے، اس پر مبنی ہو اور میں نے حتی الامکان کوشش کی ھے کہ فقہی پیچیدہ اور مشکل اصطلات کوآسان اسلوب میں بیان کروں۔ اس جدید اور عام فہم اسلوب سے پڑھنے والے کا شوق بتدریج بڑھے گا اور اس کا میلان اس کو اپنے احکام دینی پر احاطہ کرنے کی صلاحیت عطا کرے گا۔

میں نے صرف ان اہم احکام کو اختیار کیا ھے جن کی مکلفین کوضرورت ھے۔۔اگر مکلفین اس سے زیادہ جاننا چاہتے ہیں تو وہ اپنی وسعت کے مطابق فقہ اسلامی کی بڑی کتابوں اوردوسرے رسائل عملیہ کی طرف رجوع کریں۔

دوسری بات یہ ھے کہ پڑھنےوالے کے دل میں علم فقہ اور علم خلاق کی قربت کا احیاء اور اس کے عمل اور روح عمل کے درمیان ربط پیدا کرنا ہے۔

اس کتاب کوتین حصوں پر تقسیم کیا گیا ھے ۔

پہلا حصہ

ہم نے پہلے حصے کو عبادت سے مخصوص کیا ھے اور پھر عبادت کو نماز سے مخصوص قرار دیا ہے کیونکہ نماز اسلام کا وہ اہم رکن ھے کہ جس کے بارے میں پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا ھے:

’’الصلوۃ عمو د الد ین ان قبلت قبل ما سواھا وان ردت ردما سواھا ‘‘

نمازدین کا ستون ھے اگر نماز قول ہوگی تو تمام اعمال قبول ہوجائیں گے اور اگر نماز ردکردی گی تو تمام اعمال ردکردیے جایں گے،،

نماز تمام عبادات کا محور اور ان کا قلب ،اس لیے کہ

Presented by Ziaraat.Com

"لا صلوۃ الا بطھور"

"نمازطہارت کے بغیر نہیں ہو سکتی"

پس بحث کا پیکر چاہتا ہے کہ نمازتک پہنچنے کے لئے تقلید کی گفتگو کے بعد ان نجاسات کا بیان شروع کروں کہ جو طہارت کو ختم کردیتے ہیں۔ پھران مطہرات کاذکر کروں کہ جو طہارت بدن کا سبب بنتے ہیں۔ اور ان سب کو بیان کرنے کے بعد نمازتک جاؤں،کیونکہ نمازتک پہنچنے کے لیے یہی مناسب ہے کہ نمازجیسی اہم عبادات بھی طہارات و پاکیزگی چاہتی ہیں جیسے روزہ وحج وغیرہ۔

حصہ دوم

میں نے دوسرے حصے کو معاملات سے مخصوص کیا ہے جیسے بیع وشراء [خرید وفروخت] وکالت، اجارہ اور شرکت وغیرہ۔

حصہ سوم

تیسرے حصہ کوانسان کے احوال سے مخصوص کیا ہے۔ جیسے نکاح، طلاق، نذرو عہداور قسم وغیرہ۔

اس کے فورابعد امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ بحث کا اختتام دو مختلف قسموں پر ختم ہوا ہے اور اس بیان کے مطابق موضوعات کو مندرجہ ذیل سلسلہ کے مطابق منظم کیا ہے =

تقلید سے متعلق گفتگو، نجاست کے متعلق گفتگو، طہارت سے متعق گفتگو، جنابت، حیض،نفاس، استحاضہ، میت،وضو، غسل، تیمم، جبیرہ، نماز،دوسری نمازیں، روزہ، حج، زکوۃ، خمس، تجارت اور اس کے متعلقات، نکاح، طلاق، نذروعہد، وصیت، میراث، اور امربالمروف ونہی عن المنکر سے متعلق الگ الگ گفتگو کی گی ہے۔

اس کتاب کا نسخہ نجف اشرف میں حضرت آیت اللہ العظمی' سید علی حسینی سیستانی مدظلہ العالی کے دفتر کی طرف سے خواہش مند حضرات کو اس تاکید کے ساتھ دیا گیا ہے کہ یہ آنخضرت کے فتوؤں کے مطابق ہے اور ان کے دفتر کی طرف سے اس نسخہ پر لازمی و ضروری اصلاح بھی ہوئی ہے تا کہ کتاب کا یہ نسخہ اس کے بعد آنخضرت کے فتوؤں کے مطابق کامل ہوجائے۔

امید ہے کہ اپنے مقصد وہدف میں کامیاب ہو گیا ہوں اور میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے اس کام میں میرے ساتھ تعاون کیا ہے ۔ خصوصی طور پر میں ان رفقاء کا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں کہ جو نجف اشرف میں معظم کے دفتر میں بر سرپیکار ہیں ۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مجھ کو بروز قیامت ان لوگوں کے ساتھ محشور فرمائے جن کے متعلق قرآن میں ہے :

Presented by Ziaraat.Com

"اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقروا کتابیہ "جس کا نوشتہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا لو آؤ میرے نوشتہ کو پڑھو اور میرا عمل خالص صرف اسی کے لئے قرار پائے﴿یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ﴾

"اس روز نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد کام آئے گی مگر جس کو اللہ قلب سلیم عنایت کردے"

﴿ربنا لا تو اخذ نا ان نسینا او خطا نا﴾

"پالنے والے ہماری خطا و نسیان کی بازپرس نہ فرما"

﴿غفر انک ربنا و الیک المسیر﴾

"اے ہمارے رب تو بخشنے والا ہے اور تیری ہی طرف بازگشت ہے"

والحمد للہ رب العالمین

ترتیب عبدالہادی محمد تقی الحکیم۔

Presented by Ziaraat.Com

وصیت کے بارے میں گفتگو

میرے والد بزرگوار نے وصیت کے جلسہ کو مندرجہ ذیل حدیث کی روشنی میں شروع کیا:

جس میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"الوصیةحق و قد اوصی رسول الله فینبغی للمسلم ان یو صی"

"وصیت حق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وصیت کی ہے پس مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ وہ وصیت کرے"۔

سوال: لیکن ابا جان بہت سے لوگ وصیت نہیں کرتے اور خیال کرتے ہیں کہ وصیت سے مراد یہ ہے کہ موت کا زمانہ قریب آچکا ہے پس وہ لوگ وصیت سے موت کا تصور کرتے ہیں؟

جواب: وصیت مستحب ہے حالانکہ اس کے بر خلاف تصور کیا جاتا ہے اور طول عمر کا باعث بنتی ہے پھر وصیت نہ کرنا مکروہ ہے اور اس کا نہ کرنا اچھا نہیں ہے اور تمام چیزوں کے با وجود موت بر حق ہے کیا ایسا نہیں ہے؟ بیٹا !ہاں موت بر حق ہے خدا وند عالم نے اپنی کتاب کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

﴿کل نفس ذائقةالموت﴾

"ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے"۔

اس آیہ کو میں نے بہت سے لوگوں سے سنا ہے اور راستے میں واقع قبروں پر پڑھتا ہوں۔ موت بر حق ہے اس سے ڈرنا اور خوف نہیں کھانا چاہیے، والد صاحب اگر ایسا ہے تو پھر کیوں حقیقت سے فرار کیا جاتا ہے جو حتمی ہے؟ کیا ہمارے لئے مناسب اور شائستہ نہیں ہے کہ ہم چاہیں حقیقت کو قبول کرنے والے ہوں یا اس پر کم عمل کرنے والے ہوں ہمیں ہر اس چیز کے لئے تیار رہنا چاہئے جو آنے والی ہے اور جس سے بچنے کا کوئی چارا کار نہیں اور نہ اس سے فرار ممکن ہے چاہے ہماری عمر طولانی ہو یا کم پس یوں وہ نصیحت و اعتبار کا محور بن جائے گی۔

سوال: لیکن میں نہیں جانتا کہ انسان کو کس طرح وصیت کرنا چاہیے؟

جواب: تم پر مستحب ہی کہ جب تم وصیت کرو تو اس کی ابتداء اس وصیت سے کرو جس کو رسول اللہ ﷺ نے امام حضرت علی علیہ السلام اور مسلمین کو تعلیم کیا۔

سوال: اور وہ کیا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: میرے والد صاحب اٹھے اور اپنی لائبریری کی طرف گئے اور جب واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی کہ جس کا نام الوسائل تھا انھوں نے اس میں سے اصل وصیت کو پڑھا جس کو رسول خدا ﷺ نے حضرت امام علی علیہ السلام اور مسلمانوں کو تعلیم فرمایا تھا جو وہ پڑھ رہے تھے میں اس کو لکھ رہا تھا کہ جو انھوں نے پڑھا اور میں آپ کے لئے نقل کر رہا ہوں۔

اللّٰھم فاطر السمٰوٰت والارض عالم الغیب والشھادہ الر حمٰن الرحیم اللّٰھم انیّ اعھد الیک فی دارالدنیا انیّ اشھد انّ لاالہ الاّانت وحدک لا شریک لک وانّ الجنة حق و انّ النار حق و انّ البعث حق و الحساب حق والقدر والمیزان حق و ان الدین کما وصفت والاسلام کما شرعت وان القول کما حدثت وان القرآن کما وصفت وانک انت اللہ الحق المبین جزی اللہ محمد اخیر الجزاء وحیا محمدا وآل محمد بالسلام

اللھم یا عدتی عند کربتی وصاحبی عند شدتی ویا ولی نعمتی الھی والہ آبائی لا تکلنی الیٰ نفسی اقرب من الشر وابعد من الخیر فانس فی القبر وحشتی واجعل لی عھد ا یوم القاک منشورا

پھر انسان اپنی ضرورت کے مطابق وصیت کرے جو چاہے لکھے۔

سوال: کس کے متعلق وصیت کی جاتی ہے؟

جواب: اپنی اولاد کے متعلق وصیت کرے، جو ابھی کم سن ہے ان کی حفاظت کے بارے میں وصیت کرے صلہ رحمی کے متعلق وصیت کرے، اپنی امانت اور قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں وصیت کرے نماز، روزہ، حج میں سے جو چیزیں قضاء ہو گئی ہوں ان کے سلسلہ میں وصیت کرے۔

اگر اپنے اموال میں سے پہلے جو خمس اور زکوٰۃ نکالنا اس پر واجب تھا اور اس کو اس نے ادا نہیں کیا تو ان کو ادا کرنے کی وصیت کرے۔

فقراء کو کھانا کھلانے کی وصیت کرے، تا کہ اس کا ثواب اس کو پہنچے اپنے بعد اپنے لئے خاص اعمال بجا لانے کی وصیت کرے۔ اپنی طرف سے صدقہ دینے کی وصیت کرے، وصیت کرے، وصیت کرے، وصیت کرے، جو چاہے۔۔۔۔

میرے والد صاحب نے اس کے فورا بعد کہا کہ جو وصیت کرے اس کے لئے چند ایک شرائط ہیں بالغ ہو، عاقل ہو اور اختیار وتمیز رکھتا ہو۔ پس سفیہ اور مجبور انسان کا اپنے مال میں وصیت کرنا صحیح نہیں ہے اسی طرح بچہ اپنے مال میں وصیت نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ بچہ دس سال کا ہو گیا ہو، اور اس کی وصیت اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے بارے میں خیر و نیکی پر مشتمل ہو، اور جس شخص نے جان بوجھ کر اپنی موت سے پہلے زہر کھا لیا ہو یا گہرا زخم لگا لیا ہو یا اسی طرح کا کوئی اور کام کیا ہو کہ جس بنا پر اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں اس کا اپنے اموال میں وصیت کرنا صحیح نہیں ہے البتہ مال کے علاوہ دوسری چیزیں مثلا اپنی تجہیز و تکفین کے متعلق وصیت کرنا صحیح ہے جو اس کی کم عمر اولاد کے شایان شان ہو۔

میرے والد نے مزید فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

جس شخص کو صاحب وصیت نے اپنی وصیت کے اجراء کے لئے معین کیا ہے اسی کو وصی کہتے ہیں۔ اور وصی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ وصیت کے امور کو کسی دوسرے شخص کے حوالہ کر کے خود اس سے الگ ہو جائے اور اس کو وصیت کے اجراء پر مقرر کرلے۔ ہاں وہ شخص کسی ایسے شخص کو کہ جس پر اس کو پورا بھروسہ ہو اسے وصیت کے امور کی انجام دہی کے لیے وکیل مقرر کرسکتا ہے جب کہ وصیت کرنے والے کی غرض یہ نہ ہو کہ خود وصی وصیت کے امر کو انجام دے۔

سوال: کیا وصیت میں یہ شرط ہے کے وہ لکھی جائے؟

جواب: ہرگز نہیں بلکہ انسان زبانی بھی وصیت کرسکتا ہے، یا ایسا اشارہ کرسکتا ہے کہ جو اسکی مراد کو سمجھادے اسی طرح ایسی تحریر ہو یا اس پر اس کے دستخط ہوں کہ جس سے اس کی موت کے بعد اس پر عمل کرنا ظاہر ہو تو کافی ہے۔ یعنی وہ تحریر وصیت کے عنوان سے ہو۔

سوال: کیا انسان اپنی وصیت کو صرف مرض کی ہی حالت میں لکھ سکتا ہے؟

جواب: ہرگز ایسا نہیں ہے۔ دونوں حالتوں میں لکھ سکتا ہے بیماری کی حالت میں بھی اور صحت وسلامتی اور عافیت کی حالت میں بھی۔

سوال: کیا انسان جس چیز کے بارے میں چاہے وصیت کرسکتا ہے؟

جواب: ہاں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ وصیت گناہ اور معصیت کے متعلق نہ ہو، جیسے کسی ظالم کی مدد کرنا وغیرہ۔

سوال: اور کیا اموال یا دوسری باقی ماندہ چیزوں کے متعلق جس طرح وہ چاہے وصیت کرسکتا ہے؟

جواب: انسان کو حق ہے کہ وہ اپنے باقی ماندہ اموال اور اشیاء میں صرف ایک تہائی مال کے متعلق وصیت کر سکتا ہے یعنی اپنے مال کے صرف ایک تہائی حصہ میں وصیت جائز ہے۔

سوال: اور جب وصیت ایک تہائی مال سے زیادہ ہو تب کیا کرے؟

جواب: ایک تہائی مال سے زیادہ پر وصیت باطل ہے مگر یہ کہ ورثہ اگر اجازت دے دیں تو پھر اس وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

سوال: اور جب وصیت پر عمل کرنا چاہیں تب کیا کریں؟

جواب: جس چیز کو وصیت کرنے والے نے چھوڑا ہے پہلے اس میں سے اسکے مالی حقوق کو الگ کیا جائے گا کہ جو اس کے ذمہ ہیں مثلاً اس کے مال سے اس کے قرض اور ضروری سامان کی قیمت کہ جس کو اس نے ادا نہیں کیا اور خمس یا زکوۃ یا رد مظالم وغیرہ جو اس کے ذمہ ہے اور واجب حج اصل مال سے ادا کیا جائے گا چاہے اس نے ان کے متعلق وصیت کی ہو یا نہ۔ یہ اس وقت ہے جب کہ اس نے ان چیزوں کے ادا کرنے میں تہائی مال سے نکالنے میں وصیت نہ کی ہو، اور اگر وصیت کی ہو تو پھر

Presented by Ziaraat.Com

تہائی مال سے ان کو ادا کیا جائے گا، پھر اس کے باقی ترکہ کے تین حصہ کئے جائیں گے اس میں سے ایک تہائی مال جس کے متعلق اس نے وصیت کی ہے، اور دو تہائی مال اس کے ورثہ کا ہو گا

سوال: جب وصیت کرنے والا کسی معین شخص کے لیے معین مبلغ یا گھر کی ملکیت یا گھر کا سامان دینے یا زمین کے ایک حصہ کو دینے کی وصیت کرتا ہے، وہ اپنے دفن کی کسی خاص جگہ یا اپنی تجہیز و تکفین کی کسی خاص روشنی کے مطابق وصیت کرتا ہے یا اس کے علاوہ کسی اور مخصوص چیز کی، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اسے ان تمام چیزوں کی وصیت کرنے کا حق ہے، جب کہ اس کے اموال کی نسبت ان کی وصیت تہائی مال سے تجاوز نہ کرے۔

سوال: کبھی وصی کے پاس وصیت کرنے والے کی چیز گم ہو جاتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس میں افراط و تفریط نہ کی ہو، اور وصی نے اس کی حفاظت میں غفلت بھی نہ کی ہو، تو جو چیز وصی کے ہاتھ سے تلف ہو گئی ہے وصی اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔ میرے والد نے مزید فرمایا، کہ جب تک انسان پر موت کے آثار طاری نہ ہوں اس وقت تک وصیت کرنا مستحب ہے۔ اور جب موت کے آثار اس پر طاری ہو جائیں تو پھر چند چیزیں اس پر واجب ہیں:۔

(۱) اس کا وہ قرض کہ جس کے ادا کا وقت آگیا ہے، اور وہ اس کے ادا کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو اس کو ادا کر دے۔ لیکن جن قرضوں کے ادا کرنے کا وقت نہیں آیا، یا آگیا ہے۔ لیکن قرضداروں نے اس سے مطالبہ نہیں کیا، یا ان کے مطالبہ کرنے پر وہ قدرت نہیں رکھتا تو پھر اس پر واجب ہے کہ ان کے متعلق وصیت کرے۔

(۲) تمام امانتوں کو ان کے مالکوں کو واپس کر دے یا امانت رکھنے والوں کو خبر دے دے کہ ان کی امانتیں اس کے پاس ہیں یا ان کے واپس کرنے کی وصیت کر دے۔

(۳) اگر خمس و زکواۃ یا رد مظالم اس کے ذمہ ہیں تو اگر ان کے ادا کرنے پر قادر ہے تو ادا کرے۔

(۴) اگر نماز اور روزے میں سے کوئی چیز اس کے ذمہ ہے تو ان کے ادا کرنے کے بارے میں وصیت کرے کہ اس کی طرف سے اس کے مال میں سے کسی کو اجارہ دیکر نماز اور روزہ ادا کروائیں بلکہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو اور احتمال یہ ہو کہ کوئی شخص ثوابا۔اس کی طرف سے اس کی قضا کر دے گا تو اس صورت میں بھی وصیت کرے۔

(۵) اگر کسی کے پاس اس کا مال ہے تو اس کے ورثا کو خبر دے یا کسی ایسی جگہ مال ہے کہ جس کے متعلق کسی کو اس کے علاوہ خبر نہیں تو اس کے بارے میں بتا دے تاکہ اس کی وفات کے بعد ورثہ کا حق ضائع نہ ہو۔

سوال: آپ نے اس گفتگو کے شروع میں بتایا کہ وصیت مستحب ہے پس اگر کوئی انسان وصیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: تو (اس مرنے والے) کا حق اس تہائی مال میں سے ختم ہو جائے گا کہ جو اس نے چھوڑا ہے اس کا ترکہ خاص ضابطہ کے مطابق ورثہ پر تقسیم کر دیا جائے گا۔

سوال: اور وہ کس طرح تقسیم ہوگا؟

جواب: یہ آنے والی گفتگو میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

وراثت کے متعلق گفتگو

میرے والد صاحب نے میراث کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: ہم میراث کے باب میں اقرباء کی تقسیم تین طبقات پر کر سکتے ہیں

پہلا طبقہ:

ماں، باپ ، اولاد اور اولاد کی اولاد اور اسی طرح جتنا نیچے سلسلہ چلا جائے اور اس کے علاوہ اگر صلبی بچہ موجود ہے تو پوتے اور نواسے کو میراث نہیں ملے گی۔

سوال: اباجان -؛پوتا اور نواسہ کون ہے؟

جواب: بیٹے کے فرزند کو پوتا اور بیٹی کے فرزند کو نواسہ کہتے ہیں؟

دوسرا طبقہ:

بھائی اور بہنیں ۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کی اولاد، دادا، دادی، نانا ، نانی اور جتنا یہ سلسلہ اوپر چلا جائے اور جب بھائی کی اولاد ہو اور ان کی اولاد کی اولاد ہو تو پھر جو میت سے زیادہ قریب ہے وہ میراث پائے گا ۔

سوال: مثلا بھائی کا فرزند موجود ہے تو کیا اس کے ہوتے ہوئے اس کے پوتے کو میراث نہیں ملے گی؟

جواب: نہیں۔

تیسرا طبقہ

چچا، ماموں، پھوپھیاں اور خالائیں، اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو پھر ان کی اولاد میراث پائے گی ۔ اور ان میں سے جو سب سے زیادہ قریب ہو گا وہ میراث پائے گا ، اس طرح کہ چچا یا ماموں یا پھوپھی، یا خالہ کی موجودگی میں ان کی اولاد میراث نہیں پائے گی، مگر ایک حالت میں کہ جو فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

سوال: آپ نے اقرباء کی تقسیم اس طرح طبقات کے ذریعہ کیوں کی ان کو اس طرح تقسیم نہیں کیا کہ جس طرح پہلی تقسیمات میں آپ نے چیزوں کی تقسیم اقسام کے ذریعہ کی۔

Presented by Ziaraat.Com

میرا مقصد یہ ہے کہ آپ نے کیوں اقرباء کی تقسیم طبقات کے ذریعہ کی اور یہ نہیں کہا کہ ان کی تین قسمیں ہیں:

جواب: تمہارا سوال بہت اچھا ہے میراث کے باب میں جب تک پہلے طبقے والا فرد موجود ہے تب تک دوسرے طبقے والے کو میراث نہیں ملے گی۔ لہٰذا فقہا، نے ان کو ایک طبقہ کے بعد دوسرے طبقہ میں بیان کیا ہے۔

سوال: اگر متوفی کے قرابتدار ان تینوں طبقوں میں سے کوئی نہ ہو جن کو آپ نے بیان کیا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: تو ایسی صورت میں متوفی کے ماں، باپ کے چچا، ماموں اور متوفی کے ماں باپ کی پھوپھیاں اور خالائیں اور ان کی اولاد میراث پائی گی۔

سوال: اگر وہ بھی نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: مرنے والے کے دادا، دادی، نانا، نانی، کے چچا، ماموں، پھوپھیوں، اور خالاؤں کو میراث ملے گی اگر وہ بھی نہ ہوں تو ان کی اولاد کی اولاد کو ملے گی۔ یہ سلسلہ جتنا نیچے تک چلا جائے شرط یہ ہے کہ عرف عام میں میت کی قرابت صدق کرتی ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ ان میں جو سب سے زیادہ قریب ہے وہ اس پر مقدم ہے جو میت سے زیادہ دور ہے۔

سوال: آپ نے مجھ سے شوہر اور زوجہ کے متعلق تو کوئی ذکر ہی نہیں کیا کہ ان مذکورہ تین طبقوں میں سے کون سے طبقہ میں شمار کیا جائے گا؟

جواب: دونوں خاص ضابطہ کے تحت وارث ہیں ان دونوں کو ان طبقات سے خارج نہیں کیا جائیگا بلکہ وہ دونوں تمام طبقات میں شریک ہیں۔

سوال: پہلے میں آپ سے طبقہ اول کی میراث کے بارے میں سوال کرتا ہوں پھر دوسرے اور تیسرے طبقے کے بارے میں پوچھوں گا۔

جواب: پوچھو، جو پوچھنا چاہو؟

سوال: جب پہلے طبقے میں سوائے میت کی اولاد کے کوئی اور نہ ہو تو کیا تمام مال کے وہی وارث ہوں گے۔؟

جواب: تمام مال کے وہی وارث ہوں گے۔

سوال: اگر ایک ہی بیٹا یا ایک ہی بیٹی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مال کا وارث لڑکا یا لڑکی ہوگی۔

سوال: لیکن اگر ان میں مرد اور عورت دونوں موجود ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: ”للذّکر مثل حظّ الانثیین،،۔

”مرد کے لیے عورتوں کا دوگنا حصہ ہے“۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: کیا لفظ ولد کا اطلاق لڑکے اور لڑکی دونوں پر ایک ساتھ ہوتا ہے یا صرف لڑکے پر ہی ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے یہاں مشہور ہے؟

جواب: ولد کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے ۔ جیسا کہ خداوندہ عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿یو صیکم اللہ فی اولاد کم للذکر مثل حظ الانثیین ﴾ ۔

اللہ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔"

سوال: اگر ہم فرض کریں کہ متوفی نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑی ہے تو ان کے درمیان کس طرح میراث تقسیم کی جائے گی؟

جواب: میت کے مال کے تین حصے کئے جائیں گے ان میں سے دو حصہ بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے گا۔

سوال: اور جب میت کے پہلے طبقہ میں والدین کے علاوہ اور کوئی نہ ہو اور ان میں سے ایک مرگیا ہو اور ایک زندہ ہو اور اس کا کوئی بھائی نہ ہو تو کیا حکم ہے ؟

جواب: تو جو زندہ ہے وہ تمام مال کا وارث ہو گا ۔

سوال: اگر میت کے ماں باپ دونوں زندہ ہوں اور اس کا کوئی بھائی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: باپ مال کا دو تہائی حصہ لے گا اور ماں باقی کا ایک تہائی حصہ لے گی ۔

سوال: اگر میت کے ماں باپ دونوں زندہ ہوں اور میت کی ایک بیٹی ہو اور کوئی بھائی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: مال کا ایک پانچواں حصہ باپ اور ایک پانچواں حصہ ماں کو اور باقی کے پانچ تہائی حصے لڑکی کو دیئے جایئں گے۔

سوال: اور اگر میت کے ماں باپ میں سے کوئی ایک لڑکیوں کے ساتھ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: مال کا چھٹا حصہ باپ کو یا ماں کو دیا جائے گا اور باقی مال اولاد کے درمیان: " للذکر مثل حظ الانثیین " کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔

سوال: اب ہم دوسرے طبقہ کی طرف چلتے ہیں آپ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ بھائی دوسرے طبقہ میں ہیں؟

جواب: ہاں یہ صحیح ہے۔

سوال: جب کہ میت کا ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: بھائی اور بہن کو تمام مال ملے گا۔

سوال: اور جب میت کے متعدد پدری اور مادری بہن بھائی ہوں تو کیا کیا جائے گا؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: اگر سب کے سب بھائی ہوں یا سب کی سب بہنیں ہوں تو مال ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ اور اگر کچھ بھائی اور کچھ بہنیں ہوں تو "للذکر مثل حظ الا نثیین"

کے مطابق عمل کیا جائے گا، یعنی مرد کو عورت کا دوگنا ملے گا۔ یہ اس وقت ہے جب کہ تمام بھائی، بہنیں پدری و مادری ہوں یا صرف پدری ہوں لیکن اگر تمام مادری تو ان کے درمیان مال برابر کا تقسیم ہوگا۔

سوال: خوب، چچا اور پھوپھی تیسرے طبقہ میں ہیں کیا ایسا نہیں ہے؟

جواب: ہاں ایسا ہی ہے اور ماموں اور خالہ بھی تیسرے طبقہ میں ہیں۔

سوال: فرض کیجئے کہ متوفی کا کوئی نہیں ہے سوائے ایک چچا یا ایک پھوپھی کے تو کیا حکم ہے؟

جواب: تمام مال چچا یا پھوپھی کا ہے۔

سوال: اور جبکہ متعدد پھوپھیاں ہوں تو؟

جواب: سب کے درمیان مساوی تقسیم ہوگا۔

سوال: جب میت کے ایک چچا اور ایک پھوپھی یا اس سے زیادہ ہوں اور اسی کے ساتھ ایک ماموں یا ایک خالہ یا اس سے زیادہ ہوں تو؟

جواب: مال کے تین حصہ کئے جائیں گے دو حصے چچا اور پھوپھی اور ایک حصہ ماموں اور خالہ کو دیا جائے گا۔

سوال: شوہر اور زوجہ کی میراث کا کیا حکم ہے؟

جواب: میراث میں زوجہ کے لئے مخصوص حکم ہے شوہر کے کچھ ترکہ میں اس کی زوجہ اصلا وارث نہ ہوگی نہ اس چیز میں کہ جو شوہر نے چھوڑی ہے اور نہ اس کی قیمت میں جیسے ہر قسم کی زمین چاہے گھر کی ہو یا کھیتی وغیرہ کی پس شوہر کی زمین میں زوجہ کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ نہ اصل زمین میں اور نہ اس کی قیمت میں، اور کچھ اموال ایسے ہیں کہ خاند ان میں زوجہ کا کوئی حصہ نہیں ہے لیکن ان کی قیمت میں زوجہ کا حصہ ہے۔ اور ایسا درختوں اور کھیتی اور دوسری ان چیزوں میں ہے جو غیر منقولہ ہیں۔ ان چیزوں میں سے وہ اپنے حصے کی قیمت لے سکتی ہے۔ اور وہ قیمت زوجہ کو ادا کرتے وقت بازار کی قیمت کے مطابق ہو، جس کو ماہرین نے طے کیا ہو اور تمام ورثہ کو زوجہ کی میراث کے حصہ میں حتی اس کی قیمت میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال: زمین، درخت، کھیت اور گھر کے علاوہ جو شوہر کا چھوڑا ہوا ترکہ ہے ان میں زوجہ میراث پائے گی؟

جواب: ہاں دوسرے ورثہ کی طرح زوجہ بھی باقی چیزوں میں میراث پائے گی۔

سوال: اور کیا شوہر اپنی زوجہ سے میراث پائے گا؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: ہاں وہ مال جو زوجہ نے چھوڑا ہے اگر وہ منقولہ ہے تو اس میں وہ میراث پائے گا اور جو غیر منقولہ ہے مثل زمین، درخت، گھر وغیرہ کے اس میں وہ میراث نہیں پائے گا۔

سوال: اگر زوجہ مرجائے اور اس کا شوہر زندہ ہو اور اس کی کوئی اولاد اس شوہر سے نہ ہو اور نہ اس کے علاوہ اور کسی سے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو مال زوجہ نے چھوڑا ہے اس کا آدھا حصہ شوہر کا ہے اور دوسرا حصہ باقی تمام ورثہ کا ہے۔

سوال: اگر زوجہ کا کوئی فرزند ہو تو؟

جواب: چوتھائی حصہ شوہر کو اور باقی تمام ورثہ کو ملے گا۔

سوال: اب اس کے برعکس سوال کریں اور کہیں کہ اگر شوہر مرجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی زوجہ زندہ ہو تو وہ اپنے شوہر کی میراث میں کتنا حصہ پائے گی؟

جواب: زوجہ کو چوتھائی حصہ اور باقی حصہ ورثہ کو ملے گا۔

سوال: اگر شوہر کا اس سے یا کسی دوسری زوجہ سے فرزند ہو تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب: زوجہ کو آٹھواں حصہ اور باقی مال دوسرے ورثاء کو ملے گا۔ میرے والد نے فرمایا میراث کے دوسرے بھی فرائض ومسائل ہیں جن پر فقہ کی کتابوں میں سیر حاصل بحث ہوئی ہے، جب تم کو ضرورت پڑے تو ان کی طرف رجوع کرو۔ اس کے اختتام میں تمہارے لئے بعض امور کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

(۱) بڑے بیٹے کو باپ کے مال میں سے قرآن، انگوٹھی، تلوار اور کپڑے (چاہے انہیں اس نے استعمال کیا ہو یا نہ کیا ہو) بغیر تقسیم کے دیئے جائیں گے اور اگر کئی قرآن اور کئی تلواریں اور انگوٹھیاں ہیں تو بڑا لڑکا دوسرے ورثہ سے مصالحت کرلے اور یہی حکم رحل، بندوق خنجر وغیرہ کے متعلق بھی ہے۔

(۲) قاتل مقتول کی میراث نہیں پائے گا جبکہ قتل جان بوجھ کر اور ناحق کیا گیا ہو لیکن اگر قتل غلطی سے ہو تو پھر مقتول کا قاتل وارث ہوگا۔

(۳) مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

Presented by Ziaraat.Com

وقف کے بارے میں گفتگو

میں نے اپنے والد محترم سے وقف کے بارے میں اس طرح گفتگو کی کہ میں نے ان سے عرض کیا:

میں نجف اشرف اور کربلا مقدسہ میں ائمہ معصومین علیہم السلام کے روضوں کی زیارت کے لئے گیا تو میں نے جگہ جگہ "وقف" کی لکھی ہوئی عبارت دیکھی۔

دعاؤں کی کتابوں، قرآن مجید، پنکھوں اور دوسری چیزوں پر وقف کی عبارت جلی حروف میں لکھی ہوئی ہے

اور میں بعض دفعہ عمارتوں، مساجد، امام بارگاہوں، چراغوں، پنکھوں، اور دوسری چیزوں مثلاًپانی کے حوض اور شارع عام پر وقف کی تحریر لکھی ہوئی دیکھتا ہوں۔

جی ہاں وقف شدہ املاک کے ضوابط، وقف کے مطابق رعایت کرنا ضروری ہوتا ہے جب واقف شرائط شرعیہ کے مطابق کسی چیز کو وقف کردیتا ہے، تو وہ اس کی ملکیت سے خارج ہو جاتی ہے وقف ایک ایسا مال ہوتا ہے جس کو ہبہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس کو بیچا جا سکتا ہے سوائے چند مخصوص احوال کے کہ جن کے موارد فقہ کی بڑی بڑی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ میرے والد نے اس کی وضاحت فرماتے ہوئے مزید کہا: کبھی وقف، موقوف علیہ کے لئے ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنی ملکیت کو اپنی اولاد، ہمسائیوں یا دوستوں وغیرہ کے لئے وقف کرے۔

اور کبھی واقف کسی شخص کو ملکیت کے لئے متعین کرتا ہے کہ وہ اس عمارت وغیرہ کی دیکھ بھال کرے گا، اس کو متولی کہتے ہیں۔

سوال: کیا وقف کے لئے کوئی خاص صیغہ پڑھنا پڑھتا ہے؟

جواب: جی نہیں؛ بلکہ اس کے لئے کوئی خاص زبان بھی نہیں ہے۔ جیسے اگر کوئی بلڈنگ تعمیر کروائے جس طرح مساجد تعمیر کروائی جاتی ہیں تو یہ مسجد ہونے کے لئے کافی ہے۔ میرے والد نے فرمایا میں تمہارے لیے بعض ان چیزوں کو بیان کرتاہوں جو وقف میں معتبرہیں:۔

(۱) وقف میں استمرار اور دوام شرط ہے پس اگر واقف کسی معینہ مدت تک کے لئے وقف کرے تو وقف صحیح نہیں ہوگا۔

سوال: اس سلسلے میں میرے لئے ایک مثال بیان کیجئے۔

جواب: مثلا اگر انسان اپنے گھر کو فقراء پر ایک سال کے لئے وقف کرے تو یہ وقف صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ وقف مستقل اور دائمی نہیں ہے۔

(۲) موقوف علیہ (یعنی جن لوگوں کے لئے وقف کیا گیاہے) میں خود واقف نہ ہو اگرچہ وہ دوسروں کے ضمن میں ہی کیوں نہ ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: مثلا؟

جواب: جب انسان کسی زمین کو اپنے لیے وقف کرے کہ اس میں اس کو مرنے کے بعد دفن کیا جائے تو یہ وقف صحیح نہیں ہے۔

سوال: جب انسان اپنے گھر کو وقف کرے معین اشخاص پر مثلاً یا اپنے اقرباء کے لئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان لوگوں کے قبضہ کے بعد وقف صحیح ہے، کیونکہ اوقاف خاص موقوف علیہ کے یا ان کے وکیل یا ان کے ولی کے قبضہ کے بغیر صحیح نہیں ہے۔

سوال: کبھی وقف شدہ مال موقوف علیہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے؟

جواب: یہ چیز قبضہ میں کافی ہے کسی نئے قبضہ کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: اور اوقاف عام کو کون قبضہ میں لے گا؟

جواب: وقف عام کے صحیح ہونے میں قبض کی شرط نہیں ہے۔

سوال: آپ نے فرمایا کہ وقف میں دوام واستمرار شرط ہے پس واقف کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مدت معینہ کے لیے وقف کرے اور جب اس کی مدت پوری ہو جائے تو وہ اس کی ملک میں پلٹ جائے؟

جواب: ہاں اگر واقف کا ارادہ دائمی نہیں ہے تو وہ اپنی ملکیت کو معین مدت تک کے لیے دے سکتا ہے لیکن وقف نہیں کر سکتا ۔ وہ اپنی ملکیت کو مخصوص سمت اور مخصوص شخص کو مدت پوری ہونے سے پہلے اس کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے اور جب مدت پوری ہو جائے گی تو ہر شئی اپنی پہلی حالت کی طرف پلٹ جائے گی۔

میرے والد نے یہ کہکر سر کو نیچے جھکا دیا اور گہری سانس لی کہ جیسے انھیں جس کا ذکر کرتے ہوئے کوئی غمگین چیز یاد آگئی ہو میں نے ان کے غمگین افکار کے سلسلہ کو توڑتے ہوئے کہا کہ :۔

سوال: اس سلسلہ میں مجھے مثال دیکر سمجھایئے؟

جواب: مثال کے طور پر کسی گاڑی (بس، موٹر) کا مالک یہ کہے کہ میں اپنی گاڑی کو دس سال کیلئے حجاج بیت اللہ الحرام کو لانے، لے جانے کے لئے دیتا ہوں جب مدت پوری ہو جائے گی تو گاڑی اپنے مالک کی ملکیت میں پلٹ جائے گی۔

سوال: اگر فرض کیا جائے کہ یہ شخص اپنی اس مدت معینہ کے ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو کیا اس کی یہ گاڑی (موٹر، بس) اس کے ورثہ کی طرف پلٹ جائے گی تاکہ وہ میراث کے مطابق آپس میں اس کی تقسیم کرلیں؟

جواب: اگر اپنی اس چیز کو دینے والا مر جائے اور اس کی یہ چیز معینہ مدت تک باقی رہے یہاں تک کہ اس کی مدت ختم ہوجائے تو وہ چیز اس کے ورثہ کی طرف پلٹ جائے گی پھر ان کو اس چیز میں تصرف کرنے کا حق ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: کیا کسی انسان کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی کسی ملکیت کو کسی معین شخص کے لئے اپنی مدت حیات تک دے دے؟

جواب: ہاں اس کو اس کا حق حاصل ہے اور اس کو اس چیز کی طرف رجوع کرنے کا حق نہیں ہے جب تک وہ زندہ ہے، جب مرجائے تو پھر وہ چیز اس کے وارثوں کی طرف پلٹ جائے گی۔

سوال: جب کوئی مالک کسی شخص سے کہے کہ میں نے اپنے اس گھر کو تیرے اور تیری اولاد کے رہنے کے لیے دیا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک وہ شخص اور اس کی اولاد اس گھر میں رہیں تب تک مالک کو گھر کی سکونت میں رجوع کرنے کا حق نہیں ہے پس جب وہ مرجائیں تو وہ گھر اس کی یا اس کے وارثوں کی ملکیت میں پلٹ جائے گا۔

سوال: اور جب کسی سے کہا جائے کہ میں نے اپنے گھر کی سکونت تیری مدت حیات تک تجھے دے دی اور وہ گھر کا مالک اس سے پہلے مرجائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: مالک کے ورثہ کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اس شخص کو اس گھر سے نکالیں۔ پس جب وہ شخص مرجائے تو وہ گھر وارثوں کی طرف پلٹ جائے گا۔

سوال: کیا شوہر کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے باغ کے تہائی حصہ کو اپنی زوجہ کو دے دے تا کہ وہ اس کی در آمد سے تا مدت حیات استفادہ کرے اور زوجہ کے مرنے کے بعد وہ شوہر کے ورثہ کی طرف پلٹ جائے؟

جواب: ہاں ایسا کرنا جائز ہے۔

سوال: کیا مسجد کے لئے وقف شدہ فرش کو، یا ولی عارضی طور پر شادی یا دوسری کسی مناسبت میں استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: جب وقف مخصوص ہو تو پھر اس کو دوسری چیزوں میں استعمال کرنا جائز نہیں۔

سوال: کیا اس کو اجرت پر دینا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں ہے۔

سوال: وہ مسجد جو وقف شدہ مال سے بے نیاز ہے اس کا مال کسی دوسری مسجد میں استعمال کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جب کہ وہ مسجد اس مال سے بے نیاز ہو اور مستقبل قریب میں بھی اسے ضرورت نہ ہو اور ضرورت پڑنے تک اس مال کی حفاظت کرنا یا اس کو ذخیرہ کرنا آسان نہ ہو تو پھر اس مسجد کے ان تمام ضروریات پر وہ مال خرچ کیا جائے جو واقف کے مقصد کے قریب تر ہو یا دوسری مسجد کی مرمت میں خرچ کیا جائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق گفتگو

میرے والد نے فرمایا: تم نے بہت سے احکام شرعیہ کو جان لیا ہے کہ جن کی تم کو ضرورت تھی اور بہت سی چیزوں کو جان لیا ہے ۔اب تم نے خدا وندعالم کے بعض احکام کو جان لیا ہے اور ان کے واجبات کی بھی حسب ضرورت تم پر وضاحت ہو گئی ہے اور ان کے بعض محرمات (حرام چیزوں) کو بھی یاد کر لیا ہے ۔اب میں تمہارے سامنے وہ چیز بیان کرتا ہوں کہ جس کو اس سے پہلے بیان نہیں کیا گیا۔

اس وقت تمہارے اوپر واجب ہے کہ تم ماضی کی تمام سختیوں کو یاد کرو۔ آج تم اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کرو ، اور اپنے دل کی گہرائی سے حزن و ملال اور حیرت کے ساتھ پروردگار کی بارگاہ میں یوں عرض کرو "۔

الھی اعلم انک کلفتی ،ولکنی لا اعلم بما ذا کلفتنی "

"پالنے والے میں جانتا ہوں کہ تو نے مجھے مکلف بنا دیا ہے ۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ تو نے مجھے کس چیز کا مکلف بنایا ہے "۔ پالنے والے؛ مجھ پر ضروری ہے کہ میں جان لوں کہ تو نے کس چیز کو مجھ پر حلال کیا تا کہ میں اس کو انجام دوں ۔ اور کس چیز کو تو نے حرام قراردیا ہے، تاکہ میں اس سے پرہیز کروں۔

اس وقت تمہیں جان لینا چاہیے، تمہارے ہم عمر یا تم سے بڑے لوگ بہت زیادہ ہیں جو پڑھ رہے ہیں ، وہ مدت سے تمہارے ساتھ رہتے ہیں اور تمہاری تمام مشکلات و مصائب میں وہ تمہارے شانہ بشانہ رہے ہیں۔ اور تم خدا کی بارگاہ میں عرض کرو ، کہ اے خدایا ! فقہ اسلامی کی کتابوں کے مطالب کو جیسا تو چاہتا ہے میرے اوپر روشن اور آشکار بنا دے اور میری مدد فرما، تاکہ میں ان کو تیری مرضی کے مطابق سمجھ سکوں ۔فعلا جن چیزوں کا سیکھنا ضروری تھا وہ تم سیکھ چکے، اور کچھ احکام فقہ کا تم نے ذخیرہ کر لیا ہے۔ اب تم کو قرآن مجید کے اس قول کے مطابق ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

﴿ولتکن منکم امۃیدعون الی الخیر یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون﴾

"اور تم میں سے کچھ لوگ ہوں جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم کریں اور بری باتوں سے روکیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں "پس تم بھی لوگوں کو نیکی کی طرف دعوت دو اور انھیں اچھائی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔

سوال: والد صاحب میں کس چیز کا حکم کروں اور کس چیز سے منع کروں؟

جواب: جس نیکی اور اچھائی کو تم جانتے ہو اس کا حکم کرو اور جس کو تم برائی سمجھتے ہو اس سے روکو۔

سوال: لیکن ابا جان ؛ مجھے دوسرے لوگوں سے کیا مطلب جو شخص برائی کر رہا ہے میرا اس سے کیا تعلق ہے۔کہ میں اس کو ترک کرنے کا حکم دوں، میں کیوں لوگوں کے معاملات میں مداخلت کروں ، اور ان کو نیکی اور اچھائی کا حکم کروں ، اور برائیوں سے روکوں، میں خود اچھا کام انجام دوں اور برائی سے اپنے آپ کو روکوں کیا یہ کافی نہیں ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: اے بیٹا! آج کے بعد ایسی بات نہ کہنا اور دوبارہ اس کی تکرار نہ کرنا ۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کچھ مراتب میں واجب کفائی ہیں اور اگر کسی نے بھی امر با لمعروف و نہی عن المنکر کے فرائض کو انجام نہ دیا مثلانہ میں نے، نہ تم نے اور نہ ہمارے علاوہ کسی اور نے، تو ہم سب کے سب گناہ گار ہوں گے اور خداوندعالم کے غضب اور اس کی ناراض گی کا باعث بنیں گے، اور اگر ہم میں سے کسی ایک نے بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو انجام دے دیا تو پھر تمام لوگوں سے اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا کیا تم نے خدا کے اس قول میں غور نہیں کیا؟

﴿ولتکن منکم امةً یّدعون الی الخیرو یا مرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون﴾

"تم میں سے کچھ لوگ ہوں جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور انہیں اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں" یہ آیت پہلے بیان ہو چکی ہے، کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کو نہیں سنا کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

لاتزال امتی بخیر مامر وابالمعروف ، ونھواعن المنکر وتعاونوا علی البر الخ"

"جب تک میری امت اچھائی اور نیکی کا حکم کرے گی اور برائی سے روکے گی اور نیکی پر ایک دوسرے کی مدد کرے گی اس وقت تک میری امت سے خیر ختم نہیں ہوگا ۔ اور جب وہ یہ کام ترک کردے گی تو اس سے برکتیں اٹھالی جائیں گی اور ان میں سے بعض کو بعض پر مسلط کردیا جائے گا۔ اور ان کا زمین اور آسمان میں کوئی مددگار نہ ہوگا" کیا تم نے امام علی علیہ السلام کا یہ قول نہیں پڑھا:

" لاتترکو الامربالمعروف والنھی عن المنکر فیولی علیکم شرارکم ثم تد عون فلا یستجاب لکم"؟

"امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک نہ کرنا ورنہ بدکار لوگ تم پر حاکم ہوجائیں گے۔ پھر تم ان کو بلاؤ گے تو وہ تمہاری آواز پر لبیک نہ کہیں گے" "امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" ان الامر بالمعروف والنھی عن المنکر سبیل الانبیاء ، ومنھاج الصلحاء فریضة عظیمة بھا تقام الفراض ، وتامن المذاھب ، وتحل المکا سب وترد المظالم، وتعمرالا رض، وینتصف من الاعداء ویستقیم الامر "

" امر بالمعروف و نہی عن المنکر انبیاء اور صالحین کا راستہ ہے، یہ ایک ایسا عظیم فریضہ ہے کہ جس کے ذریعہ واجبات ادا ہوتے ہیں اور نیک راہیں محفوظ، اور کاروبار حلال، مظالم دور ہوتے ہیں، زمینیں آباد، دشمنوں سے انصاف اور مشکلات حل ہوتے ہیں"

اور نیز آپ ہی کا یہ ارشاد ہے:

" الامر بالمعروف والنھی عن المنکر خلقان من خلق اللہ، فمن نصر ھما اعزہ اللہ ومن خذ لھما خذلہ اللہ "

" امر بالمعروف و نہی عن المنکر دو مخلوق خدا ہیں، جو شخص ان دونوں کی مدد کرے گا تو خدا اسے عزت عطا کرے گا اور جو ان کو ذلیل ورسوا کرے گا تو خدا اس کو ذلیل ورسوا کرے گا"

" کلکم راع کلکم مسؤ ول عن رعیته

Presented by Ziaraat.Com

"تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے گروہ اور جماعت کا نگہبان اور ذمہ دار ہے"

ہاں میں نے پڑھا ہے؛

پس اس بنا پر تم بھی اپنی جماعت اور گروہ کے ذمہ دار ہو، جو شخص ذمہ دار اور نگہبان ہوتا ہے اس کی ذمہ داریوں اور واجبات وحقوق میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ یا تم ان سب چیزوں کے بدلے یہ کہہ سکتے ہو کہ میں یہ فضول کام کیوں کروں میں کسی کے معاملات میں مداخلت کیوں کروں یہ میرے لیے زیبا نہیں۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کوئی فضول چیز نہیں ہیں اور یہ دونوں کسی کے معاملہ میں مداخلت بھی نہیں، یہ تمہاری شان کے خلاف نہیں، بلکہ تمہاری شان کے عین مطابق ہیں۔ پس جس ذات نے تم پر نماز، روزہ، حج اور خمس کو واجب کیا ہے اسی نے تم پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو واجب قرار دیا ہے۔

سوال: لیکن میں کوئی مولوی نہیں ہوں کہ جو امر بامعروف ونہی عن المنکر کروں؟

جواب: کس نے تم سے کہا کہ امر بالعروف ونہی عن المنکر صرف مولوی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر دو ایسے واجبات ہیں جو تمہارے اوپر میرے اوپر مولوی صاحب پر، طالب علم، استاد، تاجر، مزدور، ملازم، فوجی، ماتحت، مالدار، غریب، عورت اور مرد سب پر واجب ہیں۔

سوال: آپ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے کچھ مراتب واجب کفائی ہیں پس کیا ان دونوں کے کچھ مراتب واجب عینی بھی ہیں۔ جیسے وجوب نماز یومیہ کہ جو واجب عینی ہے؟

جواب: ہاں ان دونوں کے کچھ مراتب واجب عینی بھی ہیں، اور وہ ایسے شخص سے فعلی وقولی اعتبار سے نارضایتی کے اظہار کا مرتبہ ہے۔ جو واجب کو ترک کرتا ہے اور حرام کو انجام دیتا ہے۔ کیا تم تک امیر المنین علی علیہ السلام کا یہ قول نہیں پہنچا کہ جس میں آپ نے فرمایا:

" امر نا رسول الله صل الله عليه وآله وسلم ان نلقى اهل المعاصى بو جوه مكفهرة"

"امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ جب ہم اہل معاصی (گناہ کرنے والوں) سے ملیں تو ترش روئی کے ساتھ ملیں۔" یعنی ہم سب کے اوپر واجب ہے کہ جو شخص گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اس سے ناپسندگی اور ناراضگی کا اظہار کریں۔

سوال: کیا امر بالمعروف ونہی عن المنکر تمام حالات میں واجب ہیں؟

جواب: نہیں، ان کے وجوب میں مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

Presented by Ziaraat.Com

(۱) امر با المعروف ونہی عن المنکر کرنے والا شخص واجب اور حرام امور کو جانتا ہو، چاہے اجمالی طور پر ہی جانتا ہو اور ان کی تفصیل نہ جانتا ہو اور اس کا اتنا جاننا ہی کافی ہے کہ یہ عمل واجب ہے کہ جس کا حکم کر رہا ہے اور یہ عمل حرام ہے کہ جس سے روک رہا ہے،

(۲) یہ احتمال ہو کہ جس کا یہ حکم دے رہا ہے اس کو وہ بجالائے گا اور جس چیز سے یہ روک رہا ہے اس سے وہ رک جائے گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی لاپرواہی اور غفلت نہیں کریگا۔

سوال: اگر یہ معلوم ہوجائے کہ یہ شخص جس کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیا جا رہا ہے حرام کو انجام دے گا اور واجب کو ترک کردے گا اور واجب وحرام دونوں میں کسی کی اہمیت کا قائل نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے بعض مراحل اس سے ساقط ہو جائیں گے (اور ان دونوں کے بعض مراحل واجب رہیں گے۔ اور اس کا قولاًو فعلاً واجب کے ترک کرنے اور حرام کے انجام دینے والے سے کراہت وناراضگی کا اظہار ہے)

(۳) یہ کہ واجب کا ترک کرنے والا اور حرام کا بجالانیوالا ترک واجب اور فعل حرام پر مصر رہے لیکن اگر احتمال ہو کہ وہ اپنے اس فعل سے بعض آجائے گا تو پھر اسکو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا واجب نہیں ہے۔

سوال: میں تاکید کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ اگر وہ منکر کے بجالانے اور معروف کے ترک کرنے پر اصرار نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: تو پھر اس کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا واجب نہیں ہے۔

سوال: کس طرح معلوم ہوگا کہ یہ شخص منکر کے بجالانے پر مصر ہے یا نہیں؟

جواب: جب تم پر کوئی ایسی علامت ظاہر ہو کہ جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ وہ اپنے اس فعل سے باز آگیا ہے اور وہ اس پر نادم ہے تو پھر معلوم ہوجائے گا کہ وہ اس پر مصر نہیں ہے اور اس کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا واجب نہیں ہے۔

سوال: مجھے کسی شخص کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وہ منکر کو انجام دے نے اور معروف کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا ایسی صورت میں مجھ پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا واجب ہے؟

جواب: یہاں تم پر اس کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا واجب ہے۔یہاں تک کہ اگر وہ ۔۔۔ صرف ایک بار ہی کیوں نہ قصد مخالفت رکھتا ہو (تو بھی تم پر واجب ہے)

(۴) حرام کام کو انجام دینے والا اور واجب کام کو ترک کرنے والا اپنے اعتقاد کی بنا پر معذور نہ ہو مثلا جو فعل وہ انجام دے رہا ہے اور اس کے اعتقاد کے مطابق حرام نہیں ہے۔ اور جس کام کو وہ ترک کر رہا ہے وہ اس کے اعتقاد کے مطابق واجب نہیں ہے۔ اور وہ اپنی اس خطامیں معذور ہے۔ تو ایسی صورت میں تم پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۵) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے کی جان، مال اور ناموس کو حد سے زیادہ خطرہ نہ ہویا اس کے امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے کسی کو خطرہ لاحق نہ ہو، اگر ایسا ہوگا تو پھر واجب نہیں ہے۔

سوال: اور اگر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے سے اسے اپنی جان یا مسلمانوں میں سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: تو اس حالت میں اس پر امر بالمعروف ونہی عن المنکرواجب نہیں ہے، مگر یہ کہ معروف یا منکر شارع اسلامی کی نظر میں بہت اہم ہوں۔ تو ایسی صورت میں احتمال کی قوت کا لحاظ اور تحمل کی اہمیت کا لحاظ کرکے دونوں طرف کا موازنہ کرنا ضروری ہے۔ پس کبھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب ہے اور کبھی واجب نہیں ہے۔

سوال: اور جب میں معروف کے حکم کرنے اور منکر سے نہی کرنے کا ارادہ کر لوں تو؟

جواب: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے چند مراتب ہیں:

پہلا مرتبہ

جو شخص منکر کو انجام دیتا ہے اور معروف کو ترک کرتا ہے، اس سے بیزاری اور قلبی نفرت کا اظہار کرنا ہے۔

سوال: میں کس طرح اس پر ناراضگی کا اظہار کر سکتا ہوں؟

جواب: اس کے چند طریقے ہیں۔ اس سے اپنا رخ موڑ لینا، اور اس سے اپنے تعلقات ختم کرنا، یا اس سے اس طرح ترش روئی سے پیش آنا کہ اس کو معلوم ہو جائے یا اس سے ترک کلام کرنا، ان کے علاوہ اور بھی طریقے ہیں۔

دوسرا مرتبہ

اپنی زبان اور قول سے اس کو امر ونہی کرنا۔

سوال: کس طرح میں امر ونہی قول وزبان سے کر سکتا ہوں؟

جواب: چند طریقوں سے۔ اس کام کے انجام دینے والے کو وعظ و نصیحت کرو۔ خداوند عالم نے گنہگاروں کے لئے دردناک عذاب معین کیا ہے اس کی یاد دلاؤ اور اس سے اطاعت کرنے والوں کے لیے جو عظیم ثواب مقرر کیا ہے اس کا تذکرہ کرو۔ اور اس کے انکار پر اس کو ڈراؤ، اس کے علاوہ جو مناسب طریقے ہوں وہ اختیار کرو۔

تیسرا مرتبہ

Presented by Ziaraat.Com

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے سلسلے میں عملی اقدام کرو۔

سوال: وہ کس طرح؟

جواب: اس کام کے کرنے والے پر ذرا سختی کرو، یا اس کو مارو یا اس کو قید کرو تاکہ وہ گناہ کرنے سے باز آجائے۔

میرے والد صاحب نے مزید فرمایا: ان تمام مراتب میں ہر مرتبہ کے لئے حالات وزمانہ کے اعتبار سے کچھ سخت اور ہلکے درجات ہیں۔

سوال: کیا میں پہلی مرتبہ سے شروع کروں اگر یہ کافی نہ ہو تو دوسرے یا تیسرے مرتبہ کو اختیار کروں؟

جواب: ہاں پہلے تم پہلی مرتبہ یا دوسری مرتبہ سے شروع کرو، جس کی بھی زیادہ تاثیر کا تم کو احتمال ہو یا دونوں مرتبوں کو باہم اختیار کرو جبکہ اس سلسلہ میں تمہارا مقصد حاصل ہو جائے اور اس بات کو مدنظر رکھو کہ اذیت اور ہتک حرمت کم ہو اور بالتدریج سختی اختیار کرو۔

سوال: اور جب یہ دونوں مرتبہ نفع بخش نہ ہوں تو؟

جواب: اس کے بعد تم حاکم شرع کی اجازت حاصل کر کے تیسرے مرتبہ کی طرف رجوع کر سکتے ہو۔ کیونکہ عملی اقدام کو تدریجاً انجام دینا چاہیے، پہلے کم سختی کرو، پھر شدید اور پھر سخت قدم اٹھاؤ۔ لیکن خیال رہے کہ نہ تو زخمی ہو۔ اور نہ اس کا کوئی عضو ٹوٹے، اور نہ ہی اس کے علاوہ اسے کوئی اور گزند پہنچے، قتل کرنا تو بہت دور کی چیز ہے۔

میرے والد نے فرما کر اس بات کی تاکید فرمائی کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر دونو واجب ہیں، لیکن تمہارے لئے دونوں زیادہ ضروری ہیں۔ اس چیز پر توجہ رکھو کہ تمہارے گھر والوں میں سے کوئی بھی واجب کا تارک اور حرام کا انجام دینے والا نہ ہو۔ تم اپنے گھر والوں پر نظر رکھو کہ کوئی واجبات کے ادا کرنے میں غفلت اور سستی سے کام نہ لے، تم دیکھو کہ کون وضو، تیمم اور غسل جنابت یا جسم ولباس کی طہارت کو صحیح شکل میں انجام نہیں دیتا، کون حمد وسورہ کی قرائت اور نماز میں واجب اذکار کو صحیح صورت میں نہیں پڑھتا اور کون اپنے مال سے خمس وزکواۃ ادا نہیں کرتا۔ اور تم اپنے گھر والوں پر نظر رکھو کہ کون حرام چیزوں کا مرتکب ہوتا ہے، کون پوشیدہ عادت میں بتلا ہے کون قمار کھیلتا ہے کون گانا سنتا ہے اور کون شراب پیتا ہے یا کون مردار کھاتا ہے، یا کون لوگوں کے اموال غصب کرتا ہے، یا کون دھوکہ بازی یا چوری کرتا ہے۔ اپنے گھر کی عورتوں پر نظر رکھو کہ کون پردہ نہیں کرتی، یا کون اپنے بالوں کو نہیں چھپاتی، اور تم ان عورتوں پر توجہ رکھو کہ ان میں سے کون غسل اور وضو کرتے وقت اپنے ناخونوں سے ملی ہوئی ناخن پالش کو صاف نہیں کرتی۔ اور تم ان میں تلاش کرو کہ کون اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر مرد کے لئے خشبو لگاتی ہے یا اپنے چچازاد، یا پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائیوں، اور شوہر کے بھائی اور اس کے دوست سے اپنے بالوں اور جسم کو نہیں چھپاتی، اور وہ یہ دلیل پیش کرتی ہے کہ وہ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ پس وہ بھائی کے مثل ہیں اور اس کے علاوہ دوسرے

Presented by Ziaraat.Com

فضول عذر پیش کرتی ہیں اور تم اپنے گھر والوں میں تلاش کرو کون جھوٹ بولتا ہے، غیبت کرتا ہے۔ دوسروں پر ظلم کرتا ہے اور دوسروں کے اموال کو برباد کرتا ہے۔ کون ظالموں کی ان کے ظلم میں مدد کرتا ہے۔ تم تلاش کرو۔ تلاش کرو۔ تلاش کرو۔

سوال: اگر میں نے ان میں سے کسی کو پالیا تو؟

جواب: جب تم کسی میں کسی بری چیز کو پاؤ تو تم اچھی بات کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو پہلی اور دوسری مرتبہ سے ابتداء کرتے ہوئے۔ ناراضگی کا اظہار، زبان سے انکار اور جب یہ نفع بخش نہ ہو تو پھر تیسرے مرتبہ کی طرف حاکم شرع کی اجازت کے بعد رجوع کرو۔ اور وہ عملی اقدام ہیں کہ ان میں تدریجاً کم اور زیادہ کو اختیار کرنا چاہیے۔

سوال: کیا کبھی معروف (اچھی بات) مستحب ہوتا ہے؟

جواب: ہاں معروف کبھی مستحب ہوتا ہے۔ واجب نہیں۔ پس جب تم اس کا امر کرو گے تو تم ثواب کے مستحق ہوجاؤ گے۔ اور اگر تم نے اس مستحب کا امر نہیں کیا تو عقاب اور عذاب کے مستحق نہیں ہو گے۔ اور اس نیک کام کی رہنمائی کرنے والا اس کے فاعل کے مانند ہے (یعنی جس نے کسی نیک کام کی رہنمائی کی گویا وہ نیک کام انجام دینے والے کے مانند ہے)۔

سوال: آپ نے فرمایا کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر دونوں واجب ہیں، اور آپ نے جو مثالیں بیان کی ان سے میں نے کچھ چیزوں کو جان لیا کہ جن کا حکم کرنا میرے اوپر واجب ہے یہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی نہی کرنا میرے اوپر واجب ہے، اس کے علاوہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آپ چند ایسے امور میرے لئے بیان کیجئے کہ جن کی نہی کرنا میرے اوپر واجب ہو اور یہ ان امور کے علاوہ ہوں جن کو آپ نے موجودہ اور گزشتہ بحثوں میں میرے لئے بیان کیا ہے؟

جواب: تمہارے لئے میں الگ الگ کچھ امور کو بیان کروں گا پہلے معروف کو اور پھر منکر امور کو بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے میں تم سے ایک شرط کرتا ہوں۔

سوال: وہ کیا ہے؟

جواب: وہ یہ ہے کہ تم ان پر عمل کرو چاہے مستحب ہوں یا واجب! اور تم ان امور کی طرف دعوت دو، اور ان کا حکم کرو اگر وہ معروف ہوں، اور اگر وہ منکر ہوں تو ان سے تم نہی کرو۔

سوال: میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں؟

جواب: پہلے میں ان امور کو شروع کرتا ہوں کہ جو معروف ہیں اور ان کو الگ الگ صورت میں بیان کرتا ہوں۔ کہہ کر مرے والد نے کبھی اپنے حافظہ کی مدد سے اور کبھی ان چیزوں کے مصادر کو سامنے رکھ کر بیان کرنا شروع کیا۔ پس انھوں نے نیچے دیئے ہوئے معروف کو گنوانا شروع کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱) "التوکل علی اللہ" (اللہ پر بھروسہ رکھنا)

خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

"ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ"

جو اللہ پر توکل کرتا ہے پس وہ اس کے لئے کافی ہے۔

روایت کی گئی ہے کہ سائل نے امام علیہ السلام سے اس آیہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا "کہ خدا پر توکل کے درجات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے تمام امور میں تم اللہ پر توکل رکھو، پس جو بھی تمہارے ساتھ وہ کرے تم اس سے راضی رہو، تم جانتے ہو کہ خیرو فضل میں تم تمیز نہیں کر سکتے اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ حکم اسی کے لیے ہے۔ پس اللہ پر توکل کرو اور اپنے امور کو اسی کے سپرد کرو اور تمام چیزوں کے بارے میں اس پر بھروسہ رکھو۔

(۲) "الا عتصام باللہ تعالی" (خدا کو اپنی پناہ بنانا)

خداوندعالم قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

ومن یعتصم با للہ فقد ھدیٰ الیٰ صراط مستقیم

اور جو شخص خدا کا سہارا لے گا یقینا اس کو صراط مستقیم کی ہدایت کی جائے گی اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: خداوندعالم نے حضرت داؤد کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں جو میرا سہارا لے وہ میری مخلوق میں کسی کا بھی سہارا قبول نہیں کرے گا یہ بات مجھے اس کی نیّت سے معلوم ہو جائے گی تو پھر زمین و آسمان اور ان دونوں کے درمیان جو چیزیں ہیں اگر وہ اس کو دھوکہ دیں تو میں ان چیزوں کے درمیان سے اس کے نکلنے کے لئے راستہ بنا دوں گا اور اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری مخلوق میں سے کسی کا سہارا لے گا تو اس کی نیت کو میں جان لوں گا اور آسمان کے تمام اسباب اس کے لئے منقطع کردوں گا۔ اور زمین کو اس کے لئے دشوار بنا دونگا مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کسی بھی وادی میں گر کر ہلاک ہوجائے؛

(۳) "اللہ کا اس کی مسلسل نعمت پر شکر کرنا"

خداوندعالم اپنی کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

" ومابکم من نعمہ فمن اللہِ "

اور جو نعمت بھی ملی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے۔

خداوندعالم ارشاد فرماتا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ و علیٰ والدی وان اعمل صالحا ترضاہ“

پالنے والے مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا کہ جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر نازل کی ہیں شکر بجا لاؤں اور ایسا نیک عمل بجا لاؤں کہ جس کو تو پسند فرمائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

اللہ تعالی نے جو نعمتیں اپنے بندوں کو عنایت کی ہیں وہ نعمت بالغہ ہیں پس اللہ کی حمد تو ان پر کی جاتی ہے ورنہ اسکی حمد تو اس نعمت سے افضل اور عظیم و زیادہ وزنی ہوتی ہیں؛

(۴) ” اللہ سے حسن ظن (اچھا گمان رکھنا) “

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ۔

ہم نے حضرت علی علیہ السلام کی کتابوں میں پایا کہ رسول اسلام ﷺ نے اپنے منبر پر ارشاد فرمایا: خدا نے دنیا و آخرت کا خیر کبھی کسی مومن کو عنایت نہیں فرماتا مگر یہ کہ وہ مومن اللہ سے حسنِ ظن اور امید قائم رکھے اور اپنا اخلاق اچھا رکھے۔

(۵) ”رزق و عمر و نفع و نقصان میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنا“

حضرت علی علیہ االسلام کا ارشاد ہے کہ:

”لا یجد عبدطعم الایمان حتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ و ان ما اخطا ھ لم یکن لیصیبہ و ان الضار و النافع ھو اللہ عزو جل “

”کسی بندہ کو ایمان کا مزہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک وہ یہ جان لے کہ جو اچھائی اس کو حاصل ہوئی ہے تو کسی برائی کا اس تک پہنچنا ممکن نہیں ہے اور جو برائی اس تک پہنچی ہے کسی اچھائی کا اس تک پہنچنا ممکن نہیں اور یقینا نفع اور نقصان کا دینے والا صرف اللہ تبارک و تعالی ہے۔

(۶) ”خداوند عالم سے خوف اور اس کے ساتھ اس سے امید بھی رکھنا “

خداوند عالم نے قرآن کریم میں مومن کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

”﴿ تتجافی جنو بھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعا و مما رزقنا ھم ینفقون فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کا نو ا یعملون ﴾ ۔“

Presented by Ziaraat.Com

" ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ اپنے پروردگار سے امیدو بیم کی حالت میں دعا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اسکا ایک حصہ وہ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پس کوئی شخص اس بات کو نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا چھپا کر رکھا گیا ہے۔

یہ ان کے اعمال کا بدلا ہو گا جو وہ کیا کرتے ہیں۔:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی تنہائی میں گناہ کرتا ہے، اللہ تعالی وہاں بھی اس کو دیکھتا ہے اور جس نے شرم کی اور اس کو بجا نہ لایا تو خداوند عالم اسکے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے چاہے اس کے گناہ دنیا و آخرت کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

آپ نے فرمایا: اللہ سے امید رکھو اس طرح کہ وہ تم کو اس کی نافرمانی پر جری نہ کردے اور اللہ کا خوف کرو اس طرح کہ وہ تم کو اس کی رحمت سے مایوس نہ کر دے۔

(۷)"صبر اور غصہ پینا"

خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"﴿ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب ﴾ "

سوائے اس کے کچھ نہیں کہ صبر کرنے والوں کو پورا پورا ان کے اجر کا حساب دیا جائے گا۔

و الکاظمین الغیظ و العافین عن الناس واللہ یحب المحسنین

اور جو غصہ کے روکتے اور لوگوں کو معاف کرتے رہتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے؛

نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

کسی بندے کا اپنے غصہ کو پینا اتنا بڑا اجر رکھتا ہے کہ ان سے زیادہ کسی چیز کا اجر نہیں ہے غصہ کا پینا خوشنودی خدا کا باعث ہے

آنحضرت سے مروی ہے کہ:

"اللہ کی طرف جانے والے بہترین راستوں میں سے دو جرعہ ہیں ایک جرعہ غیظ ہے کہ جس کو حلم کے ذریعہ ختم کیا جاتا ہے اور ایک مصیبت ہے کہ جس کو صبر کے ذریعہ ختم کیا جاتا ہے۔

حضرت محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے کسی فرزند سے فرمایا کہ

اے فرزند! غصہ کو پینے سے زیادہ تمہارے باپ کی آنکھ کی ٹھنڈک کوئی اور چیز نہیں ہے کہ جس کی عاقبت صبر ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۸) "اللہ تعالی کی حرام کی ہوئی چیزوں پر صبر کرنا"

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"الصبر صبران صبر عند المصیبة حسن جمیل واحسن من ذ لک الصبر عند ما حرم اللہ تعالی علیک"

صبر کی دو قسمین ہیں:

" ایک مصیبت کے وقت کہ جو بہترین ہے اور اس سے زیادہ بہترین وہ ہے کہ جو چیزیں خدا وند عالم نے آپ پر حرام کی ہیں ان پر صبر کرو"

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

اتقوا معا صی اللہ فی الخلوات فان الشاھد ھو الحاکم

خلوتوں میں اللہ کی نافرمانی نے سے بچو، کیونکہ جو شاھد ہے وہی حاکم ہے۔

(۹) "عدل"

خدا وند عالم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

"﴿ انّ اللہ یا مر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ ﴾ "

"بے شک خدا وند عالم عدل اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے"

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قیامت کے روز تین لوگ حساب کے تمام ہونے تک اللہ سے زیادہ قریب ہوں گے ایک وہ شخص جو غصہ کے وقت اپنے ماتحتوں پر اپنی قدرت استعمال نہیں کرتا۔

ایک وہ شخص کہ جو دو آدمیوں کے درمیان چلتا ہے مگر یہ کہ وہ ایک جو کے برابر بھی کسی کی طرف نہیں جھکتا، اور ایک وہ کہ اگر اس کے خلاف کاروائی کی جائے تو وہ حق بات ہی کہتا ہے۔

(۱۰) "شہوت پر عقل کو غلبہ دینا"

خدا وند عالم اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃمن الذھب والفضۃولخیل المسومۃوالانعام والحرث ذلک متاع الحیاۃ الدنیا واللہ عند ھ حسن الماب قل او نبئکم بخیر من ذالکم للذ ین اتقو اعند ربھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا و ازواج مطھرۃورضوا ن من اللہ واللہ بصیر با لعباد“

”لوگوں کی نظروں میں خواہشات کی محبت زینت پا گئی ہے، جو عورتیں اولاد اور سونے چاندی کے زیورات اور دغیلے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی باڑی سے متعلق ہے۔ دنیا وی زندگی کا متاع ہے۔ اور حسن انجام خداہی کے ہاتھ میں ہے۔ تم کہہ دو کیا میں تم کو ان سے اچھی چیزوں کی خبردوں، جو ان لوگوں کیلئے ہیں کہ جنھوں نے پرہیزگاری اختیار کی، ان کے رب کے پاس ایسے باغات ہیں کہ جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان میں پاکیزہ بیویاں ہیں اور خدا کی خشنودی ہے اور خدا تمام بندوں کا نگران ہے۔“

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ:

جس نے بھی اپنی موجودہ خواہشات کی محبت کو ترک کیا اس کو ایک ایسی جگہ کی خوشخبری دیدو کہ جس کو اس نے کبھی نہیں دیکھا،

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ: مختصر سی شہوت رانی طولانی دردورنج کو جنم دیتی ہے۔

(۱۱) ”تواضع“

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ

”قیامت کے دن اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے رہنے کی جگہ مجھ سے قریب ہو تو تمہارا اخلاق بہت اچھا اور تواضع بہت بہتر ہونا چاہیے۔“

امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

آپ نے اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہوئے فرمایا ”پالنے والے محمد وآل محمد پر اپنی رحمت نازل فرما“ تو میرے درجہ کو لوگوں میں بلند نہ فرما“ مگر یہ میرے نفس میں اتنے ہی درجہ کو کم کردے۔ اور مجھے کوئی ظاہری عزت عنایت نہ فرما مگر یہ کہ اتنی ہی مقدار میں میرے نفس میں ذلت باطنی عنایت فرما۔

(۱۲) ”کھانے پینے اور دوسری چیزوں میں اعتدال قائم رکھنا“

خداوندہ عالم اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

”﴿ وکلو اواشر بو اولاتسر فوا انہ لا یحب المسر فین ﴾ “

کھا ؤ، پیو اور اسراف نہ کرو، کیونکہ اللہ اسراف کرنے والو کو دوست نہیں رکھتا“

Presented by Ziaraat.Com

امام جعفر صادق علیہ اسلام سے مروی ہے کہ:

رسول خدا ﷺ نے جمعرات کی شام کو مسجد قبا میں افطار کیا۔ پس آپ نے فرمایا: کیا کسی کے پاس پینے والی کوئی چیز ہے ؟ تو اوس بن خولی انصاری نے شہد سے بھرا ہوا پیالہ پیش کیا۔

(۱۳) "لوگوں کہ ساتھ انصاف کرنا"

اگر چہ اپنے نفس سے ہی وہ انصاف کیوں نہ ہو۔

رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"من واسی الفقیر من مالہ وانصف الناس من نفسہ فذلک المو من حقا"

جو اپنے مال سے فقیر کی مدد کرے اور لوگوں کے ساتھ اپنے نفس سے انصاف کرے وہی برحق مومن ہے۔

اسی طرح حضرت علی علیہ ا لسلام سے مروی ہے کہ:

الا نہ من ینصف الناس من نفسہ لم یزدہ اللہ الاعزا"

آگاہ ہوجاؤ جو بھی اپنے نفس سے لوگوں کے ساتھ انصاف کرے گا تو خدا وند عالم اس کی عزت کو بڑھائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ:

" سید الا عمال انصاف الناس من نفسک ومو اساۃ الاخ فی اللہ تعالی وذکر اللہ علی کل حال"

" اعمال کا سردار لوگوں کے ساتھ اپنے نفس کے ذریعہ انصاف کرنا اور بھائی کے ساتھ اللہ کی راہ میں مواسات قائم کرنا اورہر حال میں خدا کا ذکر کرناہے"

(۱۴) "عفت کو محفوظ رکھنا"

امام جعفر صادق علیہ اسلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" افضل العبادۃ عفۃ البطن والفرج"

"عبادت میں سب سے افضل پیٹ اور شرم گاہ کی عفت کو محفوظ رکھنا ہے"

(۱۵) "لوگوں کے عیوب کو دیکھ کر انسان کا اپنے عیب کی طرف متوجہ ہونا،

نبی اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"طوبی لمن شغلہ خوف اللہ عزو جل عن خوف الناس ، طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب المو منین"

" خوشی ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کے خوف کو دیکھ کر اللہ سے خوف کرتا ہے۔ خوشی ہے اس کے لئے کہ جو مومن کے عیوب کو دیکھ کر اپنے عیب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱۶) "مکارم الاخلاق سے اپنے کو آراستہ کرنا"

خداوندہ عالم نے اپنے نبی کریم کی اسطرح توصیف کی ہے۔

"﴿انک لعلی خلق عظیم﴾ "

ہم نے تم کو بلند اخلاق پر فائز کیا ہے۔

آنحضرت مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"الا اخبرکم باشبھکم لی؟ قالوا: بلی یارسول اللہ قال:احسنکم خلقاوالینکم کنفاالخ"

"کیا میں تم کو خبر دوں کہ تم میں کون مجھ سے مشابہ ہے؟

لوگوں نے کہا ہاں فرمائیے یا رسول اللہ ﷺ ۔

تو آپنے فرمایا:

تم میں سے جس کا اخلاق بہترین، متواضع اور صلہ رحمی پر مبنی ہو، اور وہ اپنے دینی بھائیوں سے بہت زیادہ محبت کرتا ہو، حق پر اسکا صبر زیادہ ہو، غصہ کو پینے والا ہو، خطاؤں سے درگذر کرنے والا ہو، غم اور خوشی میں وہ اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنے میں زیادہ سخت ہو۔ اور آپ ہی سے سوال کیا گیا کہ ایمان کے عتبار سے کون سے مومنین افضل ہیں؟

تو آپنے ارشاد فرمایا:

جس کا اخلاق سب سے بہتر ہو۔

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا:

اکثر وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے جو اللہ سے ڈریں گے اور جن کا اخلاق اچھا ہوگا۔

(۱۷) "حلم"

رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

خدا کبھی جہالت کو عزت نہیں دیگا۔ اور کبھی حلم کو ذلیل ورسوانہ کریگا۔

امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

کوئی مرد عابد نہیں ہوتا جب تک کہ وہ حلیم نہ بن جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱۸)"قرآن کا حفظ کرنا، اس پر عمل کرنا، اور اس کا پڑھنا"

خداوندعالم اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ ان الذین یتلون کتا ب اللہ واقامو ا الصلوۃ وانفقو امما رز قنا ھم سراوعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور ﴾ "

"یقینا وہ لوگ جو کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ ظاہر اور پوشیدہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ لوگ ایسی تجارت کی امید لگائے ہیں کہ جس میں کوئی گھاٹا نہیں"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اہل قرآن آدمیوں کے سب سے اونچے درجہ میں ہیں، سوائے انبیاء و مرسلین کے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

حافظ قرآن اور اس پر عمل کرنے والا (قیامت میں) خدا کے انبیاء کے ساتھ ہوگا۔

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ:

جو قرآن پڑھے اور وہ جو ان کو محفوظ کر لیا ہو تو خداوندہ عالم انبیاء کے ساتھ اس کو قرار دے گا۔ اور قیامت روز اس کی طرف سے قرآن گواہی دے گا۔ اور قرآن کے سوروں کے پڑھنے کے بارے میں خاص طور پر فضیلت وارد ہوئی ہے جو کتب احادیث میں مذکور ہیں اگر تم چاہو تو ان کی طرف رجوع کر سکتے ہو۔

(۱۹) "زیارت کرنا،

حضرت امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

امام حسین علیہ السلام نے رسول خدا ﷺ سے پوچھا، اے نانا جان! جس نے آپ کی زیارت کی اس کے لئے کیا اجر ہوگا؟

آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

"من زار نبی او زار اباک او زارک او زار اخاک کان حقا علی ان ازورہ یوم القیامۃ حتی اخلصہ من ذنوبہ"

"جس نے میری زیارت کی یا تمہارے والد یا تمہارے بھائی کی زیارت کی تو قیامت کے دن مجھ پر حق ہے کہ میں اس کی زیارت کروں اور اس کے گناہوں سے اس کو خلاصی دلاؤں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

"من زار قبر الحسین بن علی عار فا بحقہ کتب فی علیین"

"جس نے قبر حسین بن علی کی زیارت کی انکے حق کو جانتے ہوئے تو اس کا نام علیین میں لکھا جائے گا"

Presented by Ziaraat.Com

اور انھیں حضرتؑ سے مروی ہے کہ:

جس نے بھی ہم میں سے کسی کی زیارت کی تو گویا اس نے حسین کی زیارت کی

(۲۰) "دنیا سے کنارہ اختیار کرنا"

رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"ازھد فی الدنیا یحبک اللہ"

"دنیا سے زیادہ دور رہو، تاکہ اللہ تم سے محبت کرے۔" اور آپؐ نے فرمایا ! اللہ سے حیا کرنا " حیاء کا حق ادا کرنا ہے تو لوگوں نے کہا ! ہم اللہ سے حیا کریں تو آپؐ نے فرمایا : ایسا نہیں ہے۔ کہ تم گھر بناؤ اور اس میں نہ رہو اور مال کو جمع کرو اور اس کو نہ کھاؤ ۔

آپ ہی سے مروی ہے کہ :

جب اللہ کسی بندہ سے اچھائی چاہتا ہے تو اس کو دنیا میں زاہد بنا دیتا ہے اور اس کی رغبت آخرت کی طرف بڑھا دیتا ہے اور اس کے نفس کے عیوب دکھاتا ہے

اور حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

دنیا میں زھد اختیار کرنا، دین کی اخلاقی مدد ہے۔

آپ ہی سے مروی ہے کہ :

دنیا کے حسن و جمال ظاہری سے بچنا آخرت کے ثواب کی طرف رغبت کرنے کی علامت ہے :

امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

معرفت خدا اور معرفت رسول خدا ﷺ کے بعد کوئی عمل بغض دنیا سے زیادہ افضل نہیں ہے۔

روایت کی گئی ہے کہ:

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری صرف آپ سے چند سال ملاقات ہوئی ہے لہذا آپ مجھے کسی چیز کی نصیحت کریں تاکہ میں اس پر عمل کروں ۔

تو آپ نے فرمایا :

میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ سے ڈرو اور زھد و احکام دین پر عمل کرنے کی کوشش کرو اور اپنی حیثیت سے زیادہ اونچی چیز کا طمع مت کرو اور جو خداوند عالم نے اپنے رسول سے فرمایا وہ کافی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

”﴿ ولا تمدن عینیک الی ما متعنا به ازوا جا منهم زهرة الحیاة الد نیا ﴾ “

”اور کفار کے مختلف گروہ کہ جنہیں ہم نے زندگانی دنیا کی مختلف چیزوں سے نفع پہنچایا ہے تاکہ ہم ان کی آزمائش کریں تو تم ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا “

”فلا تعجبک اموا لهم واو لاد هم “

”پس تم کو ان کے اموال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں “

اگر تم پر ان کی ہیبت طاری ہو تو رسول خدا کی زندگی کو یاد کرو کہ ان کی غذا جو تھی اور ان کی شیرینی کھجور تھی اور ان کا بستر کھجور کی چھال تھا اور جب کبھی تمہارے مال، جان اور اولاد یا مصیبت نازل ہو تو تم رسول اللہ کی مصیبت یاد کرو۔

اور روایت بیان کی جاتی ہے کہ:

ایک قبر پر کھڑے ہو کر آپؑ نے فرمایا: بیشک کسی شئے کے سر انجام کے لئے اس کا شروع میں زھد اختیار کیا جائے اور اسی چیز کے آغاز میں اس کے سر انجام سے ڈرا جائے۔

(۲۱) مومن کی مدد کرنا اور اس کے غم میں شریک ہونا اور اس کو خوش کرنا اور اس کو کھانا کھلانا اور اس کی حاجت روائی کرنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

کوئی ایسا مومن نہیں ہے کہ جو اپنے آپ کسی مظلوم مومن کی مدد کرے، مگر یہ کہ اس کی یہ مدد ماہ رمضان کے روزوں اور مسجدا حرام میں اعتکاف سے افضل ہے، کوئی ایسا مومن نہیں کہ جو قدرت رکھتے ہوئے اپنے کسی بھائی کی مدد کرے مگر یہ کہ خداوندعالم اس کی دنیا و آخرت میں مدد کرے، اور کوئی مومن ایسا نہیں کہ جو اپنے برادر مومن کی آبرو ریزی کرے حالانکہ وہ اس کی مدد پر قدرت رکھتا ہو مگر یہ کہ خدا اس کو دنیا و آخرت میں رسوا کرے گا۔

انہیں حضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو مومن اپنے کسی مومن کے غم میں شریک ہو کر اس کے رنج و غم کو دور کرے تو خدا اس کے دنیا و آخرت کے ستر غموں اور اس کی پریشانیوں کو دور کرے گا۔

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ:

جو کوئی کسی مومن کی تنگ دستی میں اس کی مدد کرے اور اس کی سختی کو دور کرے تو خداوندعالم دنیا اور آخرت میں اس کی تمام حاجتوں کو آسان کردے گا۔

اور آپ ہی سے مروی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

جو شخص اپنے برادر مومن کی مدد کرتا ہے تو خدا اس کی مدد کرتا ہے۔

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ:

جس نے مومن کو خوش کیا قیامت کے دن خدا اس کو خوش کرے گا اور آپ ہی سے نقل کیا گیا ہے کہ جس نے اولیاء خدا کو اس دنیا میں خوش کیا اس نے اللہ پر احسان کیا۔

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ:

جو کسی مومن کو خوش کرے تو گویا اس نے رسول خدا کو خوش کیا۔ پس گویا یہ سلسلہ اللہ تک پہنچے گا اور اسی طرح جس نے کسی مومن کو رنجیدہ و غمگین کیا تو اس نے رسول خدا کو رنجیدہ کیا اور آپ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی بھوکے مومن کو سیر کرے خدا اس کو جنت کے پھلوں سے سیر کرے گا اور جو کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا خدا اس کو "رحیق مختوم" سے سیراب کرے گا۔ اور جو کسی مومن کو کپڑا پہنائے گا تو خدا اس کو جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا۔

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ:

اگر کوئی مسلم کسی مسلم کی حاجت روائی کرے گا تو اللہ اس کو آواز دے گا مجھ پر تیرا ثواب ہے اور میں تیرے لئے جنت کے بغیر راضی نہیں ہوں گا۔

(۲۲) "ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ کرنا"

روایت بیان کی گئی ہے کہ:

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا:

اپنے نفس کا حساب کر لو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب کیا جائے۔ اس لئے کہ تمہارا حساب کرنا کل کے حساب سے زیادہ آسان ہے۔ اور اپنے نفس کو جانچ اور پرکھ لو اس سے پہلے کہ وہ جانچا اور پرکھا جائے اور قیامت کبریٰ کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کر لو خدا پر کوئی پوشیدہ سے پوشیدہ چیز بھی مخفی نہیں ہے۔

آپؐ ہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اے ابوذر! کسی مرد کو یقین حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ خود اپنے نفس کا حساب نہ کر لے کیونکہ نفس کا حساب کرنا اپنے کسی شریک کے حساب سے زیادہ سخت ہے، پس اس چیز کو جان لینا چاہیے، کہ اس کو کہاں سے کھانے پینے کی چیزیں ملتی ہیں اور کہاں سے پہننے کے کپڑے ملتے ہیں، حلال ہے یا حرام۔

Presented by Ziaraat.Com

اے ابوذر! جو شخص یہ پرواہ نہیں کرتا کہ یہ مال کہاں سے آیا تو اللہ بھی اس پر توجہ نہیں دے گا کہ جہنم میں اس کو کس جگہ سے داخل کرے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اے فرزند آدم! خیر تجھ سے اس وقت تک جدا نہیں ہوگا جب تک کہ تیرے نفس کا کوئی واعظ ہو اور جب تک تیرا محاسبہ نفس ہوتا رہے۔ اے فرزند آدم! تو میت ہے تو اٹھایا جائے گا اور اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا لہٰذا آج سے جواب دہی کے لئے آمادہ ہوجا۔

(۲۳) "امور مسلمین کو اہمیت دینا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ:

" من اصبح ولا یھتم با مور المسلمین فلیس بمسلم "

"جس نے ایسے حال میں صبح کی کہ امور مسلمین (مسلمانوں کے حالات) کے سلسلہ میں کوئی اہتمام نہ کیا تو وہ مسلمان نہیں ہے۔

آپ ہی سے مروی ہے:

"من اصبح لا یھتم با مور المسلمین فلیس منھم ومن سمع رجلا ینا دی یا للمسلمین فلم یجبه فلیس بمسلم"

"جس نے ایسے حال میں صبح کی کہ مسلمانوں کے حالات کے بارے میں کوئی اہتمام نہیں کیا تو ان میں سے نہیں ہے اور اگر کسی مرد کو ندا دیتے ہوئے سنے یا للمسلمین" (اے مسلمانو! مدد کرو) اور اس کی ندا پر جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے:

" ان المومن لترد علیه الحاجة لا خیه، فلا تکو ن عنده یھتم بھا قلبه فید خله اللہ تبارک وتعالی بھمه الجنة"

(۲۴) " سخاوت وکرم اور ایثار"

خداوند عالم اپنی کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"ویو ثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصا صه"

" اور اگرچہ ان کو اس چیز کی ضرورت ہوتی ہے مگر وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور رسول اسلام ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

خداوند عالم نے اپنے اولیاء کو سختی اور اخلاق میں قرار دیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ:

مغفرت کے اسباب میں سے کھانا کھلانا اور سلام کرنا اور اچھا کلام کرنا ہے آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: "سخی کے گناہ سے چشم پوشی کرو کیونکہ جب بھی اس سے لغزش ہوتی ہے تو خدا اس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ:

" الجنة دار الا سخياء"

"جنت سخیوں کا گھر ہے"

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ:

لوگوں میں ایمان کے لحاظ سے وہ لوگ افضل ہیں کہ جن کا ہاتھ زیادہ سخی والا ہو۔

(۲۵) "اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا"

رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" الكاد على عيا له كا لمجا هد فى سبيل الله "

" اپنے اہل وعیال کے لئے (رزق) تلاش کرنے والا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

آپ ہی سے مروی ہے کہ:

جو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ صدقہ ہے۔

آپ ہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

تم نے اپنے بچوں پر ایک دینار خرچ کیا اور خدا کی راہ میں ایک دینار خرچ کیا یا کسی غلام کی آزادی میں ایک دینار خرچ کیا یا کسی مسکین کو ایک دینار صدقہ دیا ان دیناروں میں سب سے زیادہ ثواب اس دینار کا ہے جو اپنے بچوں پر خرچ کیا ہے۔

(۲۶) "گناہوں سے توبہ کرنا چاہیے"

چھوٹے ہوں یا بڑے (گناہ صغیرہ یا کبیرہ) اور ان پر نادم ہونا"

خداوندہ عالم اپنی کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ يا ايها الذين آمنو اتو بوا الى الله تو بةً نصوحاً عسى ربكم ان يكفرعنكم سيئا تكم ويد خلكم جنات تجرى من تحتها الا نهار ﴾ "

Presented by Ziaraat.Com

اے ایمان لانے والو! خدا سے پر خلوص توبہ کرو، عنقریب تمہارا پروردگار تمہاری برائیوں کا کفارہ قرار دے گا اور تم کو ایسی جنت میں داخل کرے گا کہ جس کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔

اور خداوندعالم فرماتا ہے کہ:

"﴿ وتو بو الی اللہ جمیعا ایھا المو منون لعلکم تفلحون ﴾"

اے مومنین تم سب اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ

خداوندعالم نے فرمایا:

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطهرین

"اللہ توبہ کرنے والوں اور طہارت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور فرماتا ہے کہ:

"﴿ وھو الذی یقبل التو بۃ عن عبادہ ویعفوعن السیئا ت ویعلم ما تفعلون ﴾"

اور وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی برائیاں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔

خداوندعالم قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:

"﴿ قل یا عبادی الذی اسرفواعلی انفسھم لاتقنطوامن رحمۃاللہ ان اللہ یغفرالذ نوب جمیعاً انه ھوالغفورالرحیم ﴾"

"تم کہہ دو اے میرے بندو! کہ جنھوں نے اپنی ذات پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا یقینا اللہ تمہارے سب گناہ معاف کردے گا وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے محمد بن مسلم سے فرمایا:

جب مومن گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں پس مومن کو چاہیے کہ اپنی توبہ اور مغفرت کے بعد عمل صالح بجا لائے پس توبہ کا دروازہ مومن کیلئے کھلا ہے۔

میں نے آپ سے عرض کیا:

اگر اس نے دوبارہ گناہ کیا پھر توبہ اور اللہ سے استغفار کی؟

تو آپ نے فرمایا! جب بھی مومن توبہ اور استغفار کا اعادہ کرے گا تو اللہ بھی اس کی مغفرت کا اعادہ کریگا۔

آپ ہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کے جیسے اس نے گناہ ہی نہ کیا ہو اور توبہ کے بعد پھر گناہ کرنا توبہ واستغفار کا مذاق اڑانے کے مانند ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جو گناہ کرے اور پھر اس پر نادم ہو مگر یہ کہ خدا اس کے استغفار کرنے سے پہلے بخش دیتا ہے۔

انھیں حضرت سے مروی ہے کہ:

جب کوئی اللہ کا مومن بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ سے ایسا ہی خوش ہوتا ہے کہ جیسے تم اپنی کسی کھوئی ہوئی چیز کو پا کر خوش ہو جاتے ہو۔

اور اس کے علاوہ اور بھی معروف (اچھائیاں) کہ جو کتب فقہ اور حدیث میں درج ہیں اگر تم مزید چاہو تو ان کی طرف راجوع کر سکتے ہو۔

میں نے اپنے والد سے عرض کیا: یہ تعداد جن کی طرف آپنے اشارہ کیا معروف تھے لیکن منکرات کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہیں؟

تو انہوں نے کہا: جو منکر شمار کئے جاتے ہیں وہ بہت ہیں ان میں سے بعض میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں لیکن اسی پہلی شرط کے ساتھ۔

میں نے کہا: آپ کا مقصد وہی ہے جو میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ منکرات سے بچنا اور دوسروں کو آگاہ کرنا؟

تو انھوں نے کہا: ہاں۔

میں نے کہا میں اس کا وعدہ کرتا ہوں۔

انھوں نے فرمایا کہ: منکرات میں سے بعض کو میں تم سے بیان کرتا ہوں اور میرے والد نے پہلے کی طرح ان کو بھی اپنے حافظہ کی مدد سے گنوانا شروع کیا۔

(۱) "ظلم کرنا"

خداوندعالم اپنی کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ﴾"

اور عنقریب جن لوگوں نے ظلم کیا تھا جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ بدلتے ہیں:

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"اعظم الخطایا اقطاع مال امرء مسلم بغیر حق"

کسی مسلمان کے مال کو ناحق چھین لینا سب سے بڑی خطا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جب امام زین العابدین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور پھر فرمایا: اے فرزند! میں تم کو وہی وصیت کرتا ہوں جو میرے والد نے وفات کے وقت مجھ سے وصیت کی تھی اور وہ وہی وصیت تھی جو ان کے بزرگوں نے ان سے کی تھی، فرمایا:

"یابنی ایاک وظلم من لا یجد علیک ناصر اًالّاالله"

اے فرزند! تم ایسے شخص پر ظلم کرنے سے بچو کہ جو تم سے بچاؤ کے لئے اللہ کے علاوہ کسی کو مددگار نہیں رکھتا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"من ظلم مظلمۃ اخذ بھا فی نفسہ اوفی مالہ اوفی ولدہ"

جو کوئی بے جا ظلم کرے تو اس کا بدلہ اس کی جان یا مال یا اولاد سے لیا جائے گا۔

(۲) "ظالم کی مدد کرنا اور اس پر راضی رہنا"

نبی کریم سے مروی ہے کہ:

"من مشی الی ظالم لیعینه وهو یعلم انه ظالم فقد خرج من الا سلام"

جو ظالم کی مدد کے لئے نکلا وہ جان لے کہ وہ خود ظالم ہے پس وہ اسلام سے خارج ہوگیا،

اور آنحضرت سے مروی ہے کہ:

"شر الناس من باع آخر ته بد نیاه وشر منه من باع آخر ته بدنیا غیره"

لوگوں میں سب سے زیادہ برا وہ ہے جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے بیچ دے اور اس سے زیادہ برا وہ شخص ہے جو دوسروں کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت بیچ دے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ظلم کرنے والا، اس کی مدد کرنے والا، اور اس کے فعل پر راضی رہنے والا تینوں ظلم میں شریک ہیں۔

اور آپ ہی سے مروی ہے:

جو کسی ظالم کے ظلم کے عذر کو بیان کرے تو خداوند عالم اس پر ایسے شخص کو مسلط کردے، جو اس پر ظلم کرے پس وہ اگر دعا کرے گا تو اس کی دعا مستجاب نہ ہوگی۔ آپ نے اصحاب کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کسی مظلوم مسلمان کے خلاف مدد

Presented by Ziaraat.Com

کرنے سے بچو، کیونکہ وہ تمہارے خلاف دعا کرے گا تو تمہارے بارے میں اس کی دعا مستجاب ہوگی۔ کیونکہ ہمارے جد رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یقینا مظلوم مسلمان کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

انھیں حضرت سے مروی ہے:

جس نے بھی کسی مومن کے قتل پر آدھے کلمے سے مدد کی تو قیامت کے روز اس کی آنکھوں کے سامنے ایک تحریر آئے گی " آیس من رحمتہ اللہ" اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجا۔ آپ ہی سے مروی ہے کہ:

قیامت کے دن ایک شخص دوسرے شخص کے پاس آئے گا جو اپنے خون میں لت پت ہوگا اور کہے گا۔ اے اللہ! کے بندے تیرا مجھ سے کیا واسطہ ہے؟ تو وہ کہے گا فلاں روز تونے میری (ایسی، ایسی) ایک کلمہ سے مدد کی تھی پس تجھے قتل کر دیا جائے گا۔

(۳) "انسان کا اتنا شریر ہونا کہ جس کے شر سے لوگ بچتے ہوں"

رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا:

"شر الناس عنداللہ یوم القیامتہ الذین یکر مون اتقاء شر ھم"

روز قیامت اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ شریر وہ لوگ ہونگے کہ جن کے شر سے بچنے کی بنا پر لوگ ان کا اکرام کرتے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"من ابغض خلق اللہ عبدا اتقی الناس لسانہ"

اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے کہ جسکی زبان سے لوگ ڈرتے ہوں۔

(۴) "قطع رحم کرنا"

خداوند عالم کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ فھل عسیتم ان تو لیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم ﴾"

پھر کیا یہ قریب ہے کہ اگر تم حاکم ہوجاؤ تو تم زمین پر فساد کرو اور قطع رحمی کرو۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"فی کتاب علی علیہ السلام ثلاث خصال لا یموت صاحبھن ابدا حتی یری وبالھن البغی و قطیعۃ الرحم والیمین الکاذ بہ یبارزاللہ بھا"

حضرت امام علی علیہ السلام کی کتاب میں تحریر ہے کہ:

Presented by Ziaraat.Com

تین خصلت والے انسان کبھی نہیں مریں گے، جب تک کہ وہ اپنے سخت عذاب کو دیکھ نہ لیں۔ زانی، قطع رحم اور جھوٹی قسمیں کھانے والا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

خشعم (ایک قبیلہ کا نام) کا ایک شخص رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے بتائیے کہ اسلام میں سب سے افضل چیز کیا ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا:

اللہ پر ایمان رکھنا،

پھر اس نے کہا:

پھر کیا افضل ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا:

صلہ رحم،

پھر اس نے کہا پھر کیا افضل ہے؟

آپ نے فرمایا:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔

تو امام علیہ لسلام نے فرمایا:

پس اس مرد نے رسول سے عرض کیا مجھے بتائیے وہ کون سے اعمال ہیں کہ جن سے اللہ بہت زیادہ بغض رکھتا ہے آپ نے فر مایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا پھر اس نے کہا اس کے بعد کیا ہے؟ آپنے فرمایا قطعہ رحم کرنا۔ اس نے عرض کیا پھر کیا ہے تو آپنے فرمایا: برائی کا حکم کرنا اور نیکی سے روکنا۔

(۵) "غصہ کرنا"

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

مرد جب غصہ میں ہوتا ہے تو وہ کبھی راضی نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جہنم مین داخل ہوجائے پس جب وہ کسی قوم پر غصے ہوتو وہ فورا بیٹھ جائے اس لئے کہ اس طرح رجس شیطان دور ہوتا ہے اور جب وہ کسی رشتہ دار، عزیزپر غصہ ہوتو فوراً اس کے نزدیک جائے اور اسکو مس کرے، کیونکہ اپنے کسی عزیز کو مس کرنا سکون بخش ہوتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"الغضب مفتاح کل شر"

غصہ ہر شر کی کنجی ہے۔

(۶) "غرور اور تکبر کرنا"

خداوندعالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

"﴿ ادخلو ! ابواب جهنم خالدين فيها فبئس مثوى المتكبر ين ﴾ "

تم ہمیشہ رہنے کے لئے جہنم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ پس تکبر کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانہ ہے۔

خداوندعالم فرماتا ہے:

"﴿ ولا تصعر خدک للناس ولاتمشی فی الا رض مرحاان الله لايحب کل مختال فخور ﴾ "

اور لوگوں کے دکھانے کے لئے گال منھ نہ پھلاؤ اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو بیشك خدا کسی گھمنڈ کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اکثر اهل جهنم المتكبرون"

اہل جہنم زیادہ تر متکبر ہیں۔

آپ سے مروی ہے کہ:

"من مشى على الارض اختيا لالعنته الارض ومن تحتها ومن فوقها"

جوکوئی زمین پر اکڑ کر چلتا ہے، زمین اس پر لعنت کرتی ہے اپنے نیچے اور اوپر سے اور آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ:

"من تعظم فى نفسه اختال فى مشيته لقى الله وهو عليه غضبان"

جو اپنے نفس کا احترام کرائے اور چلنے میں اکڑائے، خدا اس سے بہت غضب کی حالت میں ملاقات کرے گا۔

اور امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

جس میں ذرہ برابر تکبر پایا جائے وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"الجبارو ن ا بعد الناس من الله يوم القيامته"

جبر و تکبر کرنے والے انسان قیامت کے دن رحمت سے بہت دور ہونگے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۷) "ناحق یتیم کا مال کھانا"

خداوند عالم اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ ان الذین یاکلو ن اموال الیتامی ظلماً انما یا کلون فی بطونھم ناراًوسیصلون سعیرًا ﴾ "

بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے ہیں اور وہ عنقریب دہکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

(۸) "جھوٹی قسمیں کھانا"

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب سے روایت بیان کی ہے:

"ان الیمین الکاذبة وقطیعه الرحم تذران الدیار بلا قع من اھلھا"

اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"من حلف علی یمین وھو یعلم انه کاذب فقد بارذ اللہ عزوجل"

جس نے بھی قسم کھائی اور وہ جانتا ہو کہ یہ قسم جھوٹی ہے پس وہ یقینا اللہ عزوجل سے جنگ کرنے والا ہے۔

(۹) "جھوٹی گواہی دینا"

خداوند عالم اپنی کتاب کریم میں متقین کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ والذین لا یشھدون الزور و اذا مرو ا باللغو مرو اکراما ﴾ "

اور جو لوگ خدا کے خاص بندے ہیں جب ان کا گزر بیہودہ چیز کی طرف سے ہوتا ہے تو وہ بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ:

"مامن رجل شھد شھادۃ زور علی مال رجل لیقطعه الا کتب اللہ عزو جل له مکانا ضنکا الی النار"

جو شخص دوسرے کے مال پر جھوٹی گواہی دے تاکہ وہ اس سے لے لیا جائے تو خداوند عالم اس کو جہنم میں ایک تنگ مکان میں ڈال دے گا۔

(۱۰) "مکر اور دھوکا بازی"

Presented by Ziaraat.Com

کتاب قرآن کریم میں خدا وند عالم فرماتا ہے:

"﴿ سیصیب الذین اجر مو اصغار عنداللہ وعذاب شدید بما کانوا یمکرون ﴾ "

عنقریب جو لوگ گناہ کیا کرتے ہیں ان کو خدا کی طرف سے ذلت پہنچے گی اور مکر کرنے کی بنا پر ان کو سخت عذاب میں بتلا کیا جائے گا۔

رسول خدا سے مروی ہے کہ:

"لیس منا من ماکرمسلما"

"جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے"

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"لولا ان المکر و الخد یعتہ فی النار لکنت امکر العرب"

اگر مکار اور دھوکہ باز جہنمی نہ ہوتے تو عربوں میں، میں سب سے زیادہ مکار ہوتا۔

(۱۱) "مومن کو حقیر اور فقیر کو گرا ہوا سمجھنا"

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"لا تحقروامو منا فقیرافان من حقر مو منا و استخف بہ حقرہ اللہ تعالی ولم یزل ماقتالہ حتی یرجع عن تحقیرہ اویتوب"

کسی مومن فقیر کو حقیر نہ سمجھو۔ پس جس نے کسی مومن کو حقیر اور گرا ہوا سمجھا تو خدا وند عالم بھی اس کو حقیر سمجھے گا اور اللہ کی دشمنی اس وقت ختم ہوگی جب وہ اس مومن کو حقیر سمجھنا چھوڑ دے یا توبہ کرلے۔

(۲۱) "حسد کرنا"

خدا وندعالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ ومن شر حاسداذاحسد ﴾ "

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

Presented by Ziaraat.Com

حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے کہ جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

انھیں حضرت سے مروی ہے کہ:

"ان الموٴ من یغبط ولا یحسد و المنا فق یحسد ولا یغبط"

مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہیں کرتا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بھی مروی ہے کہ:

"اصول الکفر ثلاثة ، الحرص والاستکبار والحسد"

اصول کفر تین ہیں، حرص، تکبر اور حسد کرنا۔

(۱۳) "غیبت کرنا اور اس کا سننا"

خدا وند عالم کتاب کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

"﴿ ولا تجسسو اولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احد کم ان یاکل لحم اخیه میتا فکر هتموه ﴾"

اور کسی کے حالات کی تفتیش نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے پس اس کو تم برا سمجھو گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

الغیبته حرام علی کل مسلم و انها لتا کل الحسنات کما تا کل النار الحطب"

غیبت ہر مسلمان پر حرام ہے کیونکہ غیبت نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے۔

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے مروی ہے کہ:

غیبت کے سلسلے میں منعقد ہونے والی نشست دین کی خرابی ہوتی ہے۔پس اپنے کانوں کو غیبت کے سننے سے محفوظ رکھو، کیونکہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

جب کسی کے سامنے اس کے برادر مومن کی کوئی غیبت کرے اور وہ اس کی مدد نہ کرے اور اس کی طرف سے وفاع نہ کرے جب کہ وہ اس کی مدد ونصرت پر قادر بھی ہو تو خدا وند عالم دنیا وآخرت میں اس کو حقیر و ذلیل کریگا۔

(۱۴) "دنیا کی حرص اور مال سے محبت کرنا"

Presented by Ziaraat.Com

خدا وندعالم اپنی کتاب کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

”﴿ یاایھا الذین آمنو الاتلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکراللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون ﴾ “

اے ایمان والو تم کو تمہارے اموال اور اولاد ذکر خدا سے غافل نہ کردیں ۔ اور جو بھی ایسا کرے گا وہی تو نقصان اٹھانے والا ہے۔

خدا وند عالم فرماتا ہے:

”﴿ واعلموا انما امو الکم واولادکم فتنة ﴾ “

”اور جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ کے علاوہ کچھ نہیں ہیں“

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ:

جس نے ایسے حال میں صبح کی کہ جس کی نظر میں دنیا کی اہمیت زیادہ ہو تو اللہ کی طرف سے کسی چیز میں اس کا حصہ نہیں ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میرے بعد تمہارے پاس دنیا اس حالت میں آئے گی کہ وہ تمہارے ایمان کو اس طرح کھا جائے گی کہ جس طرح آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے۔

آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

دنیا اپنے چاہنے والوں کو دعوت دے گی پس جس نے بھی اپنی ضرورت سے زیادہ اٹھایا پس یقینا اس نے اپنی موت کو بلایا حالا نکہ وہ اس کا شعور نہیں رکھتا۔

آپ ہی سے مروی ہے کہ:

بیشک دینار اور درہم نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کردیا اور اب تم کو ہلاک کریں گے۔

آپ نے فرمایا:

”من احب دنیاہ اضر باخرتہ“

جس نے دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا۔

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

میں نے تمام خیر کو طمع کے قطع کرنے میں دیکھا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

وہ برا انسان ہے کہ جو طمع کرتا ہو، اور طمع اس کو اپنی طرف کھینچتی ہو، اور وہ برا انسان ہے کہ جو دنیا سے رغبت رکھتا ہو، اور وہ اس کو ذلیل کرتی ہو۔۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"حب الدنیا راس کل خطیئته"

ہر غلطی اور خطا کا سرچشمہ دنیا کی محبت ہے۔

(۱۵) "تہمت لگانا، برا بھلا کہنا، بدزبانی اور گالیاں دینا"

رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ:

اے عائشہ! اگر فحش (گالی) کی کوئی مثال ہو سکتی ہے تو وہ بری مثال ہوگی۔

آپ ہی سے مروی ہے کہ:

اللہ برا بکنے والے اور سائل کے بار بار مانگنے سے بغض رکھتا ہے۔

آنحضرتؐ سے مروی ہے: "مومن کو گالی دینا فسق ہے جیسے اس کا قتل کرنا کفر ہے اس کی غیبت کرنا گناہ، اور اسکا مال کھانا ایسا ہی حرام ہے جیسے اس کا خون پینا"

عمرو بن نعمان جعفی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک ایسا دوست تھا کہ جو آپ سے کبھی جدا نہ ہوتا تھا تو اس نے اپنے غلام کو اس طرح پکارا (اے بدکار عورت کے بیٹے تو کہاں ہے؟) پس امام علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کو بلند فرما کر اسکی پیشانی پر مارا اس کے بعد فرمایا تو نے اس کی ماں پر جھوٹی تہمت لگائی ہے! میں تجھ کو پرہیزگار آدمی خیال کرتا تھا لیکن تو پرہیزگار نہیں ہے۔ اس نے کہا آپ پر فدا ہوجاؤں اس کی ماں سندھی اور مشرک عورت ہے۔

تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

کیا تو نہیں جانتا کہ ہر قوم کا (اپنے اپنے طریقہ سے) نکاح ہے تو مجھ سے جدا ہوجا۔ (راوی کہتا ہے) میں نے ان کو پھر ایک ساتھ نہ دیکھا یہاں تک کہ موت نے ان دونو کے درمیان جدائی پیدا کردی۔

(۱۶) والدین کا عاق کرنا"

خداوندعالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

”﴿ وقضی ربک الاتعبدوالا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلا ھما فلا تقل لھما اف ولا تنھر ھما وقل لھما قولا کریماً ﴾“

اور تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور ماں، باپ کے ساتھ نیکی کرتے رہنا۔ اگر ان دونوں میں کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو انکے سامنے اف بھی نہ کرنا اور ان کو نہ جھڑکنا اور ان سے اچھی باتیں کرنا۔

رسول اسلام ﷺ سے مروی ہے کہ:

”ایا کم وعقوق الوالدین“

”بچو تم ایسی حالت سے کہ تمہارے والدین تم کو عاق کردیں۔

اور آنحضرتؐ ہی سے مروی ہے:

من اصبح مسخطا لابو یه یصبح له بابان مفتو حان الی النار“

جس نے ایسی حالت میں صبح کی کہ اس کے والدین اس سے ناراض ہوں تو اس کے لئے جہنم کی طرف دو دروازے کھل جاتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

کہ ایک دن میرے والد نے ایک شخص کو دیکھا، وہ اپنے بیٹے کے ساتھ جارہا تھا اور بیٹا اپنے باپ کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے تھا۔

امام نے فرمایا:

میرے والد نے اس سے مرتے دم تک قطع کلام کیا (یعنی اس سے بات نہ کی) اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے ماں باپ کی طرف دشمنی سے نگاہ کرے گا، حالانکہ وہ دونوں اس کے حق میں ظالم ہوں تو خدا اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔

انھیں سے مروی ہے کہ:

اگر لفظ ”اف“ سے بھی کوئی نیچی چیز ہوتی تو خداوند عالم اس سے منع کرتا اور وہ ”اف“ ادنی چیز ہے جو عاق والدین میں سے ہے اور عاق ہونے میں شمار ہوتا ہے وہ شخص جو اپنے والدین کی طرف نگاہ کرے اور ان پر اپنی نگاہ کو جمالے (یعنی انکی طرف دیکھ کر فوراً نگاہوں کو نیچی کرلو)۔

(۱۷) جھوٹ بولنا

Presented by Ziaraat.Com

”خدا وند عالم اپنی کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

”﴿ انما یفتری الکذب الذین لا یومنون ﴾ “

جو جھوٹی تہمت لگاتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں۔

”﴿ فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم الی یوم یلقونہ بما اخلفو اللہ ما وعدوہ وبما کانو ایکذ بون ﴾ “

پس خدا وند عالم نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے نفاق پیدا کر دیا جس دن وہ خود اس سے ملاقات کریں گے کیونکہ انہوں نے جو وعدہ خدا سے کیا تھا اس کے خلاف کیا اور وہ جھوٹ بولا کرتے تھے

رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ:

سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے کسی ایسے بھائی کے بارے میں بات کرو کہ وہ تمہارے بارے میں جو کچھ کہتا ہے صحیح کہتا ہے اور تم اس کے بارے میں جو کچھ کہتے ہو جھوٹ کہتے ہو۔

آپ ہی سے مروی ہے:

الکذب ینقص الرزق “

جھوٹ بولنا رزق کو کم کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

کوئی بندہ ایمان کا مزہ نہیں پائے گا جب تک کہ وہ جھوٹ کو ترک نہ کردے۔ چاہے وہ جھوٹ مذاق میں ہو یا مذاق میں نہ ہو۔

امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

جھوٹ سے بچو چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مذاق میں ہو یا مذاق میں نہ ہو اس لئے کہ اگر کوئی شخص چھوٹا جھوٹ بولے گا تو وہ بڑا جھوٹ بولنے پر جری ہو جائے گا۔

امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”جعلت الخبائث کلھا فی بیت وجعل مفتا حھا الکذب“

تمام خباثث (برائیوں) کو ایک گھر میں قرار دیا گیا ہے اور اس کی کنجی جھوٹ بولنا ہے۔

(۱۸) ”وعدہ خلافی کرنا“

خدا وند عالم اپنی کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

”﴿ فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللہ ماوعدوہ ﴾ “

Presented by Ziaraat.Com

خدا نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے نفاق پیدا کردیا کہ جس دن وہ خود اس سے ملاقات کریں گے کیونکہ انھوں نے جو وعدہ خدا سے کیا تھا اس کے خلاف کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"من کان یومن باالله وبالیوم الا خر فلیف اذاوعد"

جو بھی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے وعدہ کو پورا کرے۔

آنحضرت سے مروی ہے کہ:

جس شخص میں چار چیزیں ہوں گی وہ منافق ہوگا اور جس میں یہ چار چیزیں نہ ہوں گی وہ نفاق سے بری ہوگا۔

وہ چار چیزیں یہ ہیں۔

"اذا حدث کذب واذا وعدا خلف و اذا عاهد غدر واذا خاصم فجر"

وہ جب بات کرے تو جھوٹ کہے ،جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے،جب عہد کرے تو غداری کرے جب جھگڑا کرے تو دشمن ہوجائے۔

(۱۹) گناہ پر اصرار کرنا اور اس کو ترک نہ کرنا اور اس پر نادم نہ ہونا۔

خداوندعالم اپنی کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ والذین اذا فعلو افا حشة اوظلموا انفسهم ذکرو الله فاستغفرو الذنو بهم ومن یغفر الذنوب الا الله ولم یصر واعلی ما فعلواوهم یعلمون اولئک جزاؤ هم مغفرةمن ربهم وجنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ونعم اجر العا ملین ﴾"

اور جو لوگ بدی کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں تو وہ خدا کو یاد کرکے اپنی گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور سوائے خدا کے کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے اور جو کچھ وہ کر چکے ہیں اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے ان کی جزاء ان کے پروردگار کی طرف سے ان کی بخشش ہے۔اور ایسے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ:

"ان من جملة علامات الشقاء الاصرار علی الذنب"

شقاوت کی جملہ علامات میں سے ایک علامت گناہ پر اصرار کرنا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"اعظم الذنوب ذنب اصر علیه صاحبه"

گناہوں میں سب سے عظیم وہ گناہ ہے جس کا کرنے والا اس پر اصرار کرے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"لاواللہ لایقبل اللہ شیئاً من طا عته مع الا صرار علی شئیٍ من معاصیه"

خدا کی قسم خدا اپنی اطاعت کو اس بندے سے قبول نہ کرے گا کہ جو اس کی نافرمانیوں سے کسی نافرمانی پر اصرار کرتا ہو۔

(۲۰) "غذا کا احتکار کرنا (ذخیرہ اندوزی) اس نیت کے ساتھ کہ اس کی قیمت زیادہ ہوگی"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ:

"ایما رجل اشتری طعا ما فحبسه ار بعین صبا حا یرید به غلاء المسلمین ثم باعه فتصدق بثمنه لم یکن کفارة بما صنع"

کوئی شخص غذا کا سامان خریدے اور اس کو چالس دن ذخیرہ کرکے رکھے اور مقصد یہ ہو کہ یہ مسلمانوں میں کم ہوجائے تاکہ مہنگا بیچے پھر اگر اس کی قیمت صدقہ میں دے دے تو بھی اس کا کفارہ نہ ہوگا کہ جو اس نے کیا۔

نبیؐ سے مروی ہے کہ:

"من احتکرفوق اربعین یوما حرم اللہ علیه ریح الجنّة"

جو بھی چالیس دن سے زیادہ احتکار (ذخیرہ اندوزی) کریگا خداوند عالم اس پر جنت کی بو کو حرام کردے گا۔

انھیں حضرتؐ سے مروی ہے:

جو بھی چالیس دن اس انتظار میں غذا کو ذخیرہ کرے گا کہ وہ مسلمانوں میں کم ہوجائے تو خدا اس سے بری ہے۔

(۲۱) "دھوکہ بازی کرنا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ:

"من غش مسلماً فی شراء اوبیع فلیس منا"

جو خرید و فروخت میں کسی مسلمان کے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آپ نے فرمایا:

”الا ومن غشنا فلیس منا“

جو بھی ہمکو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے اور اس کو تین مرتبہ فرمایا کہ:

”ومن غش اخاہ المسلم ، نزع اللہ برکۃ رزقہ و افسد علیہ معیشتہ ووکلہ الی نفسہ“

جو بھی کسی مسلمان بھائی کے ساتھ دھوکہ کرے خدا اس کے رزق سے برکت اٹھالیتا ہے اور اس کی معیشت کو فاسد کردیتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرنایا!

نبی مدینہ کے بازار میں ایک غلہ فروش کے پاس سے گزرے ،آپ نے اس غلہ فروش سے فرمایا: میں تیرے اناج کو نہیں دیکھتا مگر صاف اور اچھا۔آپ نے اس کی قیمت معلوم کی پس اتنے میں وحی نازل ہوئی کہ وہ اپنا ہاتھ اناج کے اندر کریں تو آپ نے ایسا ہی کیا تو اس کے نیچے سے خراب اناج نکلا تو آپ نے اس کے مالک سے فرمایا میں تجھ کو نہیں دیکھتا مگر یہ کہ تو نے مسلمانوں کے لئے خیانت اور غش (دھوکہ) کو جمع کرلیا ہے۔

(۲۲) ”اسراف وتبذیر“

اور مال کا تلف کرنا چاہے کم ہی کیوں نہ ہو اور اس مال میں کفایت سے کام نہ لینا۔

خداوندے عالم فرماتا ہے:

”﴿ وکلو اوشربو اولاتسر فو اانہ لا یحب المسر فین ﴾“

کھاؤ ،پیو ،اور اسراف نہ کرو اس لئے کہ وہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

”وان المسرفین ھم اصحاب النار“

اسراف کرنے والے جہنمی ہیں۔

”﴿ ان المبذرین کانو ا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا ﴾“

بیشک بے جاخرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا سب سے بڑا منکر ہے۔

امیرالمومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

”ان اللہ اذا اراد بعبد خیراً ،الھمہ الا قتصاد وحسن التدبیروجنبہ سوء التدبیر، والاسراف“

Presented by Ziaraat.Com

بیشك اللہ جب کسی بندے سے خیر چاہتا ہے تو اس کو اقتصاد اور بہترین تدبر الہام کرتا ہے اور بری تدبیر اور اسراف سے بچاتا ہے۔

اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اس کو کرامت عطا کی کہ جس نے بخشش کی اور اس سے ہاتھ روك لیا جس نے بخشش کے سلسلہ میں سستی کی؟ اور جان لو کہ مال، اللہ کا مال ہے اس نے لوگوں کے پاس امانت رکھا ہے اور ان کے لئے جائز قرار دیا ہے کہ وہ اس میں میانہ روی اختیار کرتے ہوئے کھائیں پیئیں اور نکاح کریں اور اس کے علاوہ جو بچے وہ فقراء کو تقسیم کریں اور اس مال کے ذریعہ فقراء کی پراگندگی کو جمع کریں پس جو بھی ایسا کرے گا تو وہ حلال کھائے گا، حلال پئے گا، حلال نکاح کرے گا۔ اور اس کے علاوہ اس پر حرام ہے: پھر آپ نے فرمایا:

"لاتسر فواان اللہ لا یحب المسر فین"

اسراف نہ کرو، خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اور آپ ہی سے مروی ہے کہ:

میانہ روی ایک ایسا امر ہے جو خدا کو پسند ہے اور اسراف اس کو ناپسند ہے یہاں تک کہ تمہارے کھجور کی گٹھلی کا پھینکنا اگر وہ کسی چیز کے کام آتی ہے اور تمہارا وہ پانی جو زیادہ ہے اس کا پھینکنا اس کو پسند نہیں ہے۔

(۲۳) "واجبات میں سے کسی واجب کا ترک کرنا"

جیسے نماز روزہ یا ان دونوں کے علاوہ دوسرے واجبات میں سے کسی واجب کا ترک کرنا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

"من ترک الصلوة متعمداً فقد بری من ذمة اللہ وذمة رسولہ"

جس نے بھی نماز کو عمداً ترک کیا تو اس سے اللہ اور اس کا رسول بری الذمہ ہیں۔

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"ولا ینظر اللہ الی عبدہ ولا یزکیہ لو ترک فریضة من فرائض اللہ اوار تکب کبیرة من الکبائر"

خدا اس بندے کی طرف نہیں دیکھے گا اور نہ اس کی اصلاح کرے گا جو واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرتا ہے یا گناہ کبیرہ میں سے کسی کا مرتکب ہوتا ہے۔

آپ ہی سے مروی ہے:

Presented by Ziaraat.Com

"ان الله امره بامر وا مره ابلیس بامر ، فترک ماامر الله عزو جل به وصار الی ما امر به ابلیس فهذ ا مع ابلیس فی الدرک السابع من النار"

اللہ نے اپنے (بندہ) کوکسی چیز کا حکم کیا اور ابلیس نے کسی چیز کا اس کو حکم دیا۔ اس نے اللہ کے حکم کو ترک کردیا اور ابلیس کا حکم بجالایا پس وہ ابلیس کے ساتھ جہنم کے ساتویں درجہ میں ہوگا۔ اور اس کے علاوہ بھی منکرات ہیں، کہ جن کے ذکر کا محل یہاں نہیں ہے پس اگر تم چاہو تو حدیث اور فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کر سکتے ہو۔ میرے والد نے پروقار انداز اور مؤثر آواز میں تاکید کرتے ہوئے فرمایا: اب میں اس امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی گفتگو کو ایک بڑے مجتہد کے کلام کو (نقل کرتے ہوئے) ختم کررہاہوں جس میں فرمایاہے: یہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے عظیم، اعلی اور محکم افراد سے ہیں ۔ خصوصا دین کی ریاست جن کے ہاتھوں میں ہے ان کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی نسبت سختی سے عمل کرنا چاہئے۔ کہ وہ واجب اور مستحب معروف کی ردا اوڑھ لیں اور حرام و مکروہ منکر کی ردا اتار کر پھینک دیں ۔ اخلاق کریمہ سے اپنے نفس کو مزین اور بداخلاقی سے اپنے نفس کو پاک کرلیں ،اس لئے کہ لوگوں کے معروف انجام دینے اور منکر سے بچنے کا یہی ایک کامل سبب ہے خصوصاً اس کو جب بہترین ، پسندیدہ اور خوف زدہ موعظہ سے مزید کامل ترکیا ہوجائے کیونکہ ہر مقام کے لئے ایک نکتہ ہے اور ہر مرض کے لئے ایک دوا ہے۔ اور نفسوں اور عقلوں کا علاج جسموں کے علاج سے زیادہ سخت ہے ، اسی بناء پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے جو بلند مراتب ہیں ان کو بجا لایا جائے ، میرے والد نے فرمایا کہ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی بحث کے سلسلے میں ہماری گفتگو کا اختتام ہوتا ہے میں نے اللہ کی خالص خوشنودی حاصل کرنے کی امید پر اس کو تمہارے اور دوسرے مومنین بھائیوں کے نفع کے لئے بیان کیا ہے۔ اب کل ان عام سوالات کے سلسلہ میں گفتگو شروع کی جائے گی کہ جو تم نے اختیار کئے ہیں یا پچھلی بحثوں میں تم کچھ پوچھنا بھول گئے یا تفصیل کے ساتھ کسی سوال کا بیان چاہتے تھے یا کچھ ایسے سوالات ہیں جو پچھلی بحثوں میں ہماری گفتگو سے خارج تھے ۔

میں نے کہا بہت اچھی بات ہے اور امید ہے کہ وہ بہت مفید ہوں گے ۔ انھوں نے فرمایا : پس کل کے جلسہ تک انشاء اللہ (ہم رخصت ہوتے ہیں) کل کے جلسہ کی بحث میں ایک عام گفتگو ہوگی۔

Presented by Ziaraat.Com

پہلی جنرل گفتگو

جیسے ہی میرے والد صاحب میرے پاس سے تشریف لے گئے تو میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق غور و خوض کرنے لگا تاکہ فقہ کی اس بحث کو کہ جو ایک مستقل موضوع پر مبنی ہے ختم کرکے اس کے بعد آنے والی خاص گفتگو کے لیے آمادہ ہو جاؤں ۔ ایسی گفتگو کہ جس کے لئے میں سوالات اور موضوعات کو معین کروں گا جیسا کہ میں نے اپنے والد سے وعدہ کیا تھا ۔ اور مقررہ وقت کے آنے سے پہلے ہی میں نے آنے والی گفتگو کے سلسلے میں چند سوالات کے مجموعہ کا پہلا حصہ تیار کرلیا ۔ اس کے بعد میں کئی گھنٹے تک ان سوالات کے بارے میں سوچتا رہا ۔

اور جب گفتگو کا وقت آیا تو میرے والد صاحب تشریف لائے، سلام اور خدا کی حمد وثناء کے بعد اس عام گفتگو کو شروع کیا میں نے سوالات کئے اور والد صاحب نے ان کا جواب دیا ۔ اور میرا پہلا سوال ان قدرتی کھالوں کے بارے میں تھا کہ جو غیر اسلامی ممالک (جیسے یورپ وغیرہ) میں بنتی اور وہاں سے ہمارے ملک میں وارد ہوتی ہیں ۔

سوال: میں نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا کہ ایک شخص اصلی کھال کا غیر اسلامی ملک میں بنا ہوا گھڑی کا پٹا باندھتا ہے اور پہننے والا نہیں جانتا کہ یہ ایسے حیوان کی کھال کا ہے جس کو اسلامی طریقہ سے ذبح کیا ہے یا نہیں ؟ یا اسی طرح کمر کا پٹا ہے تو کیا ایسی صورت میں نماز کے وقت ان دونوں کو اتار دیا جائے یا نہیں ؟

جواب: جب تک یہ احتمال قوی ہے کہ یہ گوشت کھانے والے حیوان کی کھال کا ہے اور اس کو اسلامی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے تو اس میں نماز پڑھنا صحیح ہے۔

سوال: پیسوں کی وہ تھیلی جو چمڑے کی بنی ہوئی ہے اور نماز کی حالت میں وہ جیب میں ہے اگر اس کی کھال گھڑی کے ذکر شدہ پٹے کی طرح ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔

سوال: فرض کیجئے کہ کسی کو اس بات کا اطمینان ہو کہ یہ گھڑی یا کمر کا پٹا ایسے حیوان کی کھال کا بنا ہوا ہے کہ جو اسلامی طریقہ سے ذبح نہیں کیا گیا لیکن بھول کر اسکے ساتھ نماز پڑھنی شروع کردے ، پھر نماز کے دوران اسے یاد آجائے اور وہ پھر اپنی گھڑی اور کمر کا پٹہ اتار دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ایسی حالت میں درست ہے ، لیکن اگر یہ انسان ،لاپرواہی یا ایسی چیز کو اہمیت نہ دینے کی بنا پر ہو تو نماز کا دوبارہ پڑھنا لازمی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: کپڑے دھونے کی برقی مشین جو پانی بند ہوجانے کے بعد کپڑوں کو خشک کرتی ہے اور اس کا خشک کرنا اس کے گھومنے کی قوت کی بنا پر ہے نہ نچوڑنے کی بنا پر تو کیا یہ کپڑوں کو پاک کرنے کیلئے کافی ہے؟

جواب: ہاں پاک کرنے کے لیے کافی ہے۔

سوال: کتنی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ بعض اشخاص کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور ان کا ہاتھ گیلا تھا لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ مصافحہ کرنے والا مسلمان ہے یا کافر کہ جو طہارت کے حکم میں نہیں ہے تو کیا میرے اوپر واجب ہے کہ اس سے سوال کروں تاکہ مجھے یقین ہوجائے؟

جواب: ہرگز! تم پر اس سے پوچھنا واجب نہیں ہے ممکن ہے کہ تم کہہ سکتے ہو کہ یہ میرا ہاتھ پاک ہاتھ سے مس ہوا ہے۔

سوال: یونیورسٹی کا طالب علم یا تاجر یا سیاح یا دوسرے لوگ جو غیر اسلامی ممالک مثلاً یورپ وغیرہ کا سفر کرتے ہیں تو ان کی روزمرہ کی زندگی میں وہاں کے رہنے والے یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ہوٹل میں حجامت بناتے وقت، دواخانہ وغیرہ میں اس سے ملتے وقت سرایت کرنے والی رطوبت سے نہیں بچا جاسکتا تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: جب تک تم کو ان کی ظاہری نجاست کا قطعی علم نہ ہوجائے اس وقت تک تم ان کے جسموں کو پاک سمجھو۔

سوال: اگر میں کسی ایسے گھر میں رہنے لگوں کہ جس میں پہلے ایسے لوگ رہتے تھے کہ جن کی طہارت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا تو کیا مجھے یہ حق ہے کہ میں وہاں کی ہر چیز پر طہارت کا حکم لگاؤں؟

جواب: ہاں! تم ہر چیز پر طہارت کا حکم لگا سکتے ہو جب تک تم کو ان کی نجاست کا علم یا اطمینان نہ ہوجائے۔

سوال: چھوڑیئے! نماز کی طرف پلٹتے ہیں اور ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کرتا ہوں کہ جو نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے لیکن وہ اکثر غسل کرنے میں غلطی کرتا ہے اب اس کو پورا پورا یقین ہوگیا ہے کہ اس کے کچھ غسل باطل تھے جو اس نے پہلے کئے تھے، لیکن وہ ان کی تعداد کو نہیں جانتا کہ باطل غسل کتنے ہیں اسی بناء پر وہ نہیں جانتا کہ ایسی کتنی نمازیں اور کتنے روزے ہیں جو اس نے باطل غسل کے بعد انجام دیئے ہیں؟

جواب: اس کے روزے صحیح ہیں اگرچہ اس کا غسل باطل ہے لیکن اس پر واجب ہے کہ وہ نمازوں کی قضا کرے جو باطل غسلوں کے ساتھ پڑھی ہیں اگر وہ ان کی تعداد میں کم اور زیادہ ہونے میں متردد ہو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ کم عدد پر بنا رکھے۔

سوال: کبھی ایسا ہوا ہے تاکہ میں نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں اور میری جیب میں کچھ سفید کاغذ بھی ہوتے ہیں تو کیا میں ان پر سجدہ کرسکتا ہوں؟

جواب: ہاں تم ان پر سجدہ کر سکتے ہو اگر وہ پاک ہوں اور لکڑی یا اسکے مشابہ چیز سے بنے ہوں۔ جس پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اسی طرح اس کاغذ پر بھی تم سجدہ کرسکتے ہو جو روئی اور کتان سے بنا ہوا ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: کیا سیمنٹ پر سجدہ کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں سیمنٹ پر سجدہ کرنا جائز ہے۔

سوال: اگر میں گراموفون، ٹیپ ریکاڈر، ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت سنوں کہ جس پر سجدہ واجب ہے تو کیا مجھ پر سجدہ کرنا واجب ہے؟

جواب: ہر گز نہیں! تمہارے اوپر سجدہ کرنا واجب نہیں ہے۔ مگر یہ کہ تم کسی شخص کو پڑھتے ہوئے سنو نہ کہ ٹیپ ریکاڈر وغیرہ سے۔

سوال: اگر کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہو اور اس کے سر کے کچھ بال اس کے مقنعہ یا چادر سے باہر نکلے ہوں اور اس کو نہ جانتی ہو تو کیا مجھ پر نماز کے درمیان یا نماز کے بعد اس کو بتانا واجب ہے؟

جواب: ہر گز نہیں۔ تمہارے اوپر اس کا بتانا واجب نہیں ہے اور اگر وہ عورت اس چیز کو نہ جانے اور نماز کو تمام کردے اس کی نماز صحیح ہے اور اگر وہ دوران نماز اس چیز کو جان لے اور ان کو چھپانے میں جلدی کرے تو بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

سوال: ایک شخص نماز صبح سے چند منٹ پہلے بیدار ہوتا ہے تو کیا اس کا دوبارہ سونا جائز ہے جبکہ اس کو یہ معلوم ہو یا اس احتمال قوی ہو کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے بیدار نہیں ہوگا؟

جواب: جبکہ یہ چیز اس کی سستی یا نماز کو معمولی چیز سمجھنے پر موقوف ہو تو پھر اس کا سونا جائز نہیں ہے۔

سوال: طالب علم، مزدور، ملازم پڑھنے کے لئے یا اپنے کام پر اپنے شہر سے (۲۲) کلو میٹر دور جاتا ہے اور پھر اپنے شہر لوٹ آتا ہے اور یہ اس کا سفر اکثر ایک سال یا زیادہ عرصہ تک جاری رہتا ہے تو اس کی نماز اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ اپنی نماز تمام پڑھے گا اور روزےہ رکھے گا۔

سوال: اگر ایک سال کے دوران ہر ہفتہ تین یا چار مرتبہ کوئی سفر کرے (نہ اس حیثیت سے کہ سفر اس کا پیشہ ہے) بلکہ اپنی دوسری ضروریات کی غرض سے مثلا سیر و تفریح کے لئے یا بیماری کے معالجہ کے لئے یا قبور ائمہ علیہم السلام کی زیارت کے لیے یا کسی دوسری چیز کے لئے سفر کرے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ اپنی پوری نماز پڑھے اور روزہ رکھے گا کیونکہ وہ عام لوگوں کے نزدیک اس کے بعد کثیر السفر شمار کیا جائے گا اور اگرچہ وہ ہفتہ میں دو مرتبہ سفر کرے اور پانچ دن اپنے وطن رہے تو پھر نماز قصر اور تمام (یعنی نماز پوری پڑھے اور قصر بھی پڑھے) کو جمع کرے اور ماہ رمضان میں روزوں کو رکھے اور بعد میں ان کی قضا بھی کرے۔

سوال: ہماری گفتگو سفر کے سلسلہ میں ہے تو معاف کیجئے میں آپ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کرتا ہوں کہ جو ماہ رمضان میں زوال کے بعد سفر کرے اور وہ روزہ دار ہو تو کیا حکم ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: اس دن کا روزہ رکھے اور اس کی قضاء لازم نہیں ہے۔

سوال: اور اگر وہ زوال سے پہلے سفر کرے اور اس کی نیت رات ہی سے کرلے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔ وہ حد ترخص پر پہنچنے کے بعد افطار کرے اور اس کے بعد میں قضا بجالائے۔

سوال: اور اگر وہ زوال سے پہلے سفر کرے اور اس کی نیت سفر رات سے نہ ہو؟

جواب: اس کا حکم بھی پہلے حکم کی طرح ہے۔

سوال: ماہ رمضان میں مسافر زوال کے بعد اپنے وطن یا اپنے رہنے کی جگہ پہنچے تو کیا ایسی صورت میں اس باقی دن میں اس پر امساک (روزہ باطل کرنے والی چیزوں سے پرہیز) ضروری ہے؟

جواب: اس پر امساک واجب نہیں ہے اگرچہ مناسب یہی ہے کہ وہ بقیہ دن امساک کرے۔

سوال: اور اگر وہ زوال سے پہلے آجائے اور اس نے اپنے اس سفر میں روزہ افطار کرلیا تو ؟

جواب: اس کا حکم پہلے حکم کی طرح ہے ۔

سوال: اور اگر وہ زوال سے پہلے اپنے وطن یا رہنے کی جگہ پہنچ جائے اور اس نے سفر میں افطار بھی نہیں کیا ؟

جواب: اس پر روزہ کی نیت واجب ہے بقیہ دن وہ مفطرات روزہ سے اجتناب کرے۔

سوال: ایک شخص نے چند سال ماہ رمضان میں روزے رکھے اور وہ غسل جنابت کے واجب ہونے کو جہالت کی بنا پر نہیں جانتا تھا اس بنا پر اس نے غسل نہیں کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

سوال: بعض حساسیت کے مریض (مثلاً سینہ کی حساسیت ،دمہ کی بیماری) ایک ایسی چیز کرتے ہیں کہ جو سانس لے نے میں مدد دیتی ہے ۔اس کو ہم سانس لینے کی مشین کہتے ہیں ۔ وہ اسکودھن میں سانس کی تنگی کے وقت رکھتے ہیں اور اس سے گیس کے مانند ایک چیز نکلتی ہے تو اس کا استعمال روزہ میں جائز ہے؟

جواب: ہاں ،روزہ کی حالت میں اس کا استعمال جائز ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

سوال: آیا ماہ رمضان میں دن کے وقت بے روزہ دار لوگوں کو کھانا کھلانا جائز ہے؟چاہے یہ کھانا ہوٹل میں یا گھر میں کھلایا جائے ان بے روزہ دار لوگوں میں معذور بھی اور غیر معذور بھی ہوں اس کھانا کھلانے میں اس مقدس مہینہ کی بے حرمتی بھی نہ ہوتی ہو؟

جواب: معذورین کے لئے کھانا کھلانا جائز ہے(ان کے علاوہ کسی کو کھانا کھلانا جائز نہیں)

Presented by Ziaraat.Com

سوال: اگر منجمین کی طرف سے چاند ثابت ہونے کا اعلان ہوجائے اور نجومی حساب کے صحیح ہونے کا مجھے شخصاً اطمینان حاصل ہو تو کیا چاند کی پہلی تاریخ کے ثابت ہونے میں، میں اپنے اطمینان پر اعتماد کرتے ہوئے روزہ رکھ سکتا ہوں اور کیا اسی طرح عید مان کر روزہ توڑ سکتا ہوں ؟

جواب: چاند کی پہلی تاریخ ثابت ہونے میں اطمینان کا کوئی دخل نہیں ہے۔اور اسی طرح اطمینان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے کہ چاند دیکھنے کے قابل ہو بلکہ ضروری ہے کہ چاند کو تم خود دیکھو۔ یا تمہارے علاوہ جو دوسرے لوگ ہیں وہ دیکھیں، ہاں اگر کسی دوسرے شہر میں رؤیت ہلال ہوگئی ہو اور تمہارا شہر اس کے افق میں متحد ہو اس طرح کی بادل، غبار، پہاڑ وغیرہ کے مانند کوئی چیز ،دیکھنے سے مانع ہو تو پھر تمہارے شہر میں بھی اس کی رؤیت لازمی ہے۔(لہذا چاند ثابت ہوجائے گا)

سوال: گلو کوز جس میں پانی، شکر اور کچھ دوائیں ملی ہوتی ہیں ۔ جو مریض کو انجیکشن کے ذریعے خون میں مرض کی بنا پر غذا کے طور پر چڑھائی جاتی ہے کیا روزہ دار کا اس سے بچنا واجب ہے؟

جواب: بچنا واجب نہیں ہے اگرچہ مناسب یہی ہے کہ اس کو نہ چڑھایا جائے۔

سوال: اب حج کی طرف چلتے ہیں، میں آپ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کرتا ہوں کہ جو کسی سال مادی ومالی اعتبار سے مستطیع ہوگیا۔مگر سفر میں رکاوٹ پیدا ہوگئی اور وہ اس سال ویزہ حاصل نہ کرسکا حج کے موسم کے بعد حج کے لئے جو مخصوص مال تھا وہ ضروریات زندگی پر خرچ کرنے کے لئے مجبور ہوگیا اس کے بعد وہ اتنی مقدار میں مال کے حاصل کرنے پر مستطیع نہ ہو سکا کہ جتنا حج کے لئے ضروری ہے؟

جواب: اگر آنے والے سالوں میں وہ مستطیع ہوگیا تو اس پر حج واجب ہے اور اگر مستطیع نہ ہوا تو حج اس پر واجب نہیں ہے۔

سوال: آپ نے حج کی بحث میں مجھ سے فرمایا کہ میں نے رمی ۔ "جمرۃ عقبہ" کیا تو آپ نے یہ نہیں بتایا کہ یہ کنکریاں کس سمت سے ان شیاطین کو ماریں ؟

جواب: میں نے ان کے سامنے سے یہ کنکریاں ماریں اس لئے کہ ان کے پیچھے سے مارنا جائز نہیں ہے۔

سوال: آپ نے فرمایا تھا کہ آپ نے اس میقات سے اپنا احرام باندھا تھا کہ جس کا نام جحفہ تھا، جدہ ہوائی جہاز سے پہنچنے کے بعد ، پس اگر کوئی شخص جہالت کی بنا پر جدہ سے احرام، باندھ لے اور جحفہ سے نہ باندھے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: احرام باندھنے کی نذر جدہ سے کی ہو تو پھر احرام باندھنا وہاں سے صحیح ہے۔

سوال: آپ نے فرمایا تھا کہ طواف اور سعی کے بعد آپ نے خود تقصیر کی (بال کاٹے) اگر آپ اپنے بال کاٹنے سے پہلے کسی دوسرے بھائی کے بال کاٹیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اپنے بال کاٹنے سے پہلے کسی دوسرے کے بال کاٹنا صحیح ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: اگر مجھ پر اس سال حج واجب ہوجائے اور اس میں یونیورسٹی یا کالج کا ایک طالب علم ہوں۔ اگر حج کا وقت اور سالانہ امتحان ایک ہی وقت میں جمع ہوجائیں اور ایسی صورت میں حج کے لئے میرا سفر کرنا ایک سال کی پڑھائی کا نقصان، اور اس میں مادی اور معنوی شدید نقصان ہے؟

جواب: اگر تمہارا سفر تمہارے لئے شدید حرج کا باعث ہو جیسا کہ تم نے کہا تو اس سال حج کا ترک کرنا تمہارے لیے جائز ہے۔

سوال: مجھے معاف کیجئے گا بعض موضوعات کو چھوڑتے ہوئے خاص طور سے تجارت کے بارے میں سوال کر رہا ہوں، اور ہم اس موضوع کو حکومتی بینکوں کے ساتھ تجارت کے معاملہ سے شروع کرتے ہیں۔ کیونکہ بعض لوگ اپنے اموال کو تجارت کی غرض سے ان کے سپرد کرتے ہیں تاکہ ان میں اضافہ ہوجائے؟

جواب: میرے والد صاحب نے فرمایا ٹھہرو میں پہلے تم سے ایک سوال کرتا ہوں، کہ کیا یہ بینک اسلامی ممالک یا غیر اسلامی ممالک کی حکومتوں کے ہیں؟ اور کیا جو مال ان کے سپرد کیا جاتا ہے وہ اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس پر فائدیں گے یا نہیں؟

سوال: ان تمام میں کیا فرق ہے؟

جواب: غیر اسلامی ممالک کے بینکوں میں مال سپرد کرنا ہر حال میں جائز ہے اور اگرچہ فائدہ حاصل کرنے کی شرط ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر یہ بینک اسلامی ممالک میں ہیں تو اگر فائدہ کے حصول کی شرط پر مال ان کے سپرد کیا جائے تو یہ حرام ہے اور اگر اس شرط کے بغیر ہو تو صحیح ہے لیکن اس مال میں تصرف جائز نہیں کہ جو سود سے حاصل کیا گیا ہو البتہ حاکم شرع یا اس کے وکیل سے رجوع کرنے کے بعد تصرف کرسکتے ہیں۔

سوال: اصل مال اور بینک نے جو مال کی سپردگی پر فائدہ دیا ہے ان دونوں کے درمیان کیا کوئی فرق ہے؟

جواب: نہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں حکومت اسلامی کی بینک سے جو چیز لی گئی ہے اس میں تصرف اسی وقت جائز ہے جبکہ اس کی اجازت حاکم شرع یا اس کا وکیل دے

سوال: آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اسلامی ممالک کے بینکوں میں فائدے کے حاصل ہونے کی شرط پر مال کا سپرد کرنا جائز نہیں تو آپ کا اس شرط سے کیا مقصد ہے؟ گویا آپ کا مقصد ہے کہ سپرد کرنے والا اپنے آپ کو اس کا پابند بنائے کہ اگر بینک نے اس کو کوئی فائدہ نہ دیا تو اسے کوئی مطالبہ نہ کرے گا؟

جواب: نہ اس شرط کے معنیٰ یہ نہیں ہے، بلکہ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ بینک کو مال حوالہ کرنا اس بات پر موقوف نہ ہو کہ بینک پر اس کی اضافہ رقم دینا لازمی ہو۔۔

البتہ فائدہ کا مطالبہ کرنا شرط نہ لگانے کے ساتھ ویسے ہی مربوط ہے جیسا کہ فائدہ کا مطالبہ نہ کرنا شرط لگانے کے ساتھ مربوط ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہیں

Presented by Ziaraat.Com

سوال: جبکہ میں جانتا ہوں کہ مجھے بینک نفع دیگا اگرچہ اس نفع کی شرط بھی نہ لگائی جائے تو کیا اس صورت میں میرے لئے جائز ہے کہ میں اپنی رقم فکس ڈپوزٹ کرالوں ؟

جواب: ہاں تمھارے لئے جائز ہے کہ جب تک تم اس پر فائدہ کی شرط نہ لگاؤ۔

سوال: بعض لوگ بینک سے قرض لیتے ہیں اور بینک ان پر فائدہ لینے کی شرط لگاتا ہے تاکہ ان کو قرض دے اور کبھی یہ قرض رھن (گروی) کے ساتھ دیا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب: بینک سے قرضہ لینا جائز نہیں ہے جبکہ وہ قرض دینے پر معین فائدہ کی شرط لگائے، کیوں کہ وہ سود ہے اب چاہے یہ قرض رہن (گروی کے ساتھ ہو یا بغیر رہن کے ساتھ ہو لیکن بینک سے مال لینا جائز ہے۔ جبکہ قرض لینے کا قصد نہ ہو پھر اس میں حاکم شرع یا اس کے وکیل سے اس میں تصرف کرنے کی اجازت حاصل کرلے اور اس صورت میں ان کے لئے کوئی حرج نہیں کہ ان کو اس کا علم ہو کہ بینک ان سے زبردستی فائدہ وصول کرلے گا پس اگر بینک ان سے طلب کرے تو پھر ان کو جائز ہے کہ وہ اضافہ رقم کو دیدیں کیونکہ وہ لوگ بینک کو دینے کی ہمت نہیں رکھتے۔

سوال: اگر کسی شخص کے پاس رہنے کے لئے گھر نہیں ہے تو کیا یہ شخص حکومتی بینک سے قرض لیکر اپنے لئے گھر بنا سکتا ہے ؟

جواب: فائدہ کی شرط کے ساتھ بینک سے قرض لینا چاہے جو غرض بھی ہو صحیح نہین ہے لیکن بینک سے مال حاصل کرنا جبکہ قرض کی نیت نہ ہو جائز ہے اور اس میں تصرف کرنا حاکم شرع یا اس کے وکیل سے اجازت لیکر جائز ہے یہ میں تم کو پہلے بتا چکا ہوں اب پھر دوبارہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلامی ممالک میں حکومتی بینکوں سے مال حاصل کرنا جائز نہیں ہے پس اگر تم نے اپنے جاری شدہ حساب سے اپنے مال کو نکال لیا تو اس میں تم حاکم شرع کی اجازت سے تصرف کرو اور اگر تم نے بینک کو چیک دیکر مال کو اپنے قبضہ میں کر لیا تو حاکم شرع یا اس کے وکیل سے اجازت لیکر اس میں تصرف کرو اسی طرح دوسری چیزوں میں بھی(جو بینک سے فائدہ کے سلسلہ میں مربوط ہیں حاکم شرع سے یا اس کے وکیل سے اجازت لیکر تصرف جائز ہے

سوال: کیا بینک میں لین دین کا کھاتا کھول سکتے ہیں اس بارے میں مجھے بتائیے۔؟

جواب: ہاں !ہاں بینکوں میں لین دین کا کھاتا کھول سکتے ہیں اور اسی طرح بینک چاہے پرائیویٹ ہو یا حکومتی ہو اس کو کھاتہ دار سے فائدہ لینا جائز ہے چاہے بینک فائدہ اپنی خدمات کی وجہ سے لے یا قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں فائدہ لے، یا جو املاک کے کاغذات و اسناد جو بینک کو حفاظت کے لئے دیئے ہیں ان کی حفاظت کے سلسلہ میں بینک فائدہ لے یا اس مبلغ پر فائدہ لے کہ جو بینک اپنے مال خاص سے اس کو دیا ہے وہ مال کے لوٹانے کی غرض سے فائدہ لے نہ کہ کھاتے دار کے حساب کی وجہ سے

Presented by Ziaraat.Com

سوال: بینک اگر مالی ضمانت یا مالی عہد و پیمان کر لے گویا کسی معاملہ کے مقابلہ میں بینک ضامن ہوا، اب وہ ضمانت چاہے قانونی ہو یا غیر قانونی تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب: جائز ہے یہاں تک کہ اگر بینک اس معاملہ کی ضمانت یا عہد و پیمان پر اجرت بھی لے تو بھی جائز ہے ۔

سوال: شیئرو ں (تجارتی حصوں) کا شرکت میں خریدنا اور بیچنا مثلا ایک دوسرے کے حصے خریدنا یا فقط اپنے لئے حصوں کا خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: (تجارتی حصوں) شیئروں کا خریدنا اور بیچنا شرکت میں جائز ہے، شرط یہ ہے کہ اس شرکت کے معاملات حرام نہ ہوں ۔ مثلا شرکت کے معاملات شراب کی تجارت یا سودی معاملات پر بمنی نہ ہوں۔

سوال: کبھی یہ کمپنیاں ان شیئرو ں کو بینک کے ذریعہ بیچنے میں مدد لیتی ہیں جن شیئروں کے وہ مالک ہیں، پس بینک بیچ میں آ کر معینہ اجرت بھی لیتا ہے؟

جواب: اس کا یہ اجرت لینا صحیح ہے اور یہ معاملہ جائز ہے۔

سوال: کیا اسناد (تجارت واملاک) کا بیچنا جائز ہے؟

جواب: اسناد (تجارت واملاک) کا بیچنا صحیح نہیں ہے اور نہ بینک کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ان کی خرید فروخت کے درمیان آئے اور یہ بات فطری ہے کہ اس وقت بینک کا اس پر اجرت لینا صحیح نہیں ہے۔

سوال: کیا داخلی یا خارجی عملیات کو تحویل دے سکتے ہیں ؟

جواب: ذرا ٹھیک سے اپنے سوال کو بیان کیجئے یا اس کی مثال دیجئے تا کہ تمہارے مطلب کا میں جواب دے سکوں ؟

سوال: کھاتہ دار جب اپنے حساب میں سے کچھ رقم اپنے وکیل کے حوالہ کرے جبکہ کھاتہ دار کا حساب و کتاب بینک میں ہو تو بینک اپنے کھاتہ دار کے لئے ایک (مخصوص) چیک جاری کرتا ہے، پھر اس کو جاری کرنے کی بنا پر ایک معین اجرت بھی لیتا ہے؟

جواب: اس کو یہ اجرت لینے کا حق ہے۔

سوال: ایک شخص نے کچھ نقد رقم کسی شہر میں بینک کے حوالے کی تا کہ وہ اس رقم کو یا اس کے معادل دوسری رقم وغیرہ کو ملک کے اندر کسی بھی جگہ یا ملک سے باہر بینک سے حاصل کرے پھر بینک اس کام کے کرنے کے لئے معین اجرت لیتا ہے؟

جواب: اس کو یہ اجرت لینے کا حق ہے۔

سوال: بینک دوسرے کے تجارتی معاملات کو نقد مالی اضافہ کے ساتھ اپنے اختیار میں لیتا ہے؟

جواب: اس کو اس کا حق ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: ایک شخص کے ذمہ کسی دوسرے شخص کا قرض ہے اور قرض دار سے قرض کی قانونی رسید لیتا ہے، پھر وہ چاہتا ہے کہ اپنے اس قرض کو کہ جس کی مدت باقی ہے کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فوری کم قیمت پر بیچ دے تو کیا وہ کر سکتا ہے؟

جواب: ہاں، وہ یہ کر سکتا ہے اس کو اس کا حق حاصل ہے۔

سوال: نقدی رقم کے حوالہ جات دینا، میرا مقصد اس سے یہ ہے کہ قرض دار اپنے قرض ادا کرنے کا اختیار بینک کو دے دے یا بینک اپنے قرض کو ملک سے باہر کسی بھی شعبہ کے حوالہ کر دے یا کسی دوسرے بینک کے حوالہ کر دے؟

جواب: دونوں حوالہ صحیح ہیں، اور شرعی ہیں اور بینک کو اس کام کے کرنے کی اجرت لینے کا حق حاصل ہے۔

سوال: لوگوں کا موت کے خطرے یا دوسرے حادثات یا اموال کے نقصانات پر مثلاً ہوائی جہازوں، موٹر گاڑیوں اور کشتیوں کے نقصانات یا جلنے یا ڈوب جانے وغیرہ پر بیمہ کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: ان تمام چیزوں کا بیمہ کرنا صحیح ہے اور دونوں جانب پر پابندی کرنا لازمی ہے۔

سوال: بینک میں حساب و کتاب اور اس کے ساتھ معاملہ کرنے کے ضمن میں میں آپ سے سونے کی ایک مثقال سے بنی ہوئی چیز کو ایک مثقال کی بنی ہوئی کسی دوسری چیز سے بیچنے کے بارے میں سوال کرتا ہوں اس کے ساتھ اس بنی ہوئی چیز کے بنانے کی اجرت بھی لی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ چیز تم پر حرام ہے، اور جائز نہیں ہے۔ اگرچہ بہت سے سناروں کے ہاں یہ چیز ان دنوں رائج ہے، اور میں تم کو پہلے اس سوال کے بارے میں جواب دے چکا ہوں اور پھر تاکید کرتا ہوں کہ حرام ہے اور جائز نہیں۔

سوال: بعض شادی کے سفید سونے کے زیورات ہوتے ہیں کیا مردوں کے لئے ان کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تمہاری مراد سونے کی زنجیر ہے؟

سوال: ہاں!

جواب: زنجیر اگر سونے کے علاوہ کسی اور چیز کی بنی ہوئی ہو تو مرد کے لیے پہننا جائز ہے۔ کیونکہ ان پر جو ممنوع ہے وہ سونے کے تمام گیریٹ کی بنی ہوئی چیزیں ہیں نہ کہ دوسری دھاتوں کی۔

سوال: کیا حیوان اور انسان کے مجسمہ بنانا جائز ہیں؟

جواب: نہیں جائز نہیں ہے۔

سوال: کیا انسان یا حیوان کے مجسمہ کے علاوہ تصویر بنانا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا انسان اور حیوان کے مجسمہ کی تماثیل (فوٹو) بیچنا اور خریدنا جائز ہے اور زینت کیلئے رکھنا جائز ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: جائز ہے۔

سوال: بعض لباس جو پتلے اور نرم ہوتے ہیں انکو (الباعۃ) کہا جاتا ہے جو خالص ریشم کے ہوتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ وہ اصلی ریشم کے ہیں یا نہیں کیا مجھ پر واجب ہے کہ اس کی تحقیق کروں تاکہ مجھے یقین ہو جائے؟

جواب: تم پر اس کی تحقیق کرنا واجب نہیں ہے کہ تم کو اس کا یقین ہو جائے ان لباسوں کا پہننا تمہارے لیے جائز ہے۔

سوال: بانسری اور غنا کے خاص آلات اور اس طرح دوسرے حرام لہو کے آلات کا بیچنا حرام ہے لیکن یہاں دوسرے آلات لہو بچوں کے کھیلنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ اور ان کی غرض بچوں کو بہلانا ہے۔ کیا ان کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے جب تک ان کا حرام آلات میں شمار نہ ہو۔

سوال: کبھی زمین کا مالک اور ٹھیکیدار اس بات پر متفق ہوتے ہیں کہ ٹھیکہ دار مالک کو اس معین رقم کے مقابلہ میں گھر بنا کردے اور ٹھیکہ دار پر یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ وہ ایک سال کی مدت میں گھر بنا کر تیار کردے۔ پس اگر ٹھیکہ دار نے اس مدت میں گھر بنا کر نہ دیا تو گھر کے مالک کو ایک معین رقم گھاٹے کے طور پر دینی پڑے گی اور کبھی ٹھیکہ دار گھر کے مالک پر شرط لگاتا ہے کہ وہ ایک سال کی مدت میں گھر بنا کر تیار کردے گا مگر شرط یہ ہے کہ گھر کا مالک اس کام کی مدت میں گھر بنانے کے سامان کو مہیا کرنے میں تاخیر نہ کرے۔ اور جب اس کی طرف سے شرط میں تاخیر ہو تو پھر ٹھیکہ دار اس سے معین مالی نقصان لے گا۔

پس جب سال تمام ہو جائے اور گھر نہ بن سکے اور تاخیر کا سبب گھر کے مالک کی وجہ سے ہو تو کبھی ماہانہ خسارت مالی ٹھیکہ دار لیتا ہے اور کبھی یہ خسارے ایک ہی مرتبہ لے لیتا ہے اب چاہے یہ تاخیر لمبی مدّت کی ہو یا کم مدّت کی پس کیا ان دو صورتوں میں یہ جانتے ہوئے کہ یہ دونوں شرطیں عقد لازم کی بنا پر باندھی گئی ہیں تو کیا اضافہ لینا جائز ہے؟

جواب: دونوں صورتوں میں اضافی رقم لینا جائز ہے۔

سوال: کمپنیوں، کارخانہ جات، چھاپہ خانوں اور صنعتی اداروں کے لئے قانوناً اور عرفاً مالی اجازت ہے جب تک کہ وہ اجازت حکومت کی طرف سے لغو قرار نہ پائے کیا ایسی صورت میں اس کی مالیت کو بیچا جا سکتا ہے؟ کیا اس کو خریدا جا سکتا ہے؟ اور ایک شخص کی ملکیت سے دوسرے شخص کی ملکیت میں منتقل ہو سکتی ہے؟ اور یہ چیز شرعاً ٹھیک ہے؟

جواب: ہاں! خصوصاً ان چیزوں کا کہ جن کی شارع نے اجازت دی ہو۔

سوال: بعض چھاپہ خانے اپنی چھاپی ہوئی کتاب پر تجارتی حیثیت سے مؤلف کتاب یا ناشر کتاب کی اجازت کے بغیر یہ عبارت لکھتے ہیں "حقوق طبع بحق مؤلف یا ناشر محفوظ ہیں) کیا یہ درست ہے؟

جواب: اس مذکورہ تحریر کا کوئی اثر نہیں۔ مگر یہ کہ مؤلفین و ناشرین اور ان کے حقوق قانون کی روشنی میں اور حاکم شرع کی طرف سے ثابت ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: حیوانات کو سجانا اور ان کی منظر عام پر نمائش کرنا اور زینت کے لئے جلوس میں شرکت کرنا کیسا ہے ؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا خون کا بیچنا اور اس کا خریدنا علاج کیلئے جائز ہے ؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جس حیوان کا گوشت کھایا نہ جاتا ہو اس کا گوشت اس شخص کے ہاتھ بیچنا جس کا مذہب اس کے گوشت کو کھانا جائز سمجھتا ہو کیسا ہے ؟ کیا صحیح اور جائز ہے ؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: آپ نے گذشتہ بحث میں مجھ سے فرمایا تھا کہ ! جس دستر خوان پر شراب پی جاتی ہو تو اس پر بیٹھنا حرام ہے۔ اس بنا پر کیا مجھے حق ہے کہ میں ایسے شخص کی ملازمت کروں کہ جہاں شراب اور (بئیر) و مردار بیچا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دوسری اشیاء بھی بیچی ہوئی رقم جمع ہے، اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب: اگر تم نے اس کے یہاں صرف حلال چیزوں کو بیچنے کا طے کیا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور وہ اجرت جو تم کو اس سے ملتی ہے اس وقت تک تمھارے لئے لینا حلال ہے جب تک کہ تم کو اسکا حرام چیزیں شامل ہو جانا معلوم نہ ہو جائے ۔ (جب تم کو یہ یقین ہو جائے کہ یہ اجرت اسی میں سے دی جا رہی ہے جو حرام مخلوط ہے تو پھر اسکا لینا جائز نہیں ہے۔

سوال: کیا میں ایسے ہوٹل میں کام کرسکتا ہوں کہ جہاں صرف میرا کام یہ ہو کہ مجھے وہ گوشت پکانا ہو کہ جس کا شرعی تزکیہ نہ کیا گیا ہو، جب کہ میں اس معاملہ کے لئے ہوٹل میں نہیں آیا ہوں بلکہ میرا کام پکانے میں محدود ہے (اور بس) ؟

جواب: تمہارے لئے یہ جائز ہے۔

سوال: اب جبکہ میں کھانے پینے کے مسئلوں پر آگیا ہوں تو میرا پہلا سوال اس مرغ کے گوشت کی خرید و فروخت کے بارے میں ہے کہ جو اسلامی مما لک سے آتا ہے اور اس پر یہ جملہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ " یہ اسلامی طریقہ پر ذبح کیا گیا ہے " ؟

جواب: تمہارے لئے اس کا کھانا پینا اور خرید و فروخت کرنا جائز ہے، جب تک کہ تم کو اس کے تذکیہ نہ ہونے کا یقین نہ ہو جائے یہ جملہ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو۔

سوال: جو غیر اسلامی مما لک سے وارد ہوتا ہے اور اس پر یہ جملہ لکھا ہوا ہو کہ یہ اسلامی طریقہ پر ذبح کیا گیا ہے ؟

جواب: اس کا کھانا تمہارے لئے جائز نہیں ہے جب تک کہ تمہیں اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے کا اطمینان نہ ہو جائے اور یہ ذبح حقیقی ہو نہ کہ زبانی۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: وہ پنیر جو غیر اسلامی ممالک سے آتی ہے جبکہ میں اس کے بننے اور اس کی بستہ بندی کے طریقہ سے واقف نہ ہوں تو کیا میر ے لئے اس کا کھانا جائز ہے ؟

جواب: اس کا کھانا جائز ہے ۔

سوال: بہت سی مچھلیاں ایسی ہیں کہ جن کے جسم پر (فلس) نہیں ہوتا تو کیا ان کا کھانا جائز ہے ؟

جواب: ہاں ان کا کھانا جائز ہے، چاہے اس کے جسم پر ایک ہی چھلکا کیوں نہ ہو ۔

سوال: "معلب "نام کی مچھلی جو یورپ اور امریکہ کے بعض ممالک سے آتی ہے کیا اس کا کھانا ہمارے لئے جائز ہے ؟جبکہ ہم کو اس کے تذکیہ کا علم دو جہت سے نہ ہو ۔

پہلی جہت:

یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ اس پر فلس ہے لیکن مچھلی کے نام سے جو غلاف پر لکھا ہے اس سے ثابت ہے کہ یہ وہی مچھلی ہے کہ جس پر فلس ہوتا ہے ۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ صادر کرنے والے ممالک معلب نامی مچھلیوں کی اس قسم کو اس کے بیان کئے ہوئے صفات کے مطابق جو غلاف کے اندر ہے ٹھوس قوانین کے ساتھ بستہ بندی کرتے ہیں،

دوسری جہت :

یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ اس کو پانی کے اندر مرا ہوا پکڑا ہے یا پانی کے باہر زندہ پکڑا ہے ۔ اگر پانی کے اندر مری ہوئی ہے تو جال کے اندر یا اس روکاوٹ کے اندر جو مچھلی پکڑنے کے لئے کھڑی کرتے ہیں۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ انھیں جدید قسم کی کشتیوں سے شکار کیا جاتا ہے کہ جو مچھلی پکڑنے کے واسطے بنائی گئی ہیں اور ان سے زندہ مچھلی پانی سے باہر نکالی جاتی ہے۔بہت کم ایسی مچھلیاں پانی سے باہر نکالی جاتی ہیں بہت کم ایسی مچھلیاں ہیں جو مر کر مخلوط ہو جاتی ہیں ؟

جواب : اگر تم کو معلوم ہو کہ یہ مذکی ہے چاہے یہ دونوں صورتیں آپ کے پیش نظر ہوں ، کھانا جائز ہے ورنہ نہیں ۔

سوال: یہاں کچھ مسلمانوں کے بازار میں ہوٹل ہیں جو گوشت کو بیچتے ہیں ؟

جواب: ان کے پکائے ہوئے گوشت کا کھانا جائز ہے

سوال: کیا ہوٹل کے مالک سے معلوم کئے بغیر؟

جواب: ہاں، ہوٹلوں کے مالکوں سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جیسا کہ ہوٹل میں جو کام کرنے والے ہوتے ہیں ان کی دیانت معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: جو (بئیر) الکحل سے خالی ہو کیا اس کا پینا جائز ہے ؟ کیا وہ پاک ہے ؟

جواب: شاید تمہاری مراد وہ شراب ہے کہ جو (جو) کے خمیر سے نکالی جاتی ہے اور جس سے عادتاً نشہ ہوتا ہے ، اس کو (فقاع) کہتے ہیں اور وہ حرام ہے ،۔ اسی طرح وہ نجس بھی ہے ۔

سوال: کیا دوا کے پینے سے پہلے تحقیق و یقین کرنا ضروری ہے کہ وہ اپنے مرکبات میں حرام چیزوں سے محفوظ ہے ؟

جواب: ہرگز نہیں تحقیق اور یقین کرنا واجب نہیں ہے۔

سوال: اکثر دوا اور طاہر چیزوں میں الکحل ملی ہوئی ہوتی ہے تو کیا ان کا کھانا میرے لئے جائز ہے اور کیا وہ نجس ہیں؟

جواب: وہ نجس نہیں ہیں اور تمہارے لئے ان کا کھانا جائز ہے۔

سوال: ابھی کئی مختلف اور نئے موضوعات کے بارے میں سوالات ہیں ؟

جواب: جو چاہو پوچھو۔

سوال: پہلے میں شروع اسی سوال سے کرتا ہوں کہ کیا کوئی زندہ انسان کسی دوسرے زندہ انسان کو ثوابا اپنی آنکھ یا گردہ دے سکتا ہے ۔ کیا اس کے لئے یہ کام جائز ہے؟۔

جواب: آنکھ کا دینا ثواباً جائز نہیں ہے۔ لیکن گردہ کا ثواباً دینا اس وقت جائز ہے جبکہ اس کے پاس دوسرا گردہ سالم ہو۔

سوال: بعض اشخاص وصیت کرتے ہیں کہ انکی موت کے بعد ان کے جسم کے بعض عضو کاٹ دیئے جایئں تا کہ وہ کسی ضرورت مند انسان کے جسم میں جوڑ دیئے جائیں ، تو کیا اس وقت ان اعضاء کا قطع کرنا صحیح ہے؟

جواب: ہرگز نہیں ، (صحیح نہیں ہے) جبکہ وصیت کرنے والا مسلمان ہو ، مگر یہ کہ کسی مسلمان کی حیات کا دارو مدار اسی عضو کے لگانے پر ہو تو ایسی صورت میں جائز ہے ، اگرچہ اس کے مالک نے وصیت بھی نہ کی ہو لیکن دیت کاٹنے والے پر لاگو ہوگی مگر یہ کہ کاٹنے کی وصیت کی ہو تو پھر دیت ثابت نہیں ہوگی۔

سوال: کبھی عورت کے جسم کے اندر بچہ دانی کی رگوں کو باندھ دیا جاتا ہے جبکہ حمل اس کی صحت کے لئے خطرہ ہو اسی کے ساتھ آپریشن کے ذریعہ اس کے کھولنے کا امکان بھی ہے؟

جواب: یہ جائز ہے اگرچہ وہ کھولی بھی نہ جا سکتی ہو۔

سوال: بعض کمپنیاں مریض پر اپنی دوا کا تجربہ کرتی ہیں اور اس کو اس کی اطلاع نہیں دیتیں تا کہ وہ دیکھیں کہ یہ دوا مؤثر اور شفا بخش ہے یا نہیں ؟

جواب: یہ فعل صحیح نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: عام آپریشن یا مردہ جسم کا آپریشن درست ہے یا نہیں جبکہ اس کا سبب معقول ہو جیسے جرم پتہ لگانا یا (ڈاکٹری) کی تعلیم یا اس سے مشابہ دوسری چیزوں کے لئے ہو؟

جواب: مسلمان میت کی چیر پھاڑ کرنا ان اسباب کے لئے جائز نہیں ہے لیکن اس کافر کی میت جس کا خون اس کی زندگی میں محفوظ نہ ہو (غیر محقوق الدم) اس کی چیر پھاڑ کرنا جائز ہے۔ اور اسی طرح وہ کافر جس کا خون اس کی زندگی میں (محقوق الدم) مشکوک ہو جبکہ کوئی شرعی (دلیل) اس پر قائم نہ ہو تو اس کی چیر پھاڑ جائز ہے۔

سوال: بہت سے طبی بیانات اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ تمباکو نوشی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ کیونکہ تمباکو نوشی قلبی امراض اور خونی رگوں اور شریانوں کے امراض کا باعث ہوتی ہے اور وہ سانس کی تنگی کو بڑھاتی ہے، بلڈ پریشر، کینسر اور سینہ کے درد کا سبب بنتی ہے، اس کے علاوہ گھر اور معاشرہ پر اس کے دوسرے نقصانات مرتب ہوتے ہیں۔ کیا جو شخص تمباکو نوش نہیں ہے وہ اس کو شروع کر سکتا ہے؟ اور کیا جو عادی ہے اسے جاری رکھ سکتا ہے؟ پھر کیا حاملہ عورت کیلئے تمباکو نوشی جائز ہے۔ جب کہ اطباء (ڈاکٹروں) کا کہنا ہے کہ ماں کی تمباکو نوشی سے جنین متاثر ہوتا ہے؟

جواب: تمباکو نوشی چاہے مرد کرے یا عورت جب اس سے بہت بڑا نقصان جنین کو پہنچے تو وہ حرام ہے۔ چاہے اس کا عادی ہو یا اس کی ابتداء کرے، اگر تمباکو نوشی ترک کرنا اس کی صحت کو بڑا نقصان پہنچاتا ہو، یا اس کا ترک نہ کرنا اس کی صحت کو نقصان نہ پہنچاتا ہو تو اس میں یہ دیکھا جائے گا کہ کونسا ضرر زیادہ ہے اس کو ترک کرنے کا یا اس کو جاری رکھنے کا (جو بھی ہو ویسا عمل کرے)۔

سوال: بچے کی ولادت کی مناسبت سے کچھ ہدیہ دئیے جاتے ہیں اور وہ ہدیہ سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزوں یا کھانے یا نقد رقم پر مشتمل ہوتے ہیں، کیا یہ ہدیہ پیدا ہونے والے بچے کے ہیں یا اس کے والدین کے؟

جواب: ہدیئے مختلف ہوتے ہیں ان میں یہ دیکھا جائے گا کہ جو نئے بچے کے لئے ہیں جیسے سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں اس کی ولادت کی مناسبت سے ہوں تو وہ اس کے ہیں اور انہیں میں سے کچھ ایسے ہدیے ہوتے ہیں کہ جو مولود کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے ہوتے ہیں جیسے کھانے پینے کی چیزیں وغیرہ پس وہ اس کے والدین کے لئے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ وہ نقد رقم جو مولود کے تکیہ کے نیچے رکھی جاتی ہے یا اس کے کپڑوں میں چھپائی جاتی ہے تو وہ پہلی قسم میں شمار ہوتی ہے اور وہ خود مولود کی (ملکیت) ہوگی۔

سوال: کیا والدین کا اپنے نابالغ بچے کے مال میں تصرف کرنا جائز ہے؟

جواب: باپ کے لئے یہ تصرف کرنا جائز ہے جبکہ اس کا تصرف کرنا بچے کیلئے باعث فساد نہ ہو، لیکن ماں کا اس میں تصرف کرنا بغیر اس کے باپ دادا کی اجازت کے جائز نہیں ہے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک ماں کو اجازت دے دے اور بچے کے لئے

Presented by Ziaraat.Com

اس کا تصرف فاسد نہ ہو تو جائز ہے۔ لیکن اگر ماں کا تصرف بچے کے لئے نقصان دہ ہو تو پھر باپ، دادا کا اجازت دینا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ان پر واجب ہے کہ وہ دونوں اس کے مال کی حفاظت کریں یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے۔

سوال: سفید جادو جو نیک امور میں استعمال کیا جاتا ہے اس کے بر خلاف کالا جادو جو برے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے تو کیا اس سفید جادو سے استفادہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: تمام قسم کے جادو اور ان کی شکلیں اور ان کی اقسام حرام ہیں۔(یہاں تک کہ یہ کام میں لایا جانے والا سفید جادو کالے جادو کے باطل کرنے میں بھی حرام ہے)مگر یہ کہ اہم مصلحت اس پر موقوف ہو، جیسے نفس محترم کی حفاظت،(تو کوئی حرج نہیں ہے)۔

سوال: ارواح کا حاضر کرنا تا کہ ان کے صاحب اور مالک کے بارے میں یا برزخ وغیرہ کے امور کے بارے میں سوال کیا جائے؟

جواب: ان ارواح کا حاضر کرنا کہ جن کا نفس محترم ہے ان کے حاضر کرنے کی بنا پر ضرور نقصان پہنچتا ہے۔حرام ہے لیکن محترم نفس کے علاوہ دوسری ارواح کا حاضر کرنا حرام نہیں ہے۔

سوال: ان میں سے بعض تسخیر ملائکہ کا دعویٰ کرتے ہیں؟

جواب: اس دعوے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

سوال: وہ تصویریں جو نبی اور آئمہ اطہار علیھم السلام کی طرف منسوب ہیں کیا ان کا گھر میں لٹکانا حرام ہے؟اور کیا اعتقاد رکھنا کہ ان کی صورتیں ہیں؟

جواب: ان کا لٹکانا جائز ہے، لیکن اعتقاد کی یہ صورتیں ان کے مطابق ہیں تو یہ اعتقاد یقیناً غلط ہے۔

سوال: بعض فلم بنانے والے نبی (یا ائمہ اطہار علیھم السلام) کی تاریخی فلم بناتے ہیں؟

(۱) کسی نبی کی شبیہ بننا اور لوگوں کے سامنے نبی بنکر ظاہر ہونا اسی طرح ائمہ علیھم السلام کی شبیہ بننا کیا جائز ہے؟

(۲) اگر جواب جائز ہو تو کیا یہ شرط ہے کہ شبیہ بننے والا مومن ہو؟

جواب: ان شخصیات علیھم السلام کی شبیہ بننا جائز ہے بشرط کہ انکے مقدس مقام اور ان کی تصویروں کی ہتک نہ ہو چاہے مستقبل میں کیوں نہ ہو اور بننے والا جو ان کے دور کی خصوصیات کو بتاتا ہے بعض صفات اس میں موجود ہونی چاہئے۔

سوال: لوگ رسالوں، جریدوں اور بعض محترم کتابوں کو کوڑے کرکٹ کی جگہ میں پھینک دیتے ہیں جبکہ ان میں بعض قرآنی آیات یا اللہ تعالیٰ کے نام ہوتے ہیں؟

جواب: یہ جائز نہیں ہے اگر وہ نجس ہو جائیں تو ان جگہوں سے اٹھانا اور ان کا پاک کرنا واجب ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: بد قسمتی سے مناظرہ کرتے وقت بعض اشخاص ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ جن کے معنی اللہ تعالی کے انکار کرنے پر مشتمل ہوتے ہیں اسی طرح معصومین علیھم السلام کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ جو ان کی شان کے مطابق نہیں ہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس میں وہ سنجیدہ نہیں ہیں ۔کیا اس بنا پر ان کے اوپر حد کا جاری ہونا واجب ہے ؟

جواب: جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر اس میں وہ سنجیدہ اور با ارادہ نہیں ہیں تو ان پر شرعی حد جاری نہیں ہو گی البتہ وہ تعزیر کے مستحق ہیں ۔

سوال: اور اگر وہ خداوند جل شانہ کو برا بھلا کہنے میں سنجیدہ اور قصد وار اوہ بھی رکھتے ہوں یا نبی یا ائمہ علیھم السلام کو برا بھلا کہتے ہوں یا دین کے بارے میں یا مذہب کے سلسلہ میں الٹی سیدھی باتیں کہتے ہوں اور اس کا قصد بھی اور اس پر اصرار بھی کرتے ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان کا حکم قتل ہے۔

سوال: متفرق سوالات ادھر ادھر کے رہ گئے ہیں ؟اور میں آپ سے بحث طویل ہو جانے کی بنا پر معافی چاہتا ہوں ۔ کیا عورت کا نا محرم مرد کے پاس ڈرائیوری سیکھنا جائز ہے جبکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ عورت اس کے ساتھ اکیلی ہو اور عورت اس نامحرم کے ساتھ ان جگھوں پر جائے جو مشق کرنے کیلئے بہترین ہوں اور جگہیں بھیڑ بھاڑ سے عادتاً خالی ہوں؟

جواب: اس شرط کے ساتھ جائز ہے جبکہ وہ حرام میں پڑنے سے محفوظ رہے۔

سوال: کیا عورت کو بغیر پردہ کے اپنی صورت کا فوٹو کھچوانا جائز ہے ، مثلا پاسپورٹ وغیرہ کیلئے ؟

جواب: اگر وہ پاسپورٹ یا کسی اور ضروری کاغذ پر لگوانے کیلئے مجبور ہو تو اس کا فوٹو کھچوانا جائز ہے لیکن فوٹو کھینچنے والا شوہر ہو یا کوئی محرم مرد اور اگر ضرورت پیش آجائے تو پھر نا محرم فوٹو گرافر سے بھی جائز ہے۔

سوال: کیا گردن کے بل حیوان کو ذبح کر سکتے ہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا میت کی قبر کھودنا جائز ہے ؟جبکہ اس سے میت کی بے حرمتی لازم نہ آتی ہو؟

جواب: جائز نہیں ہے مگر چند خاص جگھوں پر جن کی فقہ کی کتابوں میں تفصیل موجود ہے۔

سوال: فلم میں پردہ دار عورتوں کو دکھایا جاتا ہے کہ جو نامحرم مرد کے سامنے آکر اس کو غسل دیتی اور سجاتی اور مناتی ہیں؟

جواب: یہ اس وقت جائز ہے جبکہ غسل دیتے اور سجاتے مناتے ہوئے ان عورتوں کو نہ پہچانے اور ان کی صورت ہیجان اور کسی فتنہ کا باعث نہ ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال: میں نے کچھ مال راستہ میں کسی جگہ مثلا بازار میں یا ائیرپورٹ یا ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے یا بندرگاہ پر پایا، اور مجھے اس بات پر بھروسہ ہے کہ میں اپنے امکان کی حدتک اس کا مالک کا پتہ نہیں لگا سکتا اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی طرف سے اس کا نائب بن کر صدقہ دے دینا چاہئے۔

سوال: اور اگر کوئی بچہ کچھ رقم پالے اور وہ رقم بڑی ہو اور سکۂ رائج الوقت ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب اس کے ساتھ معین صفات میں سے کوئی ایسی صفات نہ ہو کہ جس کے وسیلہ سے اس کے مالک تک پہنچا جا سکتا ہو تو بچہ کے ولی کے لئے جائز ہے کہ وہ اس کو لے کر بچہ کی ملکیت کے لیے محفوظ کرلے اور اگر کوئی صفت ایسی پائی جائے کہ جس سے مالک کا پتہ لگا یا جا سکے تو پھر اس کا اعلان ونشر کرنا واجب ہے جیسا کہ میں نے پچھلی گفتگو میں تم سے بیان کیا۔

سوال: اب میں اپنے عقائد کے بارے میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔میں معصومین علیہم السلام سے طلب رزق اور بچہ کی ولادت یا جان کی حفاظت یا شفاء مرض کے بارے میں سوال کرتا ہوں؟

جواب: پہلے میں تم سے سوال کرتا ہوں۔

سوال: آیا تمہاری یہ طلب ان سے اس بنا پر ہے کہ وہ خالق ہیں یا رازق ہیں یا حفاظت کرنے والے ہیں؟

میں نے کہا نہیں! بلکہ وہ اللہ جل سبحانہ کی طرف سے وسیلہ ہیں اور قضائے حاجت کی اس سے سفارش کرنے والے ہیں اس لئے کہ وہ کوئی کام انجام نہیں دیتے مگر اسی کے حکم سے۔والد صاحب نے فرمایا اگر تمہاری مراد یہ ہے کہ وہ اللہ سے سوال کرتے ہیں وہ پیدا کرے، وہ رزق دے یا وہ حفاظت کرے کیونکہ وہ ایسے شفیع ہیں کہ ان کے سوال یا دعا رد نہیں ہوتی اور ان کی منزلت خدا کے نزدیک عظیم ہے اور ہمارے اوپر ان کی ولایت ہے؟

میں نے کہا ہاں۔۔ہاں۔۔ میرا مقصد یہی ہے۔

والد صاحب نے فرمایا یہ جائز ہے، خداوند عالم کا قول ہے:

"وابتغوا الیہ الوسیلہ"

اسی کی طرف وسیلہ اختیار کرو، اور وہی تمہارا وسیلہ اللہ کی طرف ہیں اور یہ جائز ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

دوسری جنرل گفتگو

بہت سے ایسے سوالات ہیں جو عام طور پر لوگوں کے ذہنوں میں اور خاص طور پر جوانوں کے ذہنوں میں گردش کرتے رہتے ہیں ، اور میں نے گذشتہ گفتگو میں بعض سوالات بیان کیئے ہیں۔ میں نے عمدناً اس گفتگو کی طرف رخ کیا ہے اس امید کے ساتھ کی ایک مخصوص اور مستقل گفتگو ان سوالات کے متعلق ہو اور میری یہ امیدپوری ہوگئی کیونکہ ہماری گذشتہ گفتگو اتنی طویل ہوگئی تھی کہ جس کی بنا پر اس گفتگو کا مخصوص جلسہ رکھا گیا ہے جو مقبول بلکہ قابل تحسین تھا۔ میں نے اس جلسہ کی خواہش کی تھی اور میرے والد صاحب نے میری خواہش کو قبول کیا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ آج کی گفتگو کا آغاز میں بعض طالب علموں کی تکلیف کے بارے میں کروں گا کہ جن کی پڑھائی میں کچھ چیزیں ایسی نمایاں ہوتی ہیں کہ جنکے بارے میں، میں پسند کرتا ہوں کہ شریعت اسلامی کے نقطہ نظر کو جان لوں۔

سوال: بعض فزکس کے طالب علم مالش کرنے کے طریقہ کو سیکھتے ہیں کہ جس کی بنا پر بیمار عورت کے جسم کو مس کرنا ضروری ہے اور اس پر ایسی مشق کی جاتی ہے کہ جو مریضہ کی حالت کے مناسب ہے، اور اگر طالب علم اس کو ترک کردے تو امتحان میں ناکام ہوجائے گا تو کیا ایسی صورت میں اس کا علم سیکھنا اور اس میں مہارت حاصل کرنا جائز ہے ؟

جواب: طالب علم کے لئے اس وقت یہ علم حاصل کرنا جائز ہے جبکہ اس کو معلوم ہو یا وہ مطمئن ہو۔ بعض محترم نفسوں کی حفاظت اس علم میں مہارت حاصل کرنے پر موقوف ہو۔ اگرچہ مستقبل ہی میں کیوں نہ ہو جبکہ یہ عمل اس میں جنسی رجحان پیدا کرنے کا باعث نہ بنے۔

سوال: کلیات طب میں طالب علم پر ضروری ہے کہ وہ عورت اور مرد کے بارے میں تحقیق کرے اور کبھی وہ اپنی اس تحقیق کے سلسلہ میں مرد یا عورت کے عضو تناسل کا معائنہ کرتا ہے یا ان کے پاخانہ کے مقام کا معائنہ کرتا ہے پس کیا طالب علم اور ڈاکٹر کے لئے یہ تحقیق جائز ہے ؟جبکہ اس پر محترم نفوس کی حفاظت موقوف ہوچاہے مستقبل میں ہی کیوں نہ ہو؟

جواب: طالب علم اور طبیب دونوں کے لئے جائز ہے جبکہ نفس محترمہ کی حفاظت اس پر موقوف ہو چاہے مستقبل ہی میں کیوں نہ ہو۔

سوال: ہسپتالوں میں نبض کی نگرانی اور خون کا دباؤ دیکھنے اور زخموں کے لیپ وغیرہ کے لئے نرسیں رکھی جاتی ہیں؟

(۱) بیمار مرد پر کیا ضروری ہے کہ وہ نرس کو اپنا بدن چھونے نہ دے ؟

جواب: اگر وہ مذکورہ کاموں کو انجام دینے کیلئے کسی مرد کمپوڈر کو بلا سکتا ہو تو بلائے ، یا نرس کے ہاتھ پر دستانے پہننے کو کہے یا کوئی ایسی چیز رکھے جو مانع ہو مثلا رومال ، تاکہ وہ اس کام کے درمیان بغیر جسم کے چھوئے حائل ہوجائے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۲) کبھی مریض کی ضرورت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جب کمپوڈر نہ ہو تو نرس اسے خود ہاتھ لگائے یا اس کا بلانا مشکل ہو یا نرس مریض پر کمپوڈر سے زیادہ مہربان ہوتی ہے؟

سوال: جب تحقیق یا علاج کی ضرورت اس بات پر موقوف ہو کہ نرس اس کو چھوئے تو یہ جائز ہے جیسا کہ سوال میں فرض کیا گیا ہے، البتہ بمقدار ضرورت ہونا چاہئے۔

(۳) کبھی شرمگاہ کے مقام پر زخم ہوتا ہے اور وہاں پٹی باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مریض کو چاہیے کہ وہ کمپوڈر کو طلب کرے چاہے مرد ہو یا عورت، ہاتھوں پر دستانے پہنے یا کوئی چیز ایسی رکھے کہ جو کمپوڈر کے ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان حائل ہو اور شرمگاہ کو چھوا نہ جاسکے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر پٹی باندھنے کی ضرورت کے بغیر بھی یہ جائز ہے۔

سوال: اگر ہم لمس (چھونے) کو تمام مذکورہ حالات میں نظر سے بدل دیں تو نظر کا کیا حکم ہے؟

جواب: نامحرم کی نظر کا حکم وہی ہے جو لمس (چھونے) کا حکم ہے پس اس نظر میں وہ تفصیل ہے جو بیان ہو چکی ہے۔

سوال: مذکورہ حالات میں عورت مریض ہو اور تیمار داری کرنے والا مرد ہو تو کیا ایسی صورت میں وہی حکم ہے جو گزر چکا ہے؟

جواب: ہاں (بالکل وہی)

سوال: بعض بے دین شوہر اپنی بیویوں سے نماز کے ترک کرنے، بے پردگی یا مہمانوں کے لئے شراب، بیئر پیش کرنے پر یا قمار بازی میں ان کے ساتھ کھیلنے یا آنے والوں سے مصافحہ کرنے کو کہتے ہیں اور اگر وہ اس سے منع کریں تو وہ لوگ اپنی بیویوں کو مجبور کرتے ہیں، تو کیا زوجہ کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے شرعی واجبات کی حفاظت کی بنا پر اس کے ساتھ رہنا ترک کردے؟

جواب: ہاں، زوجہ کو اس کا حق ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق اس کے ساتھ رہنا ترک کردے اور اسی کے ساتھ شوہر پر اس کا کامل نفقہ دینا واجب ہے۔

سوال: وہ عورت جو شرعی پردہ کی پابند ہے اور اس کا شوہر پردہ کرنے سے اس کو روکتا ہے اور وہ بے پردگی اور طلاق کے درمیان اس کو اختیار دیتا ہے (تو عورت کیا کرے بے پردہ ہوجائے یا طلاق لے لے)؟

جواب: اس کو پردہ نہ چھوڑنا چاہیے اگرچہ طلاق ہی کیوں نہ ہوجائے۔

سوال: لیکن بعض عورتوں کے لئے طلاق لینا مشکل تنگی اور شدید مشقت کا باعث ہوتا ہے؟

جواب: مشکل اور مشقت کو برداشت کرے اور ان کو خداوند عالم کا یہ قول یاد دلاؤ: ”من يتق الله يجعل له مخرجا و يرزقه من حيث لا يحتسب“۔

Presented by Ziaraat.Com

اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالی اس کے لئے بچاؤ کی راہ پیدا کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو

سوال: حمل سے مانع چیزوں کا استعمال ان دنوں عام ہے۔ پس اگر دواؤں وغیرہ کے استعمال سے ضرر ونقصان ہو اور امر ایسی چیزوں پر موقوف ہو جائے کہ جس میں طبیب یا طبیبہ کے ذریعے موضع (حمل) کا کھولنا لازم ہوجائے تو کیا ایسی صورت میں عورت کے لئے یہ جائز ہے، یہ جانتے ہوئے کہ حمل اس کے لئے نقصان و مشقت کا سبب ہے؟

جواب: اگر یہ چیز واضح ہو کہ حمل کو روکنے والی تمام چیزیں اور وہ تدبیریں کہ جو مانع حمل ہیں ایسی نقصان دہ ہیں کہ جن کو عادتاً برداشت نہیں کیا جا سکتا اور نیزیہ کہ اگر نسل بڑھانے کے اعضاء کا کھولنا اس امر پر مبنی ہو تو پھر اس عورت پر واجب ہے کہ وہ طبیبہ (ڈاکٹرنی) کی طرف رجوع کرے اگر اس کا امکان نہ ہو تو پھر ڈاکٹر کی طرف رجوع کرے۔

سوال: کیا کسی عورت کو کسی دوسری عورت کی ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ شرم گاہ کے علاوہ دیکھنا جائز ہے؟

جواب: اگر جنسی رجحان نہ ہو تو دیکھنا جائز ہے۔

سوال: بعض عورتیں، افزائش نسل نہیں چاہتیں اور ان کے شوہر چاہتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ کس طرح افزائش نسل سے مانع ہوتی ہیں؟

سوال: دوا کے استعمال سے یا انجکشن کے ذریعے یا رحم کو جماع کے بعد دھو کر؟

جواب: یہ تمام چیزیں جائز ہیں بشر طیکہ یہ کسی بڑے نقصان سے دو چار نہ ہوں۔

سوال: عورت کا لوپ لگوانا کیسا ہے؟

جواب: اگر عورت جانتی ہو کہ لوپ لگوانا اس بات کا سبب بنے گا کہ مرد کے نطفہ سے اس کے بیضے تر ہونے کے بعد تلف ہو جا ئیں گے تو پھر اس کا استعمال عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔

سوال: اور منی کا عزل کرنا کیسا ہے؟ اگر عورتیں جماع کے دوران مہبل میں منی ٹپکانے سے مانع ہوں تو؟

جواب: ان کو اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

سوال: کیا شوہر کے لیئے جائز ہے کہ وہ زوجہ کو اولاد پیدا نہ کرنے پر مجبور کرے جبکہ وہ چاہتی ہو؟

جواب: شوہر اس کو اس بات پر کس طرح مجبور کریگا۔

سوال: وہ گولی کھانے یا انجکشن لگوانے یا لوپ کے لگوانے پر مجبور کرے گا؟

جواب: اس کو یہ حق نہیں ہے۔

سوال: کیا شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ جماع کے وقت مانع حمل چیزوں کو استعمال کرے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: ہاں، لیکن اس چیز پر عورت کی موافقت ضروری ہے۔

سوال: اگر دوران جماع وہ عورت کی شرمگاہ میں منی نہ ٹپکائے (یعنی عزل کردے) تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کو اس کا حق ہے۔

سوال: کیا طبی دوائیں کھا کر عورتیں اپنی مہواری کو روک سکتی ہیں؟

جواب: ان کے لئے ان چیزوں کا استعمال جائز ہے۔

سوال: حمل کے شروع کے دنوں میں جنین کا ساقط کرنا آسان ہے کیا ماں کو اس کا ساقط کرنے کا حق ہے؟

جواب: ہرگز نہیں، اس کے لیئے جائز نہیں ہے مگر یہ کہ جنین کا اس کے رحم میں رہنا نقصان دہ ہو یا اس کا باقی رہنا اتنے بڑے نقصان کا باعث ہو کہ وہ عادتاً اس کو برداشت نہ کر سکتی ہو تو جائز ہے۔

سوال: عورتوں کا عورتوں سے عام راستوں، ائیرپورٹ یا بازاروں اور تفریح کی جگہوں پر ملنا، گلے لگانا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کا عورتوں کو گلے لگانا جائز ہے بشرطیکہ حرام فعل پر تمام نہ ہو۔

سوال: آج کل عام طور پر عورتیں سڑکوں پر نکلتی ہیں اگر ان کی وہ جگہیں بے پردہ ہوں کہ جن کا پردہ کرنا واجب ہے کیا ان کی طرف بغیر شہوت یا بغیر جنسی لذت کے دیکھنا جائز ہے؟

جواب: ہاں، اگر ان کو بے پردگی سے منع کیا جائے اور وہ نہ رکیں تو ان کی طرف دیکھنا جائز ہے۔

سوال: اس زمانے میں رائج ہے کہ عورتیں زینت کے لئے آنکھوں میں سرمہ اور پیشانی پر ٹیکہ لگا کر انگوٹھی، ہار چوڑی پہن کر بازاروں اور شاہراہوں پر لوگوں کے سامنے نکلتی ہیں؟

جواب: جائز نہیں ہے البتہ آنکھوں میں سرمہ اور انگوٹھی پہننا جائز ہے بشرطیکہ فعل حرام میں پڑنے سے محفوظ رہیں اور نامحرم مردوں کو دکھانے کا مقصد نہ ہو۔

سوال: اب ذرا پردہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ میں آپ سے ایک ایسی عورت کے بارے میں سوال کروں کہ جو اپنے پاؤں کو کھلا رکھ کر نامحرم کے سامنے نکلتی ہے؟

جواب: یہ جائز نہیں ہے۔

سوال: دوسری عورت نماز پڑھنے کی حالت میں اسی طرح اپنے پاؤں کو کھلا رکھتی ہے؟

جواب: جائز ہے اور پاؤں کا نماز کی حالت میں کھلا رکھنا جائز ہے۔

سوال: عورت کا کرایہ کی گاڑی میں سوار ہونا کیسا ہے جبکہ اس کے اور ڈرائیور کے علاوہ کوئی تیسرا شخص نہ ہو؟

جواب: کیا یہ جنسی رجحان کو بڑھاتا ہے یا حرام فعل میں بتلا کر دیتا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

سوال: ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے ان دنوں ڈرائیوروں کی عادت کے مطابق سوال کیا ہے؟

جواب: جب تک وہ اپنے نفس پر کنٹرول رکھے اور فعل حرام میں بتلا نہ ہو تو اس کے ساتھ اس کا سوار ہونا جائز ہے۔

سوال: کسی مرد کا عمداً اور ارادتاً اپنی زوجہ کے علاوہ کسی غیر کے ساتھ جنسی فعل کو انجام دینے کے بارے میں فکر کرنا کیسا ہے؟

جواب: اس کا سوچنا حرام نہیں ہے، جب تک کہ وہ فعل حرام کی طرف منتھی نہ ہو۔

سوال: آپ نے گزشتہ بحث میں مجھ سے فرمایا تھا کہ پوشیدہ عادت کو انجام دینا حرام ہے تو کیا مرد اور عورت اس حکم میں برابر ہیں؟

جواب: ہاں جس طرح مرد کو اپنے عضوتناسل سے کھیلنا یہاں تک کہ انزال ہو جائے حرام ہے اسی طرح عورت کو بھی اپنے عضوتناسل سے کھیلنا حرام ہے یہاں تک کہ اس کو انزال ہوجائے۔

سوال: مرض کی حالت میں ڈاکٹر تحقیق کرنے کے لئے اس سے منی چاہتا ہے اور مریض کے پاس منی نکال نے کا کوئی شرعی طریقہ نہیں ہے اور اس کا نکالنا ضروری ہے کیونکہ ڈاکٹر کی مانگ ہے۔

جواب: جب مریض مجبور ہوجائے تو پھر اس کے لئے جائز ہے۔

سوال: جب کوئی شخص چاہے کہ وہ اپنی آزمائش کرائے کہ وہ بچے پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے یا نہیں، لہذا ڈاکٹر نے اس سے منی کو مانگا ہے تاکہ وہ تحقیق کرے؟

جواب: جب تک وہ اس پر مجبور نہ ہو جائے اس وقت تک منی کا نکالنا جائز نہیں ہے۔

سوال: اس آخری زمانہ میں جدید عملی مشینری کے ذریعہ (بطن مادر میں) جنین کی حالت کو بیان کرنا ممکن ہے۔کہ اگر جنین کی حالت پیدائشی اعتبار سے بہت خراب ہو اور علمی اعتبار سے یہ ثابت ہوجائے کہ جنین کی پیدائشی صورت حال خراب ہے یا وہ کئی بلاؤں یا کسی ایک بڑی بلا میں بتلاء ہے تو کیا اس کا ساقط کرنا جائز ہے؟

جواب: صرف جنین کی صورت حال کا خراب ہونا اس کے اسقاط کے جائز ہونے کا سبب نہیں بنتا۔ ہاں اگر اس کا باقی رہنا رحم مادر میں ماں کے لئے ضرر اور ایسی مشقت کا سبب بنے کہ جو عادتاً محال ہو تو اس کا اسقاط جائز ہے اور یہ چیز بھی روح داخل ہونے سے پہلے جائز ہے اور روح کے بعد اس کا اسقاط کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے۔

سوال: تلقیح (منی کا پیوند لگانا) اس زمانہ میں حمل اور پیدائش مصنوعی طریقہ سے کی جاتی ہے اور وہ مختلف اقسام پر ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کی آپ کو نشاندہی کراکر اسلامی اور شرعی نظریہ کو اس بارے میں معلوم کروں۔

جواب: کہئے۔

سوال: کیا شوہر کی منی لے کر اس کو اس کی زوجہ کے رحم میں انجکشن یا دوسرے طریقوں سے ڈالا جا سکتا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: اس حدتک جائز ہے۔

سوال: کیا شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کی منی کسی دوسری عورت کے رحم میں ڈالنا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں ہے۔

سوال: کیا مرد کی منی لے کر اور زوجہ کا بیضہ لے کر ان دونوں کا آزمائش طبی ٹیوب میں ملا کر پھر اس بیضہ کو عورت کے رحم میں ڈال سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب: یہ بھی ایک حدتک جائز ہے۔

سوال: شوہر کی منی لے کر اور کسی دوسری ایسی عورت کا بیضہ لے کر کہ اس کی بیوی نہ ہو اس کو ملا کر پھر بیوی کے رحم میں منتقل کر سکتے ہیں؟

جواب: یہ بھی کسی حدتک جائز ہے۔

سوال: اس حالت میں بچہ کس سے ملحق کیا جائے گا ؟بیضہ والی عورت یا اس رحم والی عورت سے کہ جس میں نطفہ کامل ہوا ہے میری مراد یہ ہے کہ کون اس کی نسبتی ماں ہے؟

جواب: اس مسئلہ میں دو احتمال ہیں، ان دونو کے درمیان احتیاط ضروری ہے۔

سوال: کسی عورت کا بیضہ لے کر اور کسی دوسرے ایسے مرد کی منی لے کر کہ جو اس کا شوہر نہ ہو دونوں کو ملا کر پھر اس عورت کے رحم میں پلٹا سکتے ہیں ؟

جواب: اس سے اجتناب لازمی ہے۔

سوال: پھر دوبارہ طالب علموں کے مسائل کی طرف پلٹتا ہوں ۔میرا سوال اسکول کے طالب علم کو مارنے کے بارے میں ہے کیا طالب علم کے ولی سے اجازت لینا واجب ہے مراد اس کا مارنا ہے؟

جواب: شاگردوں کا مارنا جب کہ وہ دوسروں کو ستائیں یا وہ کسی حرام کام کے مرتکب ہوں تو مارنا جائز ہے اور ولی کی اجازت صرف تین چھڑیوں تک ہے (اس سے زیادہ نہیں) اور لازم ہے کہ چھڑی اتنی ہلکی ہو کہ جس سے بدن سرخ نہ ہو ورنہ دیت دینا واجب ہوگی۔

سوال: کیا اسکول کے امتحانات میں نقل کرنا جائز ہے جبکہ کچھ ٹیچر حضرات اس پر طلاب کی مدد کرتے ہیں؟

جواب: یہ جائز نہیں ہے۔

سوال: فن وہنر کے کالجوں میں بعض طلبہ کو روح والی مخلوقات کی مجسمہ سازی سیکھائی جاتی ہے اگر وہ اسکے بنانے میں شرکت نہیں کریں گے تو وہ کامیابی سے محروم اور کالج سے نکال دیئے جائیں گے پس ایسی صورت میں کیا ان کے لیے جائز ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

جواب: ان کے ترک کرنے کی بنا پر کامیابی سے محرومی اس بات کا تنہا تقاضا نہیں کرتی کہ اس فعل کا انجام دینا جائز ہو جائے (شرعا ممنوع ہے)۔

سوال: گیند، اور گیند کی تمام شکلوں اور اقسام کا کھیلنا ہر جیت کے ساتھ بغیر کسی شرط کے جائز ہے یا نہیں ؟

جواب: ہاں جائز ہے۔

سوال: کشتی لڑنا اور مکہ بازی بغیر شرط کے جائز ہے؟

جواب: دونوں جائز ہیں بشرطیکہ ان دونوں سے بدن کو نقصان نہ پہنچے۔

سوال: مردوں کو جو اہم مسائل ہیں (ڈاڑھی کا منڈوانا ہے) بعض لوگ اپنی ڈاڑھیوں کو منڈواتے ہیں اور صرف ٹھڈی کے اوپر بال رکھتے ہیں کیا یہ شرعا کافی ہے؟

جواب: کافی نہیں ہے۔

سوال: جب ڈاڑھی کو آج استرے سے مونڈا جائے تو کیا دوسرے روز اس جگہ بال اگنے سے پہلے استرا پھیرنا جائز ہے؟

جواب: یہ جائز نہیں ہے۔

سوال: مجھے معاف کیجئے گا کہ میں اس سوال کی طرف منتقل ہو رہا ہوں جس کا تعلق باپ اور اولاد کے درمیان ہے آپ سے معذرت کے بعد سوال کرتا ہوں ان حدود کے بارے میں کہ جو والدین کے احکام کو بجالانے کے سلسلہ میں واجب ہیں؟

جواب: اسلام اولاد پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کو واجب قرار دیتا ہے۔

سوال: خوب کیا اطاعت والدین ہر چیز حتی روز مرہ کی زندگی میں بھی واجب ہے مثلا والد اپنے بچہ کو حکم دے یہ پھل کھاؤ یا دس بجے سوجاؤ۔ اور اسی طرح کے دوسرے امور؟

جواب: ہاں یہ چیز بچہ کے لئے اچھی ہے۔

سوال: جبکہ والدین اپنی اولاد کو کسی معین چیز سے منع کریں اس احتمال کے ساتھ کہ اس چیز کا نقصان اس کی اولاد کو ہوگا جبکہ اس کی اولاد کا اعتقاد یہ ہو کہ وہ چیز اس کے لئے مضر نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی حالت میں والد کی مخالفت جائز نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے اس کی مخالفت کرنا اس کی اذیت کا باعث ہو۔

سوال: جب کہ والد اپنے لڑکے سے کہے میں جانتا ہوں کہ یہ سفر تم کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا لیکن تمہاری دوری مجھے اذیت پہنچائے گی لہذا تم کو سفر کرنے سے منع کرتا ہوں ؟

جواب: قبل اس کے کہ تمہارے سوال کا جواب دوں اس سوال کے بارے میں تم سے پوچھتا ہوں اگر لڑکا باپ کی اطاعت کرتے ہوئے سفر نہ کرے تو کیا سفر کا نہ کرنا لڑکے کو نقصان دہ ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

سوال: ہر گمز نہیں بچہ کا سفر نہ کرنا کسی نقصان کا باعث نہیں ہے لیکن وہ اپنے شوق اور گھومنے پھرنے سے جو تحقیق حاصل ہوتی ہے اس سے محروم ہو جائے گا۔

جواب: اس بنا پر اس کا سفر کرنا جائز نہیں ہے جبکہ اس سے اسکے والد کو تکلیف پہنچتی ہو۔

سوال: اب میں جوانوں کے اکثر شوقین کھیل کے موضوع کی طرف آتا ہوں اور وہ بغیر شرط کے شطرنج اور جوئے کا کھیلنا ہے؟

جواب: دونوں کا کھیلنا جائز نہیں ہے۔

سوال بہت سے لوگ شطرنج اور جوئے کے علاوہ دوسری چیزوں سے کھیلتے ہیں ایسی چیزیں کہ جو قمار میں شمار ہوتی ہیں لیکن صرف تفریح کے لئے کھیلتے ہیں بغیر شرط کے؟

جواب: جتنی بھی چیزیں قمار میں شمار ہوتی ہیں ان کا کھیلنا حرام ہے چاہے بغیر شرط ہی کے کیوں نہ ہو۔

سوال: بعض الکٹرونیک کھیل جو ایسی چیزوں کے ذریعہ جس کا نام (اٹاری) ہے دور سے ٹیوی پر دیکھا جاتا ہے اور ان سے الکٹرونیک طاقت کے ذریعہ کھیلا جاتا ہے اور وہ صرف تفریح ہے بغیر کسی شرط کے؟

جواب: وہ تمام چیزیں جوٹی وی پر قمار کے آلات کے ذریعہ دیکھی جاتی ہیں تو اٹاری چیزوں کے ذریعہ ان سے کھیلنا جائز نہیں ہے اور اگر وہ قمار والے آلات نہیں ہیں تو جائز ہے۔

سوال قمار کے آلات سے اب میں رقص (ناچ) کی طرف آتا ہوں۔ پس میرا سوال بیوی کے ناچ کے بارے میں ہے کہ جو اپنے شوہر کے سامنے ناچتی ہے تاکہ اس کی محبت اور اس کا رجحان اس کی طرف بڑھے؟

جواب: یہ اس کے لئے جائز ہے۔

سوال: اگر کوئی عورت دوسرے کے سامنے ناچے تو؟

جواب: جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں کے سامنے ناچے بلکہ اس کا عورتوں کے سامنے بھی رقص کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال: کسی مرد کا مردوں کے سامنے یا ایسی عورتوں کے سامنے رقص کرنا کہ جو اس کی بیوی نہیں کیسا ہے؟

جواب: اس کا رقص کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

سوال: شادی یا دوسری تفریحی محفلوں میں مردوں یا عورتوں کا تالیاں بجانا کیسا ہے؟

جواب: ان کے لئے جائز ہے بشرطیکہ کسی دوسرے حرام فعل کے مرتکب نہ ہوں۔

سوال: اب میرا سوال دینی غنا کے سننے کے جواز میں ہے؟

جواب تمہاری مراد وہ دینی کلمات ہیں کہ جو اہل لہو و طرب کے مشہور لحنوں سے ادا ہوتے ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

سوال: ہاں۔

جواب: ان کا سننا حرام ہے اور اسی طرح ہر وہ کلام جو لہو میں مبتلا کرنے والا نہیں ہے اور ان کے لحنوں سے ادا ہوتا ہے چاہے دعا ہو یا کوئی اور ذکر ہو(یا ان دونوں کے علاوہ اور کچھ ہو)

سوال: اور لہوی کلام جوان کے لحنوں سے ادا ہوتا ہے؟

جواب: یہی تو غنا ہے جو مشہور ہے اور اس کی حرمت میں کوئی شک نہیں ہے

سوال: موسیقی کا اطلاق ہمارے اس زمانہ میں کس چیز پر ہوتا ہے؟

جواب: وہ دو قسموں پر ہوتا ہے ایک تو لھو و طرب کی محفلوں سے مناسبت رکھتی ہے پس اس کا سننا حرام ہے اور اس کے علاوہ جو ہے اس کا سننا جائز ہے۔

سوال: بعض موسیقی کی قسمیں ایسی ہیں کہ جو تلاوت کلام پاک سے پہلے یا اذان کہنے سے پہلے یا کبھی دینی پروگرام سے پہلے یا جو دینی پروگرام سے ملحق ہیں اس سے پہلے بجائی جاتی ہیں کیا ان کا سنا جائز ہے

جواب: یہ موسیقی کی دوسری قسم سے مربوط ہے جو حلال ہے۔

سوال: وہ موسیقی کہ جو خبروں کے بیان کرنے سے پہلے نشر کی جاتی ہے

جواب: یہ بھی جائز ہے

سوال: بعض گھڑیوں میں معین وقت الارم بتانے کے لئے موسیقی فٹ کر دی جاتی ہے تاکہ جب چاہیں ان کو معین وقت پر لگادیں لہذا ان کا بیچنا اور ان کا خریدنا اور ان کی موسیقیوں کو سننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے

سوال: کلاسکی موسیقی وہ ہے کہ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اعصاب کو تحریک میں لانے اور ان کو متاثر کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے اور وہ کبھی روح امراض کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہے کیا اس کا سننا جائز ہے؟

جواب: ہاں ہر وہ موسیقی کہ جو لھو و طرب کے مانند نہیں اس کا سننا جائز ہے

سوال: وہ تصویری موسیقی کہ جو ٹیلی ویزن کی فیلموں میں دکھائی جاتی ہے اور ان سے غرض دیکھنے والے کا متاثر کرنا ہوتا ہے جو فلم سے متعلق ہے پس جب کہ فلم کا دیکھنے والا اس موسیقی سے مرعوب ہو اور وہ موسیقی دیکھنے والوں پر اثر انداز ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بھی اکثر حلال قسم سے تعلق رکھتی ہے۔

سوال: غزل ترانے کبھی موسیقی کے ذریعہ نشر کئے جاتے ہیں ان کا سننا کیسا ہے

جواب: ان پر مذکورہ قاعدہ کے مطابق عمل کیا جائے(یعنی یہ حلال موسیقی کی قسم ہے)

Presented by Ziaraat.Com

سوال: مجھے معاف کیجئے دو سوال کرتا ہوں

جواب: کیجئے۔

سوال: کیا بعض حالات میں عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ نا محرم مردوں کے لئے اپنے کو معطر کرے؟

جواب: اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے بلکہ جب نا محرم مرد سے فتنہ کا اندیشہ ہو یا اس کا جھکاؤ کا سبب ہو تو جائز نہیں ہے۔

سوال: کسی عزیز کی وفات پر اس کے سوگ میں عورتیں کالے کپڑے پہنتی ہیں اور کبھی اپنے چہروں اور سینوں وغیرہ پر ہاتھ مارتی ہیں کیا ان کے لئے یہ جائز ہے۔

جواب: ہاں جائز ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

فہرست

توجہ ٤

مقدمہ ٥

پہلا حصہ ٥

حصہ دوم ٦

حصہ سوم ٦

وصیت کے بارے میں گفتگو ٨

وراثت کے متعلق گفتگو ١٣

پہلا طبقہ : ١٣

دوسرا طبقہ: ١٣

تیسرا طبقہ ١٣

وقف کے بارے میں گفتگو ١٨

امربالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق گفتگو ٢١

پہلا مرتبہ ٢٥

دوسرا مرتبہ ٢٥

تیسرا مرتبہ ٢٥

(١) ”التوکل علی اللہ“ (اللہ پر بھروسہ رکھنا) ٢٨

(٢) ”الا عتصام باللہ تعالی“ (خدا کو اپنی پناہ بنانا) ٢٨

(٣) ”اللہ کا اس کی مسلسل نعمت پر شکر کرنا“ ٢٨

(۴) ” اللہ سے حسن ظن (اچھا گمان رکھنا) “ ٢٩

Presented by Ziaraat.Com

(۵) ”رزق و عمر و نفع و نقصان میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنا“ ۲۹
(۶) ”خدا وند عالم سے خوف اور اس کے ساتھ اس سے امید بھی رکھنا“ ۲۹
(۷) ”صبر اور غصہ پینا“ ۳۰
(۸) ”اللہ تعالی کی حرام کی ہوئی چیزوں پر صبر کرنا“ ۳۱
(۹) ”عدل“ ۳۱
(۱۰) ”شہوت پر عقل کو غلبہ دینا“ ۳۱
(۱۱) ”تواضع“ ۳۲
(۱۲) ”کھانے پینے اور دوسری چیزوں میں اعتدال قائم رکھنا“ ۳۲
(۱۳) ”لوگوں کہ ساتھ انصاف کرنا“ ۳۳
(۱۴) ”عفت کو محفوظ رکھنا“ ۳۳
(۱۵) ” لوگوں کے عیوب کو دیکھ کر انسان کا اپنے عیب کی طرف متوجہ ہونا، ۳۳
(۱۶) ”مکارم الاخلاق سے اپنے کو آراستہ کرنا“ ۳٤
(۱۷) ”حلم“ ۳٤
(۱۹) ”زیارت کرنا، ۳۵
(۲۰) ”دنیا سے کنارہ اختیار کرنا“ ۳۶
(۲۱) مومن کی مدد کرنا اور اس کے غم میں شریک ہونا اور اس کو خوش کرنا اور اس کو کھانا کھلانا اور اس کی حاجت روائی کرنا۔ ۳۷
(۲۲) ”ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ کرنا“ ۳۸
(۲۳) ”امور مسلمین کو اہمیت دینا“ ۳۹
(۲۴) ”سخاوت وکرم اور ایثار“ ۳۹

Presented by Ziaraat.Com

(۲۵) " اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا" ۴۰
(۲۶) "گناہوں سے توبہ کرنا چاہیے" ۴۰
(۱) " ظلم کرنا" ۴۲
(۲) "ظالم کی مدد کرنا اور اس پر راضی رہنا" ۴۳
(۳) " انسان کا اتنا شریر ہونا کہ جس کے شر سے لوگ بچتے ہوں" ۴۴
(۴) "قطع رحم کرنا" ۴۴
(۵) " غصہ کرنا" ۴۵
(۶) "غرور اور تکبر کرنا" ۴۶
(۷) "ناحق یتیم کا مال کھانا" ۴۷
(۸) "جھوٹی قسمیں کھانا" ۴۷
(۹) " جھوٹی گواہی دینا" ۴۷
(۱۰) "مکر اور دھوکا بازی" ۴۷
(۱۱) "مومن کو حقیر اور فقیر کو گرا ہوا سمجھنا" ۴۸
(۲۱) " حسد کرنا" ۴۸
(۱۳) " غیبت کرنا اور اس کا سننا" ۴۹
(۱۴) "دنیا کی حرص اور مال سے محبت کرنا" ۴۹
(۱۵) "تہمت لگانا، برا بھلا کہنا، بدزبانی اور گالیاں دینا" ۵۱
(۱۶) والدین کا عاق کرنا" ۵۱
(۱۷) جھوٹ بولنا ۵۲
(۱۸) " وعدہ خلافی کرنا" ۵۳

Presented by Ziaraat.Com

(۱۹) گناہ پر اصرار کرنا اور اس کو ترک نہ کرنا اور اس پر نادم نہ ہونا۔........................ ۵۴
(۲۰) " غذا کا احتکار کرنا (ذخیرہ اندوزی) اس نیت کے ساتھ کہ اس کی قیمت زیادہ ہوگی "........................ ۵۵
(۲۱) " دھوکہ بازی کرنا "........................ ۵۵
(۲۲) " اسراف وتبذیر "........................ ۵۶
(۲۳) " واجبات میں سے کسی واجب کا ترک کرنا "........................ ۵۷
پہلی جزل گفتگو........................ ۵۹
پہلی جہت:........................ ۷۰
دوسری جہت:........................ ۷۰
دوسری جزل گفتگو........................ ۷۶

Presented by Ziaraat.Com